سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فَیضانِ مَدِینَہ
(دعوتِ اسلامی)
ستمبر 2024ء / ربیع الاول 1446ھ
جشنِ ولادت مبارک ہو
پاکیزہ غذا 7
اصلاحِ معاشرہ کی تین اہم بنیادیں 30
سیرت پڑھنے کے مقاصد 40
7 ستمبر یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت 56
بیٹیوں کو محبت و اطاعتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت دیں 61
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
اپنے دل میں عشقِ رسول کا چراغ جلایئے، دنیا و آخرت میں کامیابی ہوگی۔

ہر بیماری کے لئے

یَاسَلَامُ

مریض خود یا کوئی اور 101 بار "یَاسَلَامُ" پڑھ کر دَم کرے، اِسی طرح 101 مرتبہ "یَاسَلَامُ" پڑھ کر پانی پر دَم کرکے پی لیں، روزانہ دَم کرکے پانی پئیں تو یہ زیادہ بہتر ہے، اِسی طرح اُٹھتے بیٹھتے "یَاسَلَامُ" کاوِرد کرتے رہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 8 رمضان المبارک، 1443ھ)

(نوٹ: وظیفہ کے اوّل آخر تین تین بار دُرود شریف پڑھنا ہے۔)

قوّتِ حافظہ کے لئے

"یَا قَوِیُّ"

11 بار پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر پڑھیں، ان شآءَ اللّٰہُ الکریم حافظہ مضبوط ہو گا۔

(نوٹ: وظیفہ کے اوّل آخر تین تین بار دُرود شریف پڑھنا ہے۔)

ہوائی جہاز کے گرنے اور جلنے سے اَمن میں رہنے کی دُعا

ہوائی جہاز میں سُوار ہو کر اوّل آخر دُرُود شریف کے ساتھ یہ دعائے مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ ط وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ ط وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّيْطٰنُ عِنْدَ الْمَوْتِ ط وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا ط

ترجمہ: یااللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، عمارت گرنے سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بلندی سے گرنے اور تیری پناہ چاہتا ہوں ڈوبنے جلنے اور بڑھاپے (یعنی ایسے بڑھاپے سے جس سے زندگی کا اَصل مقصود فوت ہو جائے یعنی عِلْم و عَمل جاتے رہیں۔ (دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 4/3)) سے اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس سے کہ شیطان مجھے موت کے وَقت وَسوَسے دے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں مَیں پیٹھ پھیر تا مَر جاؤں اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ سانپ کے ڈسنے سے انتقال کروں۔ (رفیق الحرمین، ص40)

شادی جلدی ہو اور گھر اچھا چلے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

143 بار لکھ کر تعویذ بنا کر کنوارا اپنے بازو میں باندھے یا گلے میں پہن لے اِنْ شآءَ اللّٰہُ الکریم اُس کی جلد شادی ہو جائے گی اور گھر بھی اچھا چلے گا۔ (مینڈک سوار بچھو، ص23)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ستمبر 2024ء / ربیع الاول 1446ھ

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

جلد: 8 — شمارہ: 09

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923012619734

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ

رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(دوسری اور آخری قسط)

مخلوقات میں غور و فکر کی قراٰنی ترغیبات

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

گذشتہ شمارے میں بیان کیا گیا تھا کہ قراٰنِ کریم نے مختلف مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔

کفارِ مکہ اللہ ربُّ العزّت کی قدرت و اختیارات، مرنے کے بعد جی اٹھنے اور دیگر صفاتِ الٰہیہ کے منکر تھے، قراٰنِ کریم نے کئی اسالیب سے غور و فکر پر ابھارا ہے، آیئے ذیل میں غور و فکر کی دعوت کے ان مختلف طریقوں کا مطالعہ کرتے ہیں:

پرندوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

قراٰنِ کریم نے پرندوں کی پرواز، ان کے ہوا میں ٹھہرنے اور پروں کو پھیلانے اور سمیٹنے کو بیان کرتے ہوئے بھی ربِ کریم کی شانِ تخلیق میں غور و فکر کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ سورۃ النحل میں فرمایا:

﴿اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(۷۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالعرفان: کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔[1]

اسی طرح سورۃ الملک میں فرمایا:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَؕۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ(۱۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔[2]

زمین اور نباتات کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

اللہ ربُّ العزّت کی ہر مخلوق ایک عظیم شاہکار ہے، کسی ایک مخلوق پر غور کرنے والا بھی خالق و مالک کی شان و عظمت کو سمجھ لیتا ہے، قراٰنِ کریم نے زمین اور نباتات میں بھی غور و فکر کی دعوت دی ہے چنانچہ فرمایا:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ(۷) اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةًؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ(۸)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا اُنہوں نے زمین کو نہ دیکھا ہم نے اس میں کتنے عزت والے جوڑے اُگائے بے شک اس میں ضرور نشانی ہے اور اُن کے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔[3]

مراحلِ تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

سورۃ العنکبوت میں فرمایا:

﴿اَوَلَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ(۱۹) قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ یُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (۲۰)﴾

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے؟ پھر وہ اسے دوبارہ بنائے گا بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ تم فرماؤ: زمین میں چل کر دیکھو کہ اللہ نے پہلے کیسے بنایا؟ پھر اللہ دوسری مرتبہ پیدا فرمائے گا بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔[4]

سایہ کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

قراٰنِ کریم نے خالقِ کائنات کی شانِ تخلیق پر غور و فکر کی ترغیب کے لئے سایہ کی تخلیق کو بھی ذکر فرمایا ہے اور اس میں غور و فکر کرکے شانِ ربّی سمجھنے پر ابھارا ہے، چنانچہ سورۃ النحل میں ہے:

﴿اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنۡ شَیۡءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمۡ دٰخِرُوۡنَ (۴۸)﴾

ترجمۂ کنزُالعرفان: اور کیا انہوں نے اس طرف نہ دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی پیدا فرمائی ہے اس کے سائے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں جھکتے ہیں اور وہ سائے عاجزی کررہے ہیں۔[5]

رات اور دن کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

رات اور دن کے آنے جانے پر بھی غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے، چنانچہ سورۃ النمل میں ہے:

﴿اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِیَسۡکُنُوۡا فِیۡهِ وَ النَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ (۸۶)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں اور دن کو بنایا سوجھانے (دِکھانے) والا بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے کہ ایمان رکھتے ہیں۔[6]

تقسیمِ رزق میں غور و فکر پر ابھارنا

سورۃ الروم میں فرمایا:

﴿اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰهَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ (۳۷)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔[7]

نظامِ آب اور کھیتی کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

﴿اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَسُوۡقُ الۡمَآءَ اِلَی الۡاَرۡضِ الۡجُرُزِ فَنُخۡرِجُ بِهٖ زَرۡعًا تَاۡکُلُ مِنۡهُ اَنۡعَامُهُمۡ وَ اَنۡفُسُهُمۡ ؕ اَفَلَا یُبۡصِرُوۡنَ (۲۷)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور کیا نہیں دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف پھر اُس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں تو کیا انہیں سوجھتا نہیں۔[8]

اللہ کی قدرت و اختیارات میں غور و فکر پر ابھارنا

﴿اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَ مَا خَلۡفَهُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَیۡهِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ (۹)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہے آسمان اور زمین ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسادیں یا اُن پر آسمان کا ٹکڑا گرادیں بے شک اس میں نشانی ہے ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے۔[9]

چوپایوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

﴿اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا خَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّمَّا عَمِلَتۡ اَیۡدِیۡنَاۤ اَنۡعَامًا فَهُمۡ لَهَا مٰلِکُوۡنَ (۷۱) وَ ذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَکُوۡبُهُمۡ وَ مِنۡهَا یَاۡکُلُوۡنَ (۷۲) وَلَهُمۡ فِیۡهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا یَشۡکُرُوۡنَ (۷۳)﴾

ترجمۂ کنزُالایمان: اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں اور انہیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے اور کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے۔[10]

زمین و آسمان کی نعمتوں کی تخلیق میں غور و فکر پر ابھارنا

﴿اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةًؕ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ(۲۰)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی روشن کتاب۔(11)

قارئین کرام! ان آیاتِ مبارکہ کا خلاصہ یہی ہے کہ کیا ان کافروں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کی ابتدا کیسے کرتا ہے اور درجہ بدرجہ تخلیق کو مکمل کرتا ہے، پھر آخرت میں دوبارہ زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مخلوق کو پہلے کیسے بناتا، پھر موت دیتا ہے تاکہ تم غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی قدرت و شانِ تخلیق کے عجائبات سے اس کے خالق و مالک ہونے کی معرفت حاصل کر سکو۔

اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے چیزوں کے سائے پیدا فرمائے اور سائے کا کیسا انداز ہے کہ سورج طلوع ہوتے وقت اُس کا سایہ ایک طرف ہوتا ہے تو غروب ہوتے وقت دوسری طرف۔ یہ بھی ایک سمجھنے کی بات ہے کہ سایہ دائیں اور بائیں جھکنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہے، جب کفار سایہ دار چیزوں کا یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اس میں غور و فکر کر کے اللہ کریم کی شانِ تخلیق کا اعتراف کریں۔

اور پرندوں کے وجود اور پرواز پر غور کریں کہ کیسے ہلکے اور بھاری ہر طرح کے جسم کے ساتھ فضا میں اڑتے ہیں، بھلا وہ کون ہے جو انہیں گرنے نہیں دیتا، حالانکہ فضا میں تو ایک تنکا بھی نہیں رکتا، یقیناً کوئی عظیم ذات ہے جو اس سب پر قادر ہے اور وہ اللہ کی ذات ہے۔ ایماندار اس میں غور کر کے قدرتِ الٰہی کا اعتراف کرتے ہیں۔

اسی طرح کفارِ مکہ کو زمین کے عجائبات اور اس سے اگنے والی طرح طرح کی نباتات کے جوڑوں پر غور کرنا چاہیے کہ ان نباتات سے انسان و جانور دونوں نفع اٹھاتے ہیں۔

یہ خالقِ کائنات ہی کی شان ہے کہ خشک زمین جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں ہوتا، پانی بھیجتا ہے اور اسے زندہ فرماتا ہے، پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے، چاہیے تو یہ تھا کہ یہ لوگ ان نشانیوں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کمال پر اِستدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادرِ برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے تو مُردوں کو زندہ کر دینا بھلا کیسے اس کی قدرت سے بعید ہو سکتا ہے۔

کفارِ مکہ کی عقل و دانش کو یوں بھی للکارا گیا کہ دیکھو یہ جو تم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہو، ذرا غور تو کرو کہ جو ذات دن کو رات اور رات کو دن میں بدلنے پر قادر ہے، بھلا وہ مُردے کو زندہ کرنے پر کیونکر قادر نہ ہو گا، یقیناً وہ قادر ہے۔

الغرض! قراٰنِ کریم نے طرح طرح سے دعوتِ فکر دی ہے، ذرا سا شعور و عقل سے کام لیا جائے تو کائنات میں ہر طرف ہزارہا ایسے مناظر ہیں جو بندے کو سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ یہ نظام کیسے چل رہا ہے؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ بارش ہو اور مردہ زمین صرف اتفاقی طور پر زندہ ہو جائے؟ ہلکے سے ہلکا کاغذ بھی فضا میں رک نہ سکے تو بھاری بھرکم شاہین، گدھ وغیرہ کیسے رک رہے ہیں؟ سورج، چاند اور ہزاروں لاکھوں سیارے، ستارے کس اتفاق کے تحت چل رہے ہیں؟ جی ہاں! وہ ذات صرف اللہ رب العزّت کی ذات ہے، یہی قراٰنِ کریم کی دعوتِ تفکر ہے۔

---

(1) پ14، النحل: 79 (2) پ29، الملک: 19 (3) پ19، الشعرآء: 7، 8 (4) پ20، العنکبوت: 19، 20 (5) پ14، النحل: 48 (6) پ20، النمل: 86 (7) پ21، الروم: 37 (8) پ21، السجدۃ: 27 (9) پ22، سبا: 9 (10) پ23، یٰسٓ: 71 تا 73 (11) پ21، لقمٰن: 20۔

لو مدینے کا پھول لایا ہوں میں حدیثِ رسول لایا ہوں
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

پاکیزہ غذا

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ یعنی سب سے پاکیزہ غذا وہ ہے جو تمہاری اپنی کمائی سے ہو اور تمہاری اولاد بھی تمہاری اپنی کمائی سے ہے۔[1]

شرحِ حدیث

اس حدیث شریف میں دو باتوں کا بیان ہے: اپنی کمائی کا کھانا طیب و پاکیزہ ہونا اور اولاد کی کمائی سے کھانا۔

شارحِ حدیث علامہ ملّا علی قاری رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی حلال ترین کمائی وہ ہے جو بندہ اپنی محنت سے حاصل کرے جیسے کاریگری یا تجارت یا زراعت وغیرہ کے ذریعے سے۔[2]

اس میں یہ تو واضح ہے کہ اپنی محنت کا ذریعہ جو بھی ہو اس کا شریعت کے احکام کے مطابق ہونا اور حرام اور دھوکے سے پاک ہونا لازمی ہے تبھی وہ کمائی حلال و پاکیزہ ہو گی۔

حلال کمائی کے لئے سعی کرنے پر تحسین

حلال کمائی کے لئے بھاگ دوڑ کرنے والے کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والا فرمایا ہے چنانچہ ایک شخص نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے اس کے پھرتیلے بدن کی مضبوطی اور چستی کو دیکھا تو عرض کی، یارَسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کاش اس کا یہ حال اللہ کریم کی راہ میں ہوتا۔ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔[3]

حضرت الحاج مُفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ شروع میں ذکر کی گئی حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اپنے کو بے کار نہ رکھو بلکہ روزی کماؤ اور کما کر کھاؤ۔[4]

ہمیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت سے بھی یہی درس ملتا ہے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

کی عملی تربیت دی ہے چنانچہ مشہور روایت ہے کہ ایک انصاری نے حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر سوال کیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہے اور وہ ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک حصہ بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: دونوں چیزوں کو میرے حضور حاضر کرو۔ انہوں نے حاضر کر دیں تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے انہیں اپنے دستِ مبارک میں لے کر ارشاد فرمایا: انہیں کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب نے عرض کی: ایک درہم کے عوض میں خریدتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ یہ بات دو یا تین بار فرمائی تو کسی اور صاحب نے عرض کی: میں دو درہم کے بدلے لیتا ہوں۔ انہیں یہ دونوں چیزیں دے دیں اور درہم لے لئے اور انصاری کو دونوں درہم دے کر ارشاد فرمایا: ایک کا غلہ خرید کر گھر ڈال آؤ اور ایک کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ لے کر حاضر ہوئے تو حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے اُس میں دستہ ڈالا اور فرمایا: جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک میں تمہیں نہ دیکھوں (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا)۔ وہ گئے اور لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے، پندرہ دن بعد حاضر ہوئے تو اُن کے پاس دس درہم تھے، چند درہم کا کپڑا خریدا اور چند کا غلہ۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا بن کر آتا۔"[5]

حلال و پاکیزہ کمائی کے مزید فوائد

یہاں حلال و پاکیزہ کمائی کی اہمیت کو مزید اجاگر کرنے کے لئے تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پڑھئے چنانچہ

1 جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی ہے۔[6]

2 حضرت سیّدُنا سعد رضی اللہُ عنہ نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ تو قاسمِ نعمت، نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: يَاسَعْدُ! اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ یعنی اے سعد! اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔[7]

3 جس نے 40 دن تک حلال کھایا، اللہ کریم اس کے دل کو منور فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دنیا و آخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔[8]

حدیث پاک کا دوسرا حصہ

"وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری اپنی کمائی سے ہے۔" کے تحت شارحِ حدیث مُفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اور اولاد کی کمائی بھی تمہاری اپنی کمائی ہی ہے کہ بالواسطہ وہ گویا تم ہی نے کمایا ہے۔[9]

ایک حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں آیا بولا کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد میرے مال کے محتاج ہیں، فرمایا: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے، یقیناً تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی سے ہے، اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔[10]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اس فرمان عالی سے چند مسئلے معلوم ہوئے: غنی اولاد پر فقیر ماں باپ کا خرچہ واجب ہے اور اگر ماں باپ غنی ہوں انہیں اولاد کے مال کی ضرورت نہ ہو تو ہدایا دیتے رہنا مستحب ہے۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) خیال رہے کہ بچہ کو ماں خون پلا کر پالتی ہے باپ مال کھلا کر یعنی جانی خدمت ماں کرتی ہے اور مالی خدمت باپ، اسی وجہ سے ارشاد ہوا کہ جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اور یہاں ارشاد ہوا کہ تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے،

جیسی پرورش ویسا اس کا شکریہ۔ یہ ہے اس سرکار سید الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انصاف۔[11]

ایک اور روایت میں ہے کہ ”ایک شخص بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”یارسول اللہ! میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے۔“ تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ اور اپنے باپ کو لے کر آؤ۔“ اتنے میں حضرت سیّدُنا جبرئیل امین علیہ السَّلام نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام بھیجا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ”جب وہ بوڑھا شخص آئے تو اس بات کے متعلق اس سے دریافت فرمائیں جو اس نے اپنے دل میں کہی اور جسے اس کے کانوں نے بھی نہ سنا۔“

جب بوڑھا شخص حاضر ہوا تو حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے استفسار فرمایا: ”تمہارے بیٹے کا کیا معاملہ ہے؟ وہ شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کا مال لینا چاہتے ہیں؟“ اس نے عرض کی: ”یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اس سے پوچھئے کہ کیا میں نے وہ مال اس کی پھوپھیوں، خالاؤں اور اپنے آپ پر خرچ نہیں کیا؟“ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ٹھیک ہے (لیکن) مجھے وہ بتاؤ جو تم نے اپنے دل میں کہا اور تمہارے کانوں نے بھی نہ سنا۔“ بوڑھے نے عرض کی: ”یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اللہ پاک یقیناً ہمیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکت کا وافر حصہ عطا فرمائے گا، میں نے اپنے دل میں ایک ایسی بات کہی جو میرے کانوں نے بھی نہ سنی۔“ ارشاد فرمایا: ”اب تم بولو اور میں سنتا ہوں۔“ عرض کی: ”میں نے (اشعار میں) یہ کہا تھا:

غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَ مُنْتُكَ يَافِعًا
تُعِلُّ بِمَا اَجْنِىْ عَلَيْكَ وَ تَنْهَلُ
اِذَا لَيْلَةٌ ضَاقَتْكَ بِالسَّقْمِ لَمْ اَبِتْ
لِسَقْمِكَ اِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلُ
كَاَنِّىْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِىْ
طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِىْ فَعَيْنَىَّ تَهْمِلُ
تَخَافُ الرَّدٰى نَفْسِىْ عَلَيْكَ وَاِنَّهَا
لَتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُؤَجَّلُ
فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِىْ
اِلَيْهَا مَدٰى مَا فِيْكَ كُنْتُ اُؤَمِّلُ
جَعَلْتَ جَزَآئِىْ غِلْظَةً وَفَظَاظَةً
كَاَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ
فَلَيْتَكَ اِذْ لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِىْ
فَعَلْتَ كَمَا الْجَارُ الْمُجَاوِرُ يَفْعَلُ
تَرَاهُ مُعِدًّا لِلْخِلَافِ كَاَنَّهٗ
بِرَدٍّ عَلٰى اَهْلِ الصَّوَابِ مُوَكَّلُ

ترجمہ

1. میں نے بچپن میں تیری پرورش کی اور جوانی تک تجھ پر احسان کیا، جو تیری خاطر کماتا تُو اسی کے کھانے پینے میں لگاتار مشغول رہا۔
2. جب رات نے بیماری میں تجھے کمزور کر دیا تو میں تیری بیماری کی وجہ سے رات بھر بے قراری کی حالت میں بیدار رہا۔
3. گویا تیری جگہ میں اس مرض کا شکار تھا جس نے تجھے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا جس کے سبب میری آنکھیں تھمنے کا نام نہ لیتی تھیں۔
4. میرا دل تیری ہلاکت سے ڈر رہا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے۔
5. جب تو بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچا جس کی میں عرصۂ دراز سے تمنا کر رہا تھا۔
6. تو تُو نے میرے احسان کا بدلہ انتہائی سختی کی صورت میں دیا گویا پھر بھی تو ہی احسان اور مہربانی کرنے والا ہے۔
7. اور تو نے میرے باپ ہونے کا لحاظ تک نہ کیا بلکہ ایسا سلوک کیا جیسے پڑوسی پڑوسی کے ساتھ کرتا ہے۔
8. آپ اسے (یعنی میرے بیٹے کو) ہر وقت میری مخالفت

پر تیار پائیں گے گویا اسے اہلِ حق کا انکار کرنے پر ہی مقرر کیا گیا ہو۔

حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: پس اسی وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے بیٹے کو جلال سے فرمایا: ”تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔“[12]

کتنا کمانا ضروری ہے

یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کس قدر کمانا لازم اور کتنا مستحب ہے چنانچہ بہارِ شریعت ہے: اتنا کمانا فرض ہے جو اپنے لئے اور اہل وعیال کے لئے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے نفقہ کے لئے اور ادائے دَین (یعنی قرض وغیرہ ادا کرنے) کے لئے کفایت کر سکے اس کے بعد اسے اِختیار ہے کہ اتنے ہی پر بس کرے یا اپنے اور اہل وعیال کے لئے کچھ پس ماندہ رکھنے کی بھی سعی و کوشش کرے۔ ماں باپ محتاج و تنگدست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انہیں بقدرِ کفایت دے۔ قدرِ کفایت سے زائد اس لئے کماتا ہے کہ فقراء و مساکین کی خبر گیری کر سکے گا یا اپنے قریبی رشتہ داروں کی مدد کرے گا یہ مستحب ہے اور یہ نفل عبادت سے افضل ہے اور اگر اس لئے کماتا ہے کہ مال و دولت زیادہ ہونے سے میری عزت و وقار میں اضافہ ہو گا، فخر و تکبر مقصود نہ ہو تو یہ مباح ہے اور اگر محض مال کی کثرت یا تفاخر مقصود ہے تو منع ہے۔[13]

درسِ حدیث

اے عاشقانِ رسول! حدیث پاک اور اس کی شرح سے واضح ہوتا ہے کہ

* رزق حلال کمانے کی کوشش کرنی چاہئے۔
* اس قدر کمانا ضروری ہے کہ اہل وعیال اور والدین کی کماحقہ ضرورتیں پوری کر سکیں اور کسی کے آگے سوال نہ کرنا پڑے۔
* بے کار رہنا عزتِ نفس کے بھی خلاف ہے اور ملکی معیشت کے بھی۔
* رزق حلال کمانے کے لئے محنت کرنے سے بے روزگاری میں کمی آئے گی اور معیشت کا فائدہ ہو گا۔
* معاشرے کے وہ ویلے اور فارغ لوگ جو دوسروں پر بوجھ بنے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں انہیں تو بس بیٹھے بٹھائے کوئی بڑی نوکری ملے، یہ مزاجِ شریعت نہیں۔ اپنی طرف سے ہر جائز اور ممکن کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی انصاری نوجوان کو سوال سے روکا اور رزقِ حلال کی سعی کے لئے مختصر اسباب کو بروئے کار لانے کی عملی تربیت دی۔

خلاصہ

مال و دولت ایسی چیز ہے جس سے دنیا کا کوئی بھی شخص بے نیاز نہیں ہو سکتا چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، عالم ہو یا جاہل! کیونکہ زندہ رہنے کے لئے روٹی، تَن ڈھانپنے کے لئے کپڑے، سر چھپانے کے لئے مکان، سفر کے لئے سواری اور بیماری کے علاج کے لئے دوائی وغیرہ ہر انسان کی بنیادی ضروریات ہیں اور یہ چیزیں مال کے ذریعے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ اگر انسان کو بالکل ہی مال نہ ملے تو محتاجی ہوتی ہے اور اگر زیادہ مل جائے تو سَرکشی کا خطرہ رہتا ہے۔ الغرض مال میں جہاں بے شمار فائدے ہیں وہیں اس کی آفات بھی بے حساب ہیں۔

اللہ کریم ہمیں رزق حلال کے لئے کوشش کرنے اور ہر ناجائز ذریعہ سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ابن ماجہ، 3/80، حدیث: 2290 (2) مرقاۃ المفاتیح، 6/21، تحت الحدیث: 2770 (3) الترغیب والترہیب، 3/31، حدیث: 3041 (4) مراٰۃ المناجیح، 4/233 (5) ابو داؤد، 2/168، حدیث: 1641 (6) ابن حبان، جز6، 4/218، حدیث: 4222 (7) معجم اوسط، 5/34، حدیث: 6495 (8) اتحاف السادۃ، 6/450 (9) مراٰۃ المناجیح، 4/233 (10) ابوداؤد، 3/403، حدیث: 3530-ابن ماجہ، 3/81، حدیث: 2292 (11) مراٰۃ المناجیح، 5/165 (12) معجم صغیر للطبرانی، ص62، حدیث: 944 (13) بہارِ شریعت، 3/609۔

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ خیر خواہی

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی*

اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی یوں تو ہر ادا ہمارے لئے خیر و بھلائی والی ہے لیکن آپ کے اندازِ خیر خواہی کی بات ہی نرالی ہے جس سے خود اللہ پاک کا سچا کلام قراٰنِ پاک ہمیں متعارف (Introduce) کرواتا ہے تاکہ ہم آپ سے دل و جان سے محبت کریں اور آپ کا اندازِ خیر خواہی اپنا کر اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔

سب سے پہلے تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ پاک نے کس طرح رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے اندازِ خیر خواہی کو بیان فرمایا ہے؟ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے۔[1]

امام فخرُ الدّین رازی رحمۃُ اللہ علیہ آیت کے اِس حصّے کی یوں وضاحت فرماتے ہیں: یعنی وہ دنیا و آخرت میں تمہیں بھلائیاں پہنچانے پر حریص ہیں۔[2]

حکیمُ الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ﴿حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ﴾ کا معنٰی یہ ہیں کہ کوئی تو اولاد کے آرام کا حریص ہوتا ہے کوئی مال کا، کوئی عزت کا، کوئی پیسے کا، کوئی کسی اور چیز کا مگر محبوب علیہ السّلام نہ اولاد کے، نہ اپنے آرام کے، (بلکہ) تمہارے حریص ہیں اسی لئے ولادتِ پاک کے موقع پر ہم کو یاد کیا، معراج میں ہماری فکر رکھی، بروقتِ وفات ہم کو یاد فرمایا، قبر میں جب رکھا گیا تو عبد اللہ بن عباس نے دیکھا کہ لبِ پاک ہل رہے ہیں غور سے سنا تو امّت کی شفاعت ہو رہی ہے، رات رات بھر جاگ کر اُمت کے لئے رو رو کر دعائیں کرتے ہیں کہ خدایا! اگر تو اُن کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو تُو عزیز اور حکیم ہے۔ قیامت میں سب کو اپنی اپنی جان کی فکر ہوگی مگر محبوب علیہ السّلام کو جہان کی۔ سب نبی نفسی نفسی فرمائیں گے اور محبوب علیہ السّلام اُمّتی اُمّتی۔[3]

آیئے! ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے کس انداز سے ہماری خیر خواہی فرمائی ہے:

اعلانِ نبوت سے پہلے اندازِ خیرخواہی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اعلانِ نبوت سے پہلے بھی لوگوں کے ساتھ خیر و بھلائی کا انداز اختیار فرمایا، وہ انداز کس نوعیت کا تھا؟ اِس سلسلے میں اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چند جملے اندازِ مصطفٰی کو واضح کرتے ہیں چنانچہ جب پہلی وحی اُتری تو اُس موقع پر آپ نے خیر خواہی پر مشتمل یہ خوبیاں بیان فرمائیں: بلا شُبہ آپ صِلہ رحمی (خونی رشتوں سے اچھا سلوک) فرماتے ہیں، بوجھ اٹھاتے، جو چیز نہیں ہوتی وہ عطا فرماتے، مہمان نوازی کرتے اور راہِ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔[4] حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عرض کا مطلب یہ ہے کہ ”آپ رشتہ داروں پر ہر طرح کا احسان کرتے ہیں بلکہ آپ کا احسان رشتہ داروں کے ساتھ خاص نہیں، ہر شخص کو عام ہے اور یہی نہیں کہ آپ صرف دادو دہش کرتے ہیں بلکہ لوگوں کو عمدہ تعلیم اور اچھے اخلاق کی تلقین بھی کرتے ہیں۔[5] یاد رہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے یہ اندازِ خیرخواہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کم و بیش پندرہ سال دیکھے، اس لحاظ سے آپ کے یہ جملے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

اعلانِ نبوت کے بعد اندازِ خیرخواہی رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو جو لوگ آپ کو صادق و امین مانا کرتے تھے، آپ کی جان کے دشمن ہوگئے، بہت زیادہ تکلیفیں

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

پہنچانے لگے، ایک موقع پر رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خیر خواہی کا انداز اِس طرح ہوا کہ لبِ مصطفےٰ پر یہ دعا آئی: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنی اے اللہ! میری قوم (کے اِس تکلیف دینے کے گناہ) کو معاف کر دے یہ نہیں جانتی۔(6)

جب بار گاہِ رسالت میں دشمنوں کے خلاف دعا کرنے کی عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً یعنی مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔(7)

اِس اندازِ خیر خواہی کا اثر ایک واقعے سے ملاحظہ کیجئے چنانچہ حضرت ثُمامہ بن اُثال رضی اللہُ عنہ ایمان لا کر بار گاہِ رسالت میں یوں عرض کرنے لگے: خدا کی قسم! پہلے میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرہ سے زیادہ ناپسند نہیں تھا لیکن آج آپ کا وہی چہرہ مجھے سب چہروں سے زیادہ پسند ہے۔ خدا کی قسم! میرے نزدیک کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ ناپسند نہ تھا مگر اب آپ کا وہی دین میرے نزدیک سب دینوں سے زیادہ پسند ہے۔ خدا کی قسم! میرے نزدیک کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض نہ تھا لیکن اب آپ کا وہی شہر میرے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ محبوب ہے۔(8)

فتحِ مکہ کے موقع پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے دشمنوں کو لایا گیا تو آپ نے اُن سے پوچھا: کیا سمجھتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا؟ عرض کی: اے کرم نواز بھائی، اے کرم نواز بھائی کے بیٹے! (آپ ہمارے ساتھ) بھلائی (کریں گے۔) آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ! تم آزاد ہو۔(9)

حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کثرت سے ذکر کرتے، فضول بات نہ کرتے، لمبی نماز ادا فرماتے، خطبہ مختصر دیتے، بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے یہاں تک کہ آپ اُن کی ضرورت پوری کر دیتے۔(10)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمّت کے ساتھ اندازِ شفقت کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے: حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار (تو دنیا میں) عرض کرلی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ یعنی اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما، اے اللہ! میری اُمّت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری عرض اس دن کے لئے اٹھار کھی جس میں مخلوقِ الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کے خلیل) حضرت ابراہیم علیہ السّلام بھی میرے نیاز مند ہوں گے۔(11)

یہ بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات مبارک کی خیر خواہی ہی ہے کہ آپ کی بدولت گمراہوں کو ہدایت ملی، مظلوم و بے کس کو سہارا نصیب ہوا، جن لوگوں کے حقوق پامال ہو رہے تھے اُن کو اندازِ مصطفےٰ کی برکت سے حقوق کا تحفظ ملا، آپ نے لوگوں کو بتایا کہ اللہ ایک ہے، دل میں اتر جانے والے انداز کے ذریعے تعظیمِ والدین کا درس دیا، صلۂ رحمی کرنا سکھائی، قطع رحمی سے روکا۔ دل کی بستی کو ربّ کی یاد سے آباد کرنا سکھایا، وہ تمام چیزیں جو ہماری سوچ کو خراب اور عمل کو کمزور کرتی ہیں اُن کی نشاندہی فرمائی اور اِن سے چھٹکارا پانے کا طریقہ بھی سکھایا۔

جن کو اللہ نے نوازا ہے اُن کو خرچ کرنے کا طریقہ اور غریب و نادار لوگوں کا احساس کرنے کا سلیقہ سکھایا تاکہ یہ لوگ محبِ فقرا و مساکین بن جائیں اور جن کے پاس کچھ نہیں اُن کو صبر و شکر کا سہارا لے کر ڈٹے رہنے اور جمے رہنے کا گُر بتایا اور کسب و کوشش کرتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ یہ اور اِس طرح کے اُمور کا تعلق دنیا سے ہے اور وہ اُمور جن کا تعلق آخرت سے ہے اُس میں شفقت و کرم نوازی فرمائیں گے۔

اِدھر اُمّت کی حسرت پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طَور ہوگا گردشِ چشم شفاعَت کا

(1) پ11، التوبۃ:128 (2) تفسیر کبیر، التوبۃ، تحت الآیۃ:128، 6/178 (3) شانِ حبیب الرحمٰن، ص99-100 (4) بخاری، 1/8، حدیث:3 (5) نزہۃ القاری، 1/251 (6) صحیح ابن حبان، 2/160، حدیث:969 (7) مسلم، ص1074، حدیث:6613 (8) بخاری، 3/131، حدیث:4372 (9) سنن کبریٰ للبیہقی، 9/200، حدیث:18276 (10) نسائی، ص243، حدیث:1411 (11) مسلم، ص318، حدیث:273۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی القاب نوازی

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

حضور نبیِّ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جہاں ایک عظیم پیغمبر، سیّدُ المرسلین اور محبوبِ ربُّ العزّت ہیں وہیں آپ انسانیت کے حقیقی محسن اور اہل کو اس کی اہلیت وشان کے مطابق نوازنے والے بھی ہیں، آپ کا نوازنا کئی طرح سے ہے مثلاً عہدہ ومنصب کے اعتبار سے، ذمہ داری کے اعتبار سے اور نام کے اعتبار سے اسی طرح نوازنے میں لقب سے نوازنا بھی آتا ہے۔ کسی کو پُکارنے یا لقب دینے کے تعلق سے جب ہم پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ پاک کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس حوالے سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بے مثال انداز ملتا ہے۔ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں کئی صحابۂ کرام کو القابات سے نوازا اور صحابۂ کرام نے ان القابات کو دل و جان سے نہ صرف قبول کیا بلکہ کئی صحابہ کو ملا ہوا لقب ان کے نام سے زیادہ مشہور ہوگیا۔

القاب کیا ہے؟ ”القاب“ جمع ہے ”لقب“ کی۔ لقب اصل نام کے علاوہ وہ نام ہوتا ہے جس میں کسی خوبی یا خامی کا پہلو نکلے۔[1]

دینِ اسلام میں کسی کو بُرے نام و لقب سے پکارنے کی ممانعت ہے جبکہ اچھے نام اور القابات سے پکارنا جہاں اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہے وہیں مسلمانوں کی آپسی محبت کا سبب بھی ہے۔ اس حوالے سے دو احادیث ملاحظہ کیجئے: (1) رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین چیزیں تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری سچی محبت کا باعث بنیں گی: (۱) جب تم اُسے ملو تو سَلام کرو (۲) مجلس میں اس کے لئے فراخی اور وسعت پیدا کرو اور (۳) اُسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ۔[2] (2) حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص کو اس کے محبوب نام اور کُنیت سے بلایا جائے۔[3]

آیئے! ذیل میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ القاب نوازی کی چند مثالیں ملاحظہ کرتے ہیں:

1 عتیق اس کا معنیٰ ہے: ”آزاد“۔ یہ وہ پہلا لقب ہے جو اسلام میں سب سے پہلے اس ہستی کو دیا گیا جسے دنیا ”صدیقِ اکبر“ کے نام سے جانتی ہے۔[4] حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ”اَنْتَ عَتِيْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔“ اِس لئے آپ رضی اللہ عنہ کا یہ لقب ہوا۔[5]

2 فاروق حضرت سیّدُنا ابوعَمرو ذکوان رحمۃُ اللہ علیہما نے اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”مَنْ سَمّٰى عُمَرَ الْفَارُوْقَ؟ یعنی حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب کس نے دیا؟“ فرمایا: ”نبیِّ کریم (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

وسلَّم) نے۔“[6]

3 **مُحَدَّث** ”مُحَدَّث“ عربی زبان میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے صحیح اور درست بات کا الہام ہو۔[7] یہ لقب بھی حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو دیا گیا۔ اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پچھلی اُمتوں میں کچھ لوگ مُحَدَّث ہوتے تھے، اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہے تو وہ بلاشبہ عمر بن خطاب ہے۔“[8]

4 **مِفْتَاحُ الْاِسْلَام** یہ لقب بھی امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا۔ ایک دفعہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت فاروقِ اعظم کو دیکھ کر مسکرادیئے اور ارشاد فرمایا: ”اے ابنِ خطاب! تمہیں معلوم ہے میں کیوں مسکرایا؟“ عرض کیا: اللہ پاک اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ”اللہ پاک نے عرفات کی رات تمہاری طرف شفقت و رحمت کی نظر فرمائی اور تمہیں ”مِفْتَاحُ الْاِسْلَام“ (یعنی اسلام کی چابی) قرار دیا۔“[9]

5 **رفیق** یہ لقب حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ رسالت سے ملا، چنانچہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کا کوئی رفیق (ساتھی) ہوتا ہے میرے رفیق یعنی جنّت میں عثمان ہیں۔[10]

6 **اَسَدُ الله** یہ لقب مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا۔ چنانچہ ایک موقع پر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں یہاں ہوں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریب آئے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی کو اپنے مبارک سینے سے لگا کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر رخسار مبارک کی برکتیں لے رہے تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! یہ علی بن ابی طالب ہیں، مہاجرین و انصار کے سردار ہیں، میرے بھائی ہیں، میرے چچا کے لڑکے ہیں، میرے داماد ہیں، میرا خون ہیں، میرا گوشت ہیں، ابو سبطین ہیں، حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سرداروں کے والد ہیں، یہ وہ شخص ہے جس نے میرے غم اپنے ذمے لے لئے تھے۔ یہ اسدُ الله (اللہ کے شیر)، اللہ کی تلوار ہیں، ان کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ جو ان سے بیزار ہو گا اللہ اس سے بیزار ہو گا، میں بھی اس سے بیزار ہوں گا، جو یہاں موجود ہیں میری یہ باتیں ان تک پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔[11]

7 **امینُ الامت** یہ خوبصورت لقب اس ہستی کو عطا ہوا جو عشرۂ مبشرہ (جنّت کی خوشخبری پانے والے 10 صحابۂ کرام) میں سے ہیں اور انہیں ابوعبیدہ بن جراح کہا جاتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔“[12]

اہلِ نجران بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمارے پاس ایک ایسا آدمی بھیج دیجئے جو امین (امانت دار) ہو۔“ ارشاد فرمایا: ”میں تمہارے پاس ایک ایسا امین بھیجوں گا جو ویسا ہی امین ہے جیسا اسے ہونا چاہئے۔“ تو لوگوں نے دیکھا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔[13]

8 **حواری** یہ لقب پانے والے عظیم صحابی ”حضرت زبیر بن عوام اور حضرت طلحہ“ ہیں۔ بخاری شریف میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ”ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری (مخلص دوست) زبیر بن عوام ہیں۔“[14]

ایک موقع پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی اس لقب سے نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ آج رات میں نے جنّت میں تم سب کے مقام و مرتبہ کا مشاہدہ کیا۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیِّدُنا ابو بکر صدیق، سیِّدُنا عمر فاروق، سیِّدُنا عثمانِ غنی، سیِّدُنا علی المرتضیٰ، سیِّدُنا طلحہ، سیِّدُنا زبیر بن عوام اور سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف علیہمُ الرِّضوان کا جنت میں مقام و مرتبہ بیان کیا اور حضرت طلحہ و زبیر بن عوّام رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ”اے طلحہ و زبیر! ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری تم دونوں ہو۔“[15]

9 طَیِّب و مُطَیَّب یہ پیارا لقب پانے والے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ہیں۔ آپ قدیم الاسلام مؤمنین سے ہیں، اسلام کی وجہ سے آپ کو مکہ والوں نے بہت ہی دکھ دیئے تاکہ اسلام چھوڑ دیں مشرکین ایک بار آپ کو آگ سے جَلا رہے تھے اتفاقاً حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں سے گزرے تو آگ سے فرمایا: اے آگ عمار پر اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جس طرح حضرت ابراہیم پر ہوئی تھی۔[16]

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”انہیں آنے کی اجازت دو، ”طیب و مطیب یعنی پاک و پاکیزہ شخص“ کو خوش آمدید۔[17]

10 اسد اللہ و اسد رسولہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے وقت ”اسد اللہ و اسد رسولہ“ کے لقب سے نوازتے ہوئے فرمایا: یَاحَمْزَۃُ یَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَ اَسَدَ اللّٰہِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِہٖ، یَاحَمْزَۃُ یَافَاعِلَ الْخَیْرَاتِ، یَاحَمْزَۃُ یَاکَاشِفَ الْکَرَبَاتِ، یَاحَمْزَۃُ یَاذَابًّا عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم یعنی اے حمزہ! اے رسول اللہ! کے چچا، اللہ اور اس کے رسول کے شیر! اے حمزہ! اے بھلائیوں میں پیش پیش رہنے والے! اے حمزہ! اے رنج و ملال اور پریشانیوں کو دور کرنے والے! اے حمزہ! رسولُ اللہ کے چہرے سے دشمنوں کو دور بھگانے والے![18]

11 سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن یہ لقب سنتے ہی جو شخصیت ذہن میں آتی ہے دنیا اس کو ”بلال حبشی“ کے نام سے جانتی ہے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو نہ صرف مؤذنِ رسول ہونے کا شرف حاصل ہے بلکہ سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْن کا لقب زبانِ مصطفےٰ سے عطا ہوا ہے۔ چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نِعْمَ الْمَرْءُ بِلَالٌ وَلَا یَتْبَعُہُ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَھُوَ سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْنَ یعنی بلال ایک اچھا آدمی ہے، اس کی پیروی صرف مؤمن ہی کرتا ہے اور وہ مُؤَذِّنوں کا سردار ہے۔[19]

12 الصَّادِقُ البَار حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اس لقب سے نوازا گیا جو کہ ان کے سچا اور نیک ہونے کی مُہر ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خود حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی ازواج سے فرماتے سنا کہ جو شخص میرے بعد اپنی دولت سے تمہاری بھر پور خدمت کرے گا وہ الصَّادِقُ البار (سچا اور نیک) بندہ ہے۔ پھر (یہ لقب عطا فرمانے کے بعد) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے لئے دعا کی: اے اللہ! عبد الرحمٰن بن عوف کو جنّت کے سلسبیل سے سیراب فرما۔[20]

13 سیفُ اللہ موئے مبارک کو اپنے سر کا تاج بنانے والے، عمر بھر موئے مبارک کی برکتوں سے مالامال ہونے والے، دشمنانِ اسلام کے خلاف بہادری اور شجاعت دکھانے والے جلیلُ القدر صحابیِ رسول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ زندگی کا سب سے روشن باب جہاد فی سبیلِ اللہ ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ذوقِ جہاد

اور بہادرانہ کارناموں کی وجہ سے ”سیفُ اللہ“ کا لقب عطا فرمایا۔ چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے: نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت خالد بن ولید کے پاس سے گزرے تو حضرت ابوہریرہ سے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت ابوہریرہ نے عرض کی: خالد بن ولید ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نِعْمَ عَبْدُ اللهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوفِ الله یعنی خالد بن ولید اللہ کا کتنا اچھا بندہ ہے، یہ اللہ پاک کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔[21]

14 ذوالبجادین یہ لقب پانے والے صحابی وہ ہیں کہ جب ان کو، والدہ اور برادری کے لوگوں کی طرف سے سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری دینے سے روکا گیا تو انہوں نے کھانا پینا بند کر دیا۔ جب آپ کی والدہ کو خوف ہوا کہ بھوک کی وجہ سے انتقال نہ ہوجائے تو آپ کو جانے کی اجازت دے دی۔[22] آپ رضی اللہ عنہ مدینے پہنچ کر مسجدِ نبوی شریف میں ٹھہر گئے، جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ فجر کیلئے تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پوچھا: تم کون ہو؟ عرض کی: میرا نام عبدُ العزّٰی ہے، میں فقیر اور مسافر ہوں، آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں، ارشاد فرمایا: تمہارا نام عبدُ اللہ اور تمہارا لقب ذُوالْبِجَادَیْن ہے، ہمارے گھر کے قریب ہمارے پاس رہا کرو۔[23]

15 سیِّدُ الانصار یہ لقب حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ہے۔ یہ بارگاہِ رسالت میں کاتبِ وحی تھے اور یہ اُن چھ صحابہ میں سے ہیں جو عہدِ نبوی میں پورے حافظِ قراٰن ہوچکے تھے اور حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی موجودگی میں فتوے بھی دیتے تھے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان کو سیِّدُ القُرّاء (سب قاریوں کا سردار) کہتے تھے۔ دربارِ نبوت سے ان کو سیِّدُ الانصار (انصار کا سردار) کا خطاب ملا تھا۔[24]

حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عید کے دن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سَیِّدُ الْاَنْصار کو میرے پاس بلاؤ تو لوگوں نے جس ہستی کو بلایا وہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی تھے۔[25]

16 سفینہ یہ لقب پانے والے صحابی کا نام ”مِہران“ تھا ان کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملا ہوا لقب ”سفینہ“ ایسا پسند آیا کہ انہوں نے اس کو اپنا نام ہی بنالیا اور جب بھی ان سے ان کا اصل نام پوچھا جاتا تو بتاتے نہیں تھے بلکہ کہتے: میرا نام رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سفینہ رکھا ہے۔ خود ہی بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی تھکتا اپنی تلوار، ڈھال اور تیر مجھے دے دیتا، یہاں تک کہ میرے پاس بہت سا سامان جمع ہوگیا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم سفینہ (جہاز) ہو۔ اس روز اگر میں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ بھی اُٹھالیتا تو مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سے آپ کا نام پوچھا جاتا تو کہتے: میں بالکل نہیں بتاؤں گا، میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرا لقب سفینہ رکھا ہے۔[26]

---

(1) التعریفات للجرجانی، ص136 (2) جمع الجوامع، 4/141، حدیث: 10814 (3) جمع الجوامع، 14/339، حدیث: 10905 (4) الریاض النضرۃ، 1/77 (5) تاریخ الخلفاء، ص22 (6) اسد الغابہ، 4/162 (7) فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/53 (8) بخاری، 2/527، حدیث: 3689 (9) ریاض النضرۃ، 1/308 (10) ترمذی، 5/390، حدیث: 3718 (11) شرف المصطفٰی لابی سعید الخرکوشی، 6/32 (12) بخاری، 2/545، حدیث: 3744 (13) بخاری، 2/546، حدیث: 3745 (14) بخاری، 2/539، حدیث: 3719 (15) مسند بزار، 8/278، حدیث: 3343 (16) طبقات ابن سعد، 3/188 (17) ابن ماجہ، 1/98، حدیث: 146 (18) زرقانی علی المواہب، 4/470 (19) معجم کبیر، 5/209، حدیث: 5119 (20) مسند احمد، 10/189، حدیث: 26621 (21) ترمذی، 5/456، حدیث: 3872 (22) دیکھئے: سیر سلف الصالحین، ص247 (23) مدارج النبوۃ، 2/351 (24) جامع الاصول، 12/186 (25) سیر اعلام النبلاء، 3/247 (26) مسند احمد، 8/215، حدیث: 21984-21987۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ محترم کا نام

سُوال: نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ محترم کا نام کیا ہے؟

جواب: اللہ پاک کے سب سے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے والدِ محترم کا نام حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 21 ربیع الاول شریف 1445ھ)

2 سیرتِ نبی اور دینی کتاب پڑھنا

سوال: کیا نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کی کتاب پڑھنا بھی عبادت میں آئے گا؟

جواب: جی ہاں نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت و شریعت کے احکام پر مشتمل ہر دینی کتاب جو صحیحُ العقیدہ سُنّی عالمِ دین کی لکھی ہوئی ہو اچھی نیّت سے پڑھنے والے کو ثواب ملے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 18 جُمادَی الاولیٰ 1445ھ)

3 بکری کا دودھ پینا

سُوال: کیا بکری کا دودھ پینا سنّت ہے؟

جواب: جی ہاں! بکری کا دودھ پینا سنّت ہے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بکریوں کا دودھ پینا بکثرت ثابت ہے بلکہ بکریاں تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر رہتی تھیں۔ (مدنی مذاکرہ، 6 رجب شریف 1444ھ)

4 اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک شعر کی وضاحت

سُوال: پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادتِ باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی جبکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ایک شعر میں "صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا" فرمایا ہے، اس کی وضاحت فرمادیجئے۔

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس شعر کا ولادتِ باسعادت سے تعلّق نہیں ہے، اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی مدینے میں صبح ہوتی ہے تو وہاں نور کی خیرات بٹتی ہے اور ساری کائنات میں تقسیم ہوتی ہے۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص242 - مدنی مذاکرہ، 21 ربیع الاول شریف 1445ھ)

5 دُرودِ پاک کی جگہ اِسْتِغَاثَہ پڑھنا کیسا؟

سُوال: "قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ

اللہ“[1] کیا یہ دُرودِ پاک کی جگہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: یہ دُرودِ پاک نہیں ہے، اس کو اِسْتِغَاثَہ (یعنی فریاد) کہتے ہیں، یہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے (لیکن دُرودِ پاک پڑھنے کی اپنی فضیلت و برکت ہے)۔ (مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

6 کیلیگرافکس ڈیزائن میں دُرودِ پاک لکھنا کیسا؟

سُوال: کیا دُرودِ پاک مختلف کیلیگرافکس ڈیزائن میں لکھ سکتے ہیں؟

جواب: مختلف رسمُ الخط میں لکھنے کا سلسلہ پُرانا چلا آرہا ہے، اگر کیلیگرافکس ڈیزائن میں دُرودِ پاک کے حروف واضح اور دُرست لکھے ہوئے ہیں، شارٹ فارم نہیں ہے تو کیلیگرافکس ڈیزائن میں دُرودِ پاک لکھنا جائز ہے۔ اگر شارٹ فارم میں لکھا ہے تو یہ جائز نہیں ہے، جیسے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جگہ ”ؐ“ یا ”صَلْعَم“ لکھنا ناجائز ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/534 - مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

7 داڑھی کب رکھنا ضروری ہے؟

سوال: کیا 40 سال کے بعد داڑھی رکھنا ضروری ہوجاتا ہے؟

جواب: جیسے ہی لڑکا بالغ ہوا تو اب اُس پر شریعت کے احکام لاگو ہوجاتے ہیں، اسلامی سِن کے حساب سے لڑکا 12 سے 15 سال اور لڑکی 9 سے 15 سال کے درمیان علامات ظاہر ہونے کے ذریعے بالغ ہوتے ہیں، اگر علامات ظاہر نہ ہوں تو پھر جس دن ہجری سِن کے اعتبار سے لڑکا یا لڑکی 15 سال کے ہوں گے تو اُس دن سے وہ بالغ شمار ہوں گے۔ جب لڑکا بالغ ہوا اور داڑھی نکل آئی تو اب اُس کو داڑھی رکھنا واجب ہے۔ 40 سال عمر ہونے کا انتظار نہیں کریں گے۔

(بہارِ شریعت، 3/203 - مدنی مذاکرہ، 29 جُمادَی الاُخریٰ 1444ھ)

8 داڑھی سے کھیلنے کا حکم

سُوال: داڑھی سے کھیلنا کیسا اور اس کے نقصانات کیا ہیں؟

جواب: نماز میں داڑھی یا کپڑے یا بدن سے کھیلنا مکروہِ تحریمی ہے اور مکروہِ تحریمی ناجائز و گناہ ہوتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/283، 624) بعض لوگ نماز کے علاوہ بھی داڑھی سے کھیلتے رہتے ہیں کبھی داڑھی کے بال منہ میں لیتے ہیں، کبھی داڑھی کے بال ہاتھ سے مَسَلتے گھماتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے داڑھی کے بال کمزور ہوجاتے ہیں اور ٹوٹ کر گرتے ہیں جو کہ ایک فضول حرکت ہے، اس سے بچنا چاہئے کہ اسلام کا حُسن یہ ہے کہ انسان لَایَعْنِی (فضول) کاموں سے بچے۔ (مدنی مذاکرہ، 13 رجب شریف 1444ھ) اگر داڑھی کے بال منہ میں لئے اور دانتوں سے کٹ کر ایک مٹھی سے کم ہوجائیں تو گناہ گار ہوگا کیونکہ بال کسی قینچی وغیرہ سے کاٹیں یا دانتوں سے، کاٹنا ہی کہلائے گا۔

9 کسی کے پاس کسی دوسرے کے زائد پیسے آجائیں تو کیا کریں؟

سُوال: میں مدرسۃُ المدینہ سے رکشے میں آرہا تھا تو رکشے والے کو میں نے کرایہ کاٹنے کے لئے 500 روپے دیئے، اس نے کرایہ کاٹ کر مجھے پیسے واپس دیئے اور میں نے رکھ لئے، بعد میں میں نے دیکھا تو رکشے والے کی طرف سے میرے پاس 30 روپے زائد آگئے تھے، اب وہ رکشے والا مجھے مل نہیں رہا ہے لہٰذا میں ان 30 روپوں کا کیا کروں؟

جواب: اگر واقعی اس رکشے والے کے ملنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو آپ یہ 30 روپے کسی شرعی فقیر یعنی جس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اس کو خیرات دے دیں، اگر بعد میں وہ رکشے والا آپ کو مل جاتا ہے اور آپ اس کو بتادیتے ہیں کہ آپ کی طرف سے میرے پاس 30 روپے زائد آگئے تھے وہ میں نے آپ کی طرف سے خیرات کردیئے ہیں اور وہ کہتا ہے ٹھیک ہے کوئی بات نہیں تو آپ بَری ہوجائیں گے، اگر وہ کہتا ہے کہ نہیں مجھے 30 روپے چاہئیں تو اب آپ کو اُسے دینے پڑیں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الآخر شریف 1445ھ)

(1) یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری ساری تدبیریں ختم ہوتی جارہی ہیں، آپ ہی میرا وسیلہ ہیں، مجھے سنبھالئے۔

دَارُالْاِفْتَاء اَھْلِسُنَّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 مقتدی نے بھول کر امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جماعت میں شروع سے شامل مقتدی اگر بھولے سے امام کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی ایک طرف سلام پھیرے، پھر یاد آنے پر فوراً لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سلام پھیر کر نماز مکمل کرے، تو اس صورت میں اُس کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اُس مقتدی کی وہ نماز درست ادا ہوئی ہے، اسے دہرانے کی کوئی حاجت نہیں نہ ہی مقتدی پر سجدہ سہو لازم ہوا۔

بیان کردہ حکم کی ایک نظیر یہ ہے کہ مسبوق مقتدی اگر بھولے سے امام سے پہلے ہی سلام پھیر لے تو اس صورت میں نہ تو اُس مسبوق مقتدی کی نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ ہی اُس پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے کہ امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وہ مقتدی ہے، اُس سے یہ غلطی حالتِ اقتداء میں واقع ہوئی ہے اور مقتدی کا سہو معتبر نہیں۔

بالفرض اگر وہ مقتدی پوچھی گئی صورت میں قصداً امام سے پہلے ہی سلام پھیر کر نماز مکمل کرلیتا تو اس صورت میں اُس مقتدی کی وہ نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی کہ مقتدی پر تمام فرائض وواجبات میں امام کی اتباع وپیروی واجب ہے اور بلاضرورتِ شرعیہ اس واجب کا ترک مکروہِ تحریمی، ناجائز وگناہ ہے۔ اب جبکہ صورتِ مسئولہ میں مقتدی نے سہواً امام سے پہلے سلام پھیرا لیکن پھر نماز میں لوٹ کر امام کی اتباع میں بھی سلام پھیر کر اپنی اُس نماز کو مکمل کیا تو یہاں امام کی متابعت پائی جانے کی وجہ سے اُس مقتدی کی نماز بغیر کسی کراہت کے درست ادا ہوئی ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، 2/202-بہارِ شریعت، 1/519-البحر الرائق شرح کنزالدقائق، 1/401-فتاویٰ رضویہ، 7/274، 275ملتقطاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 چلتے پھرتے قراٰنِ کریم کی تلاوت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ منزل دہرانے کے لئے یا ویسے ہی تلاوتِ کلامِ پاک کرتا ہوں، بیٹھے بیٹھے تلاوت کرنے میں سستی آجاتی ہے، تو کھڑے ہو کر چلتے چلتے تلاوت کرتا ہوں، معلوم یہ کرنا ہے کہ میں چلتے ہوئے تلاوتِ کلامِ پاک کرسکتا ہوں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

چلتے ہوئے تلاوت کرنا جائز ہے جبکہ چلنے کی وجہ سے دل تلاوت کے علاوہ کسی اور طرف مشغول نہ ہوتا ہے، اگر چلنے کی وجہ سے توجہ بٹتی ہو یا دل تلاوت کے علاوہ کسی اور طرف مشغول ہورہا ہو، تو اس صورت میں چلتے ہوئے تلاوت کرنا مکروہ و ناپسندیدہ عمل ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص143- حلبی کبیر،

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

ص496-بہارِشریعت،1/551)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 عقیقہ درست نہ ہونے کی ایک صورت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو شخص روزانہ جانور ذبح کر کے گوشت بیچتا ہے، میں نے اس سے یہ بات کی کہ بڑے جانور میں سات حصے ہوتے ہیں، مجھے ایک حصہ عقیقہ کے لئے چاہئے، تو آپ جو جانور خریدیں اس کی قیمت کو سات حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ کی قیمت میں ادا کر دوں گا، تو جانور ذبح ہونے کے بعد گوشت کا ایک حصہ مجھے دے دینا اور باقی چھ حصہ آپ بیچ دینا جیسا کہ آپ بیچتے ہیں، تو کیا اس طریقہ کار پر عقیقہ درست ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں عقیقہ کرنے کا جو طریقہ کار اختیار کیا جارہا ہے، اس طریقہ کار کے مطابق عقیقہ کرنے سے عقیقہ درست نہیں ہو گا۔

اس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ:

قربانی کے بڑے جانور میں مسلمان افراد شریک ہوں، تو اس جانور کی قربانی درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں جتنے مسلمان افراد شریک ہیں تمام کا مقصود قربت یعنی نیکی ہو، یہی حکم بشمول عقیقہ اور تمام قربانیوں کا ہے یعنی کسی بھی قربت کی ادائیگی کے لئے بڑے جانور میں حصہ ڈالا، تو اس کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں جتنے مسلمان افراد شریک ہوں، تمام کا مقصود قربت ہو، اگر کسی ایک کا ارادہ بھی قربت کا نہ ہو، تو اس صورت میں کسی کی بھی قربانی نہ ہو گی۔ پوچھی گئی صورت میں آپ کا مقصود تو عقیقہ ہے جو اولاد کی نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے کرنا بلا شبہ قربت ہے، لیکن جس کے ساتھ آپ شریک ہونا چاہ رہے ہیں، اس کا مقصد گوشت حاصل کر کے بیچنا ہے جو کہ قربت میں داخل نہیں لہٰذا اس طرح عقیقہ کرنے سے عقیقہ ادا نہیں ہو گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، 11/28-بدائع الصنائع، 6/306-فتاویٰ رضویہ، 20/593، 594)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 کمپاس والی جائے نماز پر نماز پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے چچا عمرہ سے واپس آئے اور وہ ایک جائے نماز لے کر آئے جو انہوں نے مجھے تحفے میں دی ہے۔ اس جائے نماز کے درمیان میں قبلہ کی سمت دکھانے والا کمپاس نصب ہے، نماز ادا کرتے ہوئے اس پر نظر بھی پڑتی ہے، کیا اس جائے نماز پر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں کامیاب مؤمنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک صفت یہ بیان فرمائی کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں، اس کے پیشِ نظر ہر مسلمان کو اپنی نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنا چاہئے، ظاہری اعضا میں خشوع کا معنی یہ ہے کہ نمازی کے تمام اعضا سکون میں ہوں اور نظر قیام کی حالت میں مقامِ سجدہ پر، حالتِ رکوع میں پشتِ قدم پر، حالتِ سجود میں ناک کی طرف اور حالتِ قعدہ میں اپنی گود کی طرف ہو۔ اب اگر ایسے مصلے پر نماز پڑھی جائے گی جس پر قبلہ کی سمت دکھانے والا کمپاس نصب ہے، تو اس صورت میں خاشعین کی طرح نماز پڑھتے ہوئے قیام، رکوع اور قعود کی حالت میں بار بار نظر اس کمپاس کی طرف اٹھے گی، توجہ اسی طرف مبذول ہوتی رہے گی، جس کی وجہ سے خشوع و خضوع میں خلل واقع ہو گا، لہٰذا ایسے مصلے پر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہو گا یعنی ایسے مصلے پر نماز پڑھنا اگرچہ گناہ نہیں ہے، لیکن اس پر نماز پڑھنے سے بچنا چاہئے۔ (مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص273-وقار الفتاویٰ، 2/514)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

کام کی باتیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطّاری ملک و بیرونِ ملک مختلف اجتماعات میں بیانات اور کانفرنسز میں تربیتی لیکچرز دیتے رہتے ہیں۔ جن میں نصیحت، تربیت، فکر، اصلاح اور روزمَرّہ زندگی کے کئی پہلوؤں پر سوچنے سمجھنے اور عمل کرنے کے اَہم نکات شامل ہوتے ہیں۔ ذیل میں نگرانِ شوریٰ کے مختلف بیانات اور تربیتی پروگرامز کی گفتگو سے منتخب 15 اَہم نکات ملاحظہ کیجئے:

1 یقین، اعتماد اور امید یہ ہماری زندگی کے ایسے ستون (Pillars) ہیں کہ اگر یقین ختم ہوجائے، اعتماد ٹوٹ جائے اور امید ختم ہوجائے تو انسان کی زندگی اجڑ جاتی ہے۔

2 اگر آپ نعمتوں کو بڑھانا چاہتے ہیں تو جب بھی گھر کے بارے میں، بچوں کے بارے میں کوئی خوشی ملے تو دو رکعت نفل پڑھ لیجئے یا باوُضو قبلے کی طرف رخ کرکے سجدۂ شکر ادا کرلیجئے، میرا یقین ہے کہ اگر آپ نے یہ عادت بنالی تو نعمتیں آپ کی طرف تیزی سے آنا شروع ہوجائیں گی۔

3 والد کو چاہئے کہ اولاد کے درمیان برابری (Equality) کا معاملہ کرے مگر جب سب کے لئے کوئی چیز لائے تو بانٹنے میں بیٹیوں سے پہل کرے کہ بیٹیوں کا دل چھوٹا ہوتا ہے، باپ اگر ان سے پہل کرے گا تو وہ خوش ہوجائیں گی اور اس وقت بھائیوں کو بھی برا نہیں لگنا چاہئے بلکہ ان کو تو ہمیشہ اپنی بہنوں کا خیال رکھنا چاہئے اور بہنوں کو بھی چاہئے کہ ان کے خیال رکھنے کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

4 اگر آپ کے پاس کوئی پریشان حال اُداسی اور مایوسی کی کیفیت میں آئے تو آپ اس کی حوصلہ افزائی کیجئے اسے پریشانی یا مصیبت سے نکلنے کی امید دلائیں اور اسے مایوسی کے اندھیرے سے نکالنے کی کوشش کیجئے کیونکہ وہ ابھی مایوسی کے اندھیرے میں کھویا ہوا ہے اور اسے آپ کی حوصلہ افزائی کی روشنی چاہئے، اللہ نے چاہا تو آپ کی دل جوئی اور ہمت دلانے سے وہ خودکشی سے بچ جائے گا۔

5 کوئی مشکل کام کرنا ہو تو اپنے دماغ میں یہ بات بٹھالیں کہ ”اگر کوئی مشکل کام کرسکتا ہے تو میں بھی کرسکتا ہوں۔“

6 بے توجہی سے مطالعہ کرنا فائدہ نہیں دیتا، اگر کبھی مطالعے کے دوران کہیں سوچوں میں گم ہوجائیں تو جب دوبارہ ذہن کتاب کی طرف آئے تو جہاں سے توجہ ہٹی تھی اسی جگہ سے دوبارہ پڑھنا شروع کیجئے۔

7 مطالعہ کرتے وقت یہ ذہن ہونا چاہئے کہ دوبارہ یہ کتاب

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

پڑھنے کا موقع نہیں ملے گا اور توجہ ایسی ہو کہ جب کتاب بند کریں اور کوئی اس کتاب کے بارے میں آپ سے سوال کرے تو آپ اسے بتا سکیں۔

8 مثبت سوچ (Positive thinking) آپ کو پُر سکون رکھتی ہے اور منفی سوچ (Negative thinking) آپ کو بے چین کرتی ہے، اگر آپ سکون چاہتے ہیں تو اپنی سوچ کو مثبت بنایئے۔

9 Take an umbrella before it rains (چھتری بارش سے پہلے لے لیا کرو)، اس انگریزی محاورے میں ایک سبق ہے کہ مشکلات آنے سے پہلے ہی ممکنہ حل تلاش رکھنا چاہئے، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: ”محتاط آدمی سدا سُکھی رہتا ہے۔“ (روشنی، EP 01)

10 کسی بھی معاملے میں مشاورت (Counseling) کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ سب کی طرف سے مختلف رائے آتی ہیں اور پھر سارے مشوروں کو ملا کر کوئی ایک اچھا مشورہ تخلیق پاتا ہے یا بعض اوقات کسی ایک کی رائے ہی ایسی ہوتی ہے جو سب کو پسند آجاتی ہے۔

11 مہنگائی کو روکنے کیلئے معاشی ماہرین یہ طریقہ بتاتے ہیں کہ جب کوئی چیز مہنگی ہو جائے اور آپ اُسے سستی کرنا چاہتے ہیں تو اس چیز کو خریدنا چھوڑ دیں وہ چیز سستی ہو جائے گی، کیونکہ جب کوئی نہیں خریدے گا تو بیچنے والے کو مجبوراً سستی ہی بیچنی پڑے گی، جیسے فروٹ کی مثال لے لیں کہ صبح کے وقت فروٹ کے دام مہنگے ہوتے ہیں لیکن شام کو جب لوگ گھروں کو جا رہے ہوتے ہیں تو فروٹ والے اپنے ریٹ نیچے لے آتے ہیں کیونکہ انہیں پتا ہوتا ہے کہ اگر میں بچا کر لے جاؤں گا تو میرا فروٹ ضائع ہو جائے گا۔

12 اپنے بجٹ کو کنٹرول کرنے کیلئے غیر ضروری چیزوں کو اپنی ضرورت نہ بنائیں اور کھانے پینے میں اپنے نفس کو کسی چیز کا عادی نہ بنائیں بلکہ معتدل رہیں اور میانہ روی اختیار کریں نیز بچت اور کفایت شعاری کا ذہن بنائیں، اپنے گھر اور کچن وغیرہ کا سروے کریں اور غور و فکر کریں کہ جو چیزیں غیر ضروری ہیں ان سے رُک جائیں۔

13 کامیاب تاجر وہ ہے جس کو خریدنا آتا ہے، جتنی کم قیمت میں چیز خریدے گا نفع اس کا اپنا ہوگا، مہنگا خریدے گا تو پھنس جائے گا۔

14 مال میں برکت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں صدقہ کریں صدقہ، دینے سے مال بڑھتا ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (ترمذی، 4/145، حدیث: 2332) میں نے غریب یا متوسط فیملیز کو بھی یہ ذہن دیا ہے کہ اپنی جیب سے نکال کر اللہ کی راہ میں کچھ دیں، چاہے ایک ہی روپیہ ہو، مٹھی بھر چاول ہوں یا ایک کھجور ہی ہو، پھر دیکھیں اللہ پاک اس کے بدلے کتنا عطا فرماتا ہے۔

15 اگر آپ خوش رہنا چاہتے ہیں تو دوسروں کو خوش رکھنا سیکھیں۔

اللہ پاک ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

ہمہ گیر انقلاب

محسنِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ ارشدُ القادری رحمۃ اللہ علیہ

انسان زندگی میں اپنی خداداد صلاحیت، علمی قابلیت، حُسنِ عادت اور دینی خدمت کی بدولت لوگوں کے دلوں میں اپنی قدر و عظمت پیدا کرتا ہے۔ رئیسُ التحریر، محسنِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ ارشدُ القادری رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی انہی خوبی و کمال کی جامع تھی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف زبان و بیان کے ذریعے مسلکِ حق اہلِ سنّت کی ترویج واِشاعت فرمائی بلکہ قِرطاس و قلم کے ذریعے بھی لوگوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرمائی اور حضور نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت و تعلیمات کو عام فرمایا۔ 39 سال قبل 1985ء کے ستمبر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ کے بارے میں ایک کالم لکھا تھا، اس کالم کی اہمیت و افادیت کے پیشِ نظر اسے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے:[1]

ایک صدی نہیں، آدھی صدی نہیں، چوتھائی صدی سے بھی کم صرف 23 سال کی مدت میں رُوئے زمین پر اتنا بڑا روحانی اور مذہبی انقلاب برپا ہوا کہ آج تک اس کی برکتیں آسمان کے بادل کی طرح برس رہی ہیں، سورج کی روشنی کی طرح چمک رہی ہیں اور ہمیشہ تازہ رہنے والے پھولوں کی طرح مہک رہی ہیں۔

ایسا انقلاب جس نے زمین کا جغرافیہ بدل دیا، ریاستوں کے نقشے بدل دیے، قوموں کا ذہن بدل دیا، اخلاق کے معیارات بدل دیے، مجد و شرف عزّت و بزرگی کا معیار بدل دیا، فکر کے زاویے بدل دیے، دلوں کے تقاضے بدل دیے، طبیعتیں بدل دیں، معاشرے کا ڈھانچہ بدل دیا، زندگی کے قافلوں کی سمتیں بدل

(1) نوٹ: چند مقامات پر مشکل تعبیرات کو آسان کیا گیا ہے۔ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

دیں، لذت و مسرت اور تکلیف و آرام کے احساسات بدل دیے، یہاں تک کہ صدیوں کے بگڑے ہوئے انسانوں کو ایسا بدل دیا کہ وہ اپنے ظاہر سے بھی بدل گئے اور باطن سے بھی، وہ اپنے اندر سے بھی بدل گئے اور باہر سے بھی، بلکہ بدلنے والے اس شان سے بدلے کہ جسے دیکھ لیا، وہ بھی بدل گیا۔

اور انقلاب کی گہرائی میں اتریے تو اتنا ہمہ گیر (ہر چیز پر یا ہر سمت چھایا ہوا) اور رنگارنگ انقلاب کہ بیک وقت اسے مذہبی انقلاب بھی کہیے اور زرعی انقلاب بھی، اسے علم و فکر کا انقلاب بھی کہیے اور آئین و دستور کا انقلاب بھی، اسے تمدنی و تہذیبی انقلاب بھی کہیے اور انفرادی و اجتماعی انقلاب بھی، اسے علاقائی انقلاب بھی کہیے اور عالمی انقلاب بھی۔

ایسا انقلاب جو حیاتِ انسانی کے ہر شعبے پر حاوی، تنہا ایک انسان کی ذات سے کیوں کر وجود میں آ گیا؟

اتنا عظیم انقلاب، جو دنیوی زندگی کی کامرانی کا بھی ضامن ہو اور اخروی نجات کا بھی پروانہ عطا کرتا ہو، ایک ایسے اکیلے اور تنہا ہاتھ سے کیوں کر انجام پایا، جس کا خدا کے سوا اس دنیا میں نہ کوئی معلم تھا، نہ مربی، نہ کوئی محافظ تھا، نہ نگہبان، سارا خاندان جس سے شاکی ہو، جس کا قبیلہ اس سے منحرف، سارا مکہ جس کے خون کا پیاسا اور سارا عرب جس کا دشمن؟

اَسباب و عِلَل کی بنیاد پر واقعات کو جانچنے والی عقل کیا اس گتھی کو سلجھا سکتی ہے کہ وہ عرب جو صدیوں سے کفر و شرک، فواحش و منکرات اور طرح طرح کی وحشت و درندگی میں ڈوبا ہوا تھا، وہ پلک جھپکتے ہی اندر سے باہر تک کیوں کر بدل گیا؟

اخلاقی برائیوں سے کسی فرد یا جماعت کا تائب ہو جانا کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے۔ اس طرح کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں، لیکن یہ بات معجزہ کی حد تک ضرور حیرت انگیز ہے کہ ملک کا ملک اپنا آبائی مذہب بدل لے اور تبدیلی کا ردِ عمل بھی ایسے جذبے کے ساتھ ہو کہ پُرانے دین کا ایک ایک نشان جب تک پوری طرح مٹ نہیں گیا، دلوں کو قرار کے لمحات میسر نہ آئے۔

اور کیا انسانی تاریخ میں اس واقعہ کی اور کوئی مثال مل سکتی ہے کہ ایک معصوم پیغمبر (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) لگاتار تیرہ سال تک کفارِ مکہ کے لرزہ خیز مظالم کا سامنا کرتا ہے، یہاں تک کہ ایک دن تنگ آ کر وہ مدینے کی طرف ہجرت کر جاتا ہے۔ اور ابھی آٹھ سال بھی نہیں گزرنے پائے تھے کہ وہی پیغمبر (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ایک دن بارہ ہزار کا لشکر جرار لیے ہوئے عظیم فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہو جاتا ہے لیکن انداز ایسا عاجزی والا ہوتا ہے کہ زمانہ حیران ہے۔

عقل کہتی ہے کہ یہ تلواروں کا برپا کیا ہوا انقلاب ہر گز نہیں ہو سکتا، یہ فکر و ذہن کا انقلاب تھا۔ پھر دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ فتحِ مکہ کے بعد سارے جزیرہ عرب سے بتوں کی مصنوعی ہیبت اور فرضی خداؤں کا جنازہ اس دھوم دھام سے اٹھا کہ تلوار اٹھانا تو بڑی بات ہے، کوئی آنسو بہانے والا بھی نہ تھا۔

اور اس کے بعد اسلام کا یہ سیلاب زمین کے طول و عرض میں اس تیزی کے ساتھ پھیلتا گیا کہ خلفائے راشدین کے عہد میمون میں اسلامی اقتدار کا سورج خط نصف النہار پر جگمگانے لگا۔ اور ابھی ایک صدی بھی گزرنے نہیں پائی تھی کہ اس کی دھوپ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے صحراؤں، پہاڑوں اور ریگ زاروں، نیز سارے بحر و بر اور خشک و تر پر پڑنے لگی۔

دلوں کو پگھلا دینے والی، فکر کو جگا دینے والی اور عقل کو لرزا دینے والی یہی وہ منزل ہے، جہاں ہم اپنا قلم روک کر دنیا کے دانشوروں کے سامنے ایک سوال رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائیں کہ کیا دنیا میں اس سے پہلے بھی اس طرح کا کوئی روحانی، اخلاقی اور سیاسی انقلاب انھوں نے دیکھا ہے؟

طاقت کے ذریعہ زمینوں، آبادیوں اور ملکوں پر قبضہ کرنے والے ایک سے ایک بادشاہ ہم نے دیکھے ہیں، لیکن تاریخ میں ایک بھی ایسا فاتح ہماری نظر سے نہیں گزرا، جس نے آبادیوں

پر قبضہ کرنے سے پہلے دلوں کی سرزمین فتح کرلی ہو، جس نے قلعوں کی فصیلوں اور برجوں پر اپنا جھنڈا گاڑنے سے پہلے دلوں کی سرزمین پر اپنا جھنڈا نصب کر دیا ہو۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کی طاقت سے پھیلا ہے، انھیں اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے مکہ مکرمہ میں آنا چاہئے۔ وہاں تلوار پیغمبر (صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم) کے ہاتھ میں نہیں تھی، کفارِ مکہ کے ہاتھوں میں تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں تلواریں بھی چلیں، تیر بھی برسے، اور طاقت بھی استعمال میں لائی گئی، لیکن اسلام کو پھیلانے کے لیے نہیں، بلکہ اسلام کی پیش قدمی کو روکنے والے سفاک درندوں کی تلواروں کی ضرب سے لوگ زخمی ہوتے رہے، قید و بند کی آزمائشوں میں سلگتے رہے، لیکن کلمۂ حق کے ساتھ والہانہ عقیدت کا نشہ تھا کہ اترنے کے بجائے اور چڑھتا ہی رہا۔

رسالتِ محمدی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی تاریخ کا مطالعہ کرتے وقت انسانی فطرت کا یہ تقاضا اگر نظر میں رکھا جائے، تو اسلام کی حقانیت کے احساس میں اضافہ ہو جائے گا اور وہ یہ کہ آدمی دل کی رغبت کے ساتھ وہیں قدم رکھتا ہے، جہاں کوئی خطرہ نہ ہو، یا جہاں آرام اور منفعت کی کوئی امید ہو۔ سب جانتے ہیں کہ مکہ میں آسائش و منفعت کے سارے وسائل قریش اور کفارِ مکہ کے ہاتھوں میں تھے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے قریب آنے والوں کی مادی آسائش و منفعت کی کوئی توقع نہ تھی۔ لوگ دن رات اپنی آنکھوں سے یہ تماشا دیکھتے تھے کہ جس نے بھی رسول کا کلمہ پڑھا، اس کا جینا دو بھر ہو گیا اور مکہ کی پوری آبادی درپئے آزار ہو گئی۔

اب اہلِ عقل و دانش ہی فیصلہ کریں کہ ان حالات میں فطرت انسانی کا تقاضا کیا ہونا چاہیے؟ کیوں ایسا نہیں ہوا کہ لوگ کلمہ پڑھنے والوں کا حشر دیکھ کر عبرت پکڑتے!

آخر نبی کی آواز میں وہ کون سی کشش تھی، جس نے ان کی فطرت کو ہر طرح کے احساسِ زیاں سے بے نیاز کر دیا تھا؟

آخر وہ کون سا جذبہ اور شوق تھا، جس نے پروانوں کی طرح جل مرنے کی آرزو ان کے سینوں میں پیدا کر دی تھی؟ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ اظہارِ عشق کا انجام کیا ہو گا، وہ بے خوف اپنے مقتل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

مکہ کی سرزمین پر شہیدانِ وفا کے لہو کا ہر قطرہ پکارتا ہے کہ پیغمبر نے تلوار چلا کر نہیں، قراٰن سنا کر اسلام پھیلایا، اور مکہ کی گلیوں اور بازاروں میں پتھروں کی چوٹ سے زخمی ہونے والے مظلوموں کا ہر زخم آواز دیتا ہے کہ قبول کرنے والوں نے خوف سے نہیں، شوق سے اسلام قبول کیا ہے۔۔۔ دل پہلے مومن ہوا، اس کے بعد زبان نے کلمہ پڑھا۔

جو لوگ بدر و اُحد کے معرکوں کو سامنے رکھ کر اسلام پر تلوار اٹھانے کا الزام رکھتے ہیں، وہ مکہ کے مقتل کا معائنہ کیوں نہیں کرتے؟۔۔۔ وہ غارِ ثور میں جھانک کر حق کی مظلومی کا رقت انگیز منظر کیوں نہیں دیکھتے؟۔۔۔ وہ شعب ابی طالب میں قیدیوں کی بے قرار اور سوگوار راتیں کیوں نہیں دیکھتے؟۔۔۔ وہ تاریخ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ مکہ میں اسلام کے پھیلنے کی ابتدا کس طرح ہوئی تھی؟۔۔۔ کس کے قہر و جبر سے لوگ اندھیری راتوں اور پہاڑ کی گھاٹیوں میں چھپ کر اسلام قبول کرتے تھے؟

وہ کیوں نہیں دیکھتے کہ مکہ میں اسلام اس وقت سے پھیل رہا تھا، جب بدر و اُحد کے معرکے کسی کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں تھے۔

مکہ میں اسلام اس وقت بھی پھیل رہا تھا، جب تلوار اسلام کے ہاتھ میں نہیں، بلکہ اسلام کے دشمنوں کے ہاتھوں میں تھی۔

اس لیے تاریخ کی اس سچائی کے سامنے ہر شخص کو سرِ تسلیم خم کر دینا چاہیے کہ **اسلام دنیا میں اس لیے پھیلا کہ اسلام ہی انسان کا فطری مذہب ہے۔ جس نے بھی اسلام قبول کیا، اس نے جبر کا نہیں، بلکہ اپنی فطرت کا تقاضا پورا کیا۔**

(موسوعہ اسلامیہ، افکار و خیالات، 11/179 تا 183)

بُزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا کاشف شہزاد عطّاری مَدَنی*

باتوں سے خوشبو آئے

بارگاہِ خداوندی میں مرتبۂ خاتَمُ الانبیاء

یارسولَ الله! آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر میرے ماں باپ قربان ہوں! خدا کے نزدیک آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا مرتبہ اس حد کو پہنچا کہ اس نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو آخری نبی بنا کر مبعوث کیا اور ذکر میں آپ کو سب سے اوّل رکھا۔[1]

(ارشادِ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ)

نبوّتِ محمدی شرکت سے پاک ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ الله صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ نہ تو کوئی اور نبی ہے اور نہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے بعد کوئی نبی بنایا جائے گا، جس طرح اللہ پاک کی اُلوہیّت میں کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی نبوّت میں کوئی شریک نہیں۔ (ارشادِ حضرت ثُمامہ بن اُثال الحنفی رضی اللہ عنہ)[2]

اسلام میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی حیثیت

اگر کوئی شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان ہی نہیں کیونکہ یہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ (ارشادِ علامہ ابنِ نُجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ)[3]

محفلِ میلاد شریف میں حاضری کے فوائد

تَجْرِبَہ کامل (اس بات کا) شاہدِ عادل (یعنی گواہ ہے) کہ بہت (سے) لوگ جن کے اکثر اوقات مَعاصی (یعنی گناہوں) و فُضُولیات میں ضائع و برباد ہوتے ہیں، مجلسِ مَولِد (یعنی محفلِ میلاد شریف) میں حاضر ہو کر درود و سلام کی کثرت کرتے ہیں، تو یہ مجلس کرنا اور اس نیت سے لوگوں کو بلانا، بِالْبِداہۃ خیر کی طرف دعوت اور شر سے روکنا ہے، جس کی تاکید و ترغیب کلامِ الٰہی (یعنی قراٰنِ کریم) میں جابجا (موجود) ہے۔[4]

(ارشادِ رَئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ)

دورِ صحابہ و تابعین میں محفلِ میلاد نہ ہونے کا سبب

اُس زمانے میں اس (یعنی محفلِ میلاد شریف) کی حاجت نہ تھی۔ کوئی مَجْمَع (Gathering)، کوئی مجلس ایسے اَذْکار سے خود ہی خالی نہ ہوتا، اکثر اوقات حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم) کے حالات وِردِ زبان اور صغیر و کبیر ذکرِ والا (یعنی ہر چھوٹا بڑا ذکرِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم) میں مشغول بدِل و جان تھے۔ رفتہ رفتہ لوگ حُبِّ دنیا و طَلَبِ مال و جاہ میں مصروف، اور اِس طرف سے غافل اور اُمُورِ دین سے جاہل ہوتے گئے۔ جب علمائے کرام نے یہ حال دیکھا، ایسے اُمورِ خیر و مُفِید کو رَواج دیا، اور اِس زمانے میں تو یہ عمل مبارک اور اس کے اَمثال حدِ ضرورت کو پہنچے۔[5]

(ارشادِ رَئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

نہ مِٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

تکثیرِ ذکر شریف حضور سَیِّدُ الْمَحْبُوْبِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

حضرتِ حق تبارک و تعالیٰ (یعنی ذکرِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کثرت اللہ پاک) کو محبوب اور مَعاذَ اللہ ان کے ذکر کی کمی ان کے دشمنوں کی تمنا۔ قسم اس کی جس نے ان کے ذکر کو اَبَدُ الآباد تک رِفعت (یعنی ہمیشہ کے لئے بلندی) بخشی کہ خدا ہی کا چاہا ہو گا اور اُن کے دشمنوں کی تمنا کبھی نہ بَرْ آئے (یعنی کبھی پوری نہ ہو) گی۔ کروڑوں (بدبخت) اسی امید میں زمین کا پیوند ہو گئے (یعنی مَر کھپ گئے) کہ کسی طرح ان کی یاد میں کمی واقع ہو مگر وہ خود ہی خاک میں ملتے گئے اور ان کا ذکر تو قیامت تک بلند ہے جس سے ہَفْت (یعنی ساتوں) آسمان و زمین گونج رہے ہیں، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن۔[6]

صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے کھڑے ہونے کا انداز

(محفلِ میلاد شریف وغیرہ میں قیام کے موقع پر) ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا بہتر ہے جیسا کہ حاضریِ رَوضۂ انور کے وقت حکم ہے۔[7]

فیضانِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاری ہے

نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عطا فرمانا، گناہوں سے پاک کرنا، سُتھرا بنانا صرف صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیامِ قیامت تک تمام اُمّتِ مرحومہ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی ان نعمتوں سے محظوظ (یعنی فائدہ اٹھانے والی) اور حضور کی نظرِ رحمت سے ملحوظ (یعنی نظروں میں) رہے (گی)۔[8]

مرزا قادیانی کے کفر میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں

اسے (مرزا قادیانی کو) معاذ اللہ مسیح موعود کیا مہدی یا مجدّد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا دَرکِنار جو اس کے اقوالِ ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔[9]

ختمِ نبوّت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خاتَمُ النّبیین ماننا، ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبیٔ جدید کی بعثت کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اجل و جزءِ ایقان (عظیم فرض اور ایمان کا حصہ) ہے۔[10]

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن

تمام جہانوں کے لئے رحمت

اللہ پاک کے آخری نبی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے (ہیں)۔[11]

رسولِ کریم کو آخری نبی ماننا اہم ترین فرض ہے

محمّدٌ رَّسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ پاک کا سب سے آخری نبی ماننا ضروریاتِ دین میں سے ہے، جو اِس کا اِنکار کرے یا اِس میں ذرّہ برابر بھی شک کرے وہ اسلام سے خارِج، کافر و مرتد ہے۔[12]

عقیدۂ ختمِ نُبوت کی اہمیت

عقیدۂ ختمِ نُبوت کا وُہی درجہ ہے جو عقیدۂ توحید کا ہے یعنی دونوں ہی ضروریاتِ دین سے ہیں۔ لہٰذا مسلمان کے لئے جس طرح اللہ پاک کو ایک ماننا ضروری ہے ایسے ہی اُس کے پیارے حبیب حضرتِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے آخری نبی ماننا بھی ضروری ہے۔[13]

چاہتِ عطّار

میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے بچے بچے کے ذہن میں یہ بیٹھ جائے کہ "محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" اللہ پاک کے آخری نبی ہیں۔[14]

محمدِ مصطفےٰ	سب سے آخری نبی
احمدِ مجتبیٰ	سب سے آخری نبی

(1) الشفاء، 1/45 (2) ثمار القلوب، 1/261 (3) الاشباہ والنظائر، ص161 (4) اذاقۃ الآثام، ص96 (5) اذاقۃ الآثام، ص203 (6) فتاویٰ رضویہ، 4/527، جدید 22 جلد سیٹ (7) فتاویٰ رضویہ، 30/128 (8) فتاویٰ رضویہ، 30/411 (9) فتاویٰ رضویہ، 11/515 (10) فتاویٰ رضویہ، 15/630 (11) صبح بہاراں، ص2 (12) سب سے آخری نبی، ص3 (13) سب سے آخری نبی، ص8 (14) امیر اہل سنت کے 163 ارشادات، ص5۔

(دوسری اور آخری قسط)

سایۂ عرش دلانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

آنکھوں کی حفاظت کرنا، سود و رشوت سے بچنا

حضرت اُمِّ درداء رضی اللہ عنہا سے موقوفاً روایت ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! حظیرۃ القدس (یعنی جنّت) میں کون رہے گا اور اس دن کون تیرے عرش کے سائے میں ہو گا جس دن تیرے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں کبھی زنا کی طرف نہیں اٹھتیں اور جو اپنے مال میں سود کے طلب گار نہیں ہوتے اور وہ اپنے فیصلوں پر رشوت نہیں لیتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔[1]

معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں یہ مطلوب ہے کہ ہم اپنے اعضاء کو بھی اس کی اطاعت کا پابند رکھتے ہوئے حرام سے بچائیں اور اپنے مال کو بھی سود و رشوت جیسے حرام ذرائع سے دور رکھیں۔

بھوک اختیار کرنا

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں بھوکے رہنے والے لوگوں کی ارواح کو اللہ پاک قبض فرماتا ہے اور ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہیں کیا جاتا، اگر موجود ہوں تو پہچانے نہیں جاتے، دنیا میں پوشیدہ ہوتے ہیں مگر آسمانوں میں ان کی شہرت ہوتی ہے، جب جاہل و بے علم شخص انہیں دیکھتا ہے تو ان کو بیمار گمان کرتا ہے جبکہ وہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ انہیں اللہ پاک کا خوف دامن گیر ہوتا ہے، قیامت کے دن یہ لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔[2]

اس روایت سے معلوم ہوا کہ غریب و سادہ لوح لوگوں کو حقیر اور غیر اہم نہیں سمجھنا چاہئے اور نہ ہی کسی کی غربت و سادگی کا مذاق اڑانا چاہئے کیا خبر کہ بارگاہِ خدا میں ان کا کیا مقام ہو، نیز اگر ہم پر کبھی غربت وفاقہ کے حالات آن پڑیں تو اسے رب کی طرف سے امتحان سمجھ کر صبر کرنا چاہئے کیا معلوم کہ اس آزمائش میں ثابت قدمی ہی کی وجہ سے روزِ قیامت عرش کا سایہ عطا کر دیا جائے۔

سب سے پہلے سایۂ عرش ملنے کی بشارت

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے استفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو قیامت کے دن سب سے پہلے کن لوگوں کو عرش کا سایہ نصیب ہو گا؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کی: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ یعنی اللہ پاک اور اس

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ہفتہ وار رسالہ المدینۃ العلمیہ کراچی

کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جن کے سامنے حق پیش کیا جاتا ہے تو اس کو قبول کرتے ہیں، جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو عطا کرتے ہیں اور لوگوں کے حق میں فیصلے اس طرح کرتے ہیں جیسا اپنے حق میں فیصلہ کرتے ہیں۔[3]

عادل و منکسر المزاج بادشاہ کو نصیحت کرنا

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عدل و انصاف اور عاجزی کرنے والا بادشاہ زمین پر اللہ پاک (کی رحمت) کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے پس جس نے بادشاہ کو اپنے اور اللہ پاک کے بندوں کے متعلق نصیحت کی (یعنی فائدہ مند باتیں بتائی) اللہ پاک اس کا حشر اپنے سایۂ رحمت میں فرمائے گا جس دن اس کے سایۂ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔[4]

بادشاہ کا انصاف کرنا

نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: انصاف کرنے والے بادشاہ بروزِ قیامت اللہ پاک کے قرب میں عرش کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے اور یہ وہ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل و عیال کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل و انصاف سے کام لیتے تھے۔[5]

زبان اور دل سے رب کا ذکر کرنا

حضرت سیِّدُنا وہب بن منبہ رحمۃُ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السّلام نے بارگاہِ ربُّ العزت میں عرض کی: اے اللہ! جو اپنی زبان اور دل سے تیرا ذکر کرے اس کے لئے کیا جزاء ہے؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرماؤں گا اور اسے اپنی رحمت میں رکھوں گا۔[6]

مسلمانوں پر سختی نہ کرنا بلکہ نرمی سے پیش آنا

حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ذیشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک اسے جہنم کی گرمی سے بچائے اور اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے تو وہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آئے۔[7]

عرش کے سائے میں دستر خوان

رحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: روزے داروں کے منہ سے مشک کی خوشبو آئے گی، بروزِ قیامت ان کے لئے عرش کے سائے میں دستر خوان لگایا جائے گا تو وہ اس سے کھائیں گے جبکہ دوسرے لوگ سختی میں ہوں گے۔[8]

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روزے داروں کے لئے عرش کے نیچے ہیرے جواہرات سے مرصع سونے کا دستر خوان بچھایا جائے گا، اس پر جنت کے انواع واقسام کے کھانے، مشروبات اور پھل ہوں گے، پس روزے دار کھائیں گے اور پئیں گے اور لذت حاصل کریں گے جبکہ لوگ حساب کی سختی میں ہوں گے۔[9]

محترم قارئین! ہر مسلمان کی دِلی تمنا ہوتی ہے کہ وہ دین و دنیا کی بھلائیاں سمیٹ لے اور قبر و حشر کی سختیوں سے محفوظ ہو جائے، قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پاکر عرشِ الٰہی کا سایہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ کیا آپ بھی یہ ہی چاہتے ہیں؟ یقیناً چاہتے ہوں گے! تو آیئے! بیان کی گئیں احادیث پر عمل کرتے ہوئے ❁ کسی بھی معاملے کا فیصلہ کرتے وقت عدل و انصاف کا دامن ہر گز نہ چھوڑیئے اور وہ فیصلہ کیجئے جو حق اور سچ ہو، ❁ ذکر اللہ کی کثرت کیجئے، ❁ مسلمانوں کے ساتھ نرمی والا برتاؤ کیجئے، ❁ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے رکھنے کی سعادت بھی پایئے۔ اللہ پاک کی رحمت سے قیامت کے دن عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔

---

(1) شعب الایمان، 4/392، حدیث: 5513 (2) مسند فردوس الاخبار، 1/409، حدیث: 1654 (3) مسند احمد، 9/336، حدیث: 24433 (4) فضیلۃ العادلین لابی نعیم اصبہانی، ص124، حدیث: 18 (5) مسلم، ص783، حدیث: 4721 (6) حلیۃ الاولیاء، 4/48، حدیث: 4705 (7) کنز العمال، جز: 3، 2/69، حدیث: 5982 (8) موسوعۃ امام ابن ابی دنیا، 4/102، حدیث: 139 (9) فردوس الاخبار، 5/490، حدیث: 8853۔

اصلاحِ معاشرہ کی تین اہم بنیادیں اور دعوتِ اسلامی

مولانا شہزاد عنبر عطّاری مَدَنی*

”اِصْلاحِ مُعاشَرہ“ دِین کے اہم اور بنیادی مقاصِد میں سے ہے۔ پارہ 13، سورۂ ابراہیم، آیت 1 میں اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِ جَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ۔(1)

معلوم ہوا قراٰنِ کریم کے نُزول کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے مُعَاشرے (Society) کے افراد کو اندھیرے سے نکال کر نُور اور روشنی میں لایا جائے۔ جو کُفر کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں، انہیں نُورِ ایمان کی طرف لایا جائے ❁ جو گُناہوں کے اندھیرے میں ہیں، انہیں نیکی کے نُور کی طرف لایا جائے ❁ جو جہالت کے اندھیروں میں ہیں، انہیں عِلْمِ دین کے نُور سے آراستہ کیا جائے ❁ جو بداَخْلاقی اور بُرے کردار کے اندھیرے میں ہیں، انہیں اعلیٰ اَخْلاق و کردار کے نُور کی طرف لایا جائے ❁ جو نفسانی خواہشات کے پیروکار ہیں، انہیں اطاعت و عبادت کے نُور کی طرف لایا جائے ❁ جو محبّتِ دُنیا اور حرْصِ مال کے اندھیرے میں ہیں، انہیں فِکْرِ آخرت کے نُور سے آراستہ کیا جائے، غرض؛ مُعاشرے کا ہر وہ فرد جو کسی طرح کے اندھیرے میں ہے، اسے اندھیرے سے نکال کر نُور اور روشنی فراہم کرنا یہ نُزولِ قراٰن کا اَہَم اور بنیادی مَقْصَد ہے۔(2)

دعوتِ اسلامی اور اِصْلاحِ مُعاشَرہ آج کا دَور فتنوں کا دَور ہے، ہر طرف فتنے سَر اُٹھا رہے ہیں، بے باکی بڑھتی ہی جارہی ہے، گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے، ایسے حالات میں دعوتِ اسلامی اَلْحمدُ لِلّٰہ! نُور کی کرن ہے ❁ دعوتِ اسلامی گمراہی کے اندھیروں میں دینی تعلیمات کی شمعیں روشن کرتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرتی، بُرائیوں سے روکتی ہے ❁ دعوتِ اسلامی کافِروں کو اسلام کی دعوت دیتی ہے، گنہگار مسلمانوں کو نیک رستے کا مُسافِر بناتی ہے ❁ دعوتِ اسلامی جہالت کا اندھیرا مٹاتی، عِلْمِ دین کا نُور بانٹتی ہے اور اللہ پاک کے فَضْل سے معاشرے میں اُٹھنے والی بُرائیوں کے سامنے بند باندھتی ہے۔

مِثالی معاشرہ اور دعوتِ اسلامی ایک حقیقی اسلامی معاشرہ درج ذیل 3 بنیادی چیزوں پر قائم ہوتا ہے: (1) خوفِ خُدا (2) عشقِ رسول اور (3) عِلْمِ دِین۔

اسلامی معاشرے کی پہلی بنیاد، خوفِ خُدا ایک حقیقی اِسْلامی معاشرے کی پہلی اَہَم بنیاد خوفِ خُدا ہے۔ جب تک دِلوں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بیانات دعوتِ اسلامی، المدینۃ العلمیہ فیصل آباد

میں خوفِ خُدا پیدا نہ ہو جائے اس وقت تک بُرائیوں سے بچنا بہت دُشوار (Difficult) ہے، کتنے ایسے لوگ ہوں گے جو بظاہر بہت نیک نظر آتے ہوں گے مگر ان کی تنہائیاں گُناہوں کے اندھیرے میں ڈُوبی ہوتی ہوں گی، خوفِ خُدا وہ عظیم نعمت ہے جو انسان کے ظاہر و باطن کو سُدھار دیتی ہے، پھر انسان لوگوں کے سامنے بھی گُناہوں سے بچتا ہے اور تنہائی میں بھی گُناہ کی طرف قدم نہیں بڑھاتا۔

علّامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خوفِ خُدا کے ذریعے بندے کو پاکیزگی ملتی ہے، تقویٰ نصیب ہوتا ہے، خوفِ خُدا ہی ہے جو نفسانی خواہشات کو جلا کر رکھ دیتا ہے اور خوفِ خُدا کے ذریعے ہی آدمی اللہ پاک کا قُرب پانے والے اَعْمال کر پاتا ہے۔[3]

دعوتِ اسلامی اور خوفِ خُدا کا فروغ آج کے دَور میں مادیّت پرستی عام ہے، غفلت اور خوفِ خدا سے دوری اس قدر ہو چکی کہ وفات کی خبروں پر بھی لوگ آخرت کی یاد سے غافل ہیں، ایسی بھی خبریں ہیں کہ والد کا انتقال ہوا، گھر کے باہَر ایصالِ ثواب کی محفل سجی ہے اور اَوْلاد گھر کے اندر فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مصروف ہے۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی وہ دِینی تحریک ہے جو ان حالات میں بھی قبر کی یاد دِلاتی ہے، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں ایسے بہت سارے افراد ملیں گے جن کے معمولات اَسْلاف (یعنی پہلے کے نیک لوگوں) کی یاد دلاتے ہیں، قبرستان جانا، قبروں کو دیکھ کر خوفِ خُدا سے رونا، جنازے دیکھ کر تڑپ جانا، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر خوفِ خُدا میں آنسو بہانا، رو رو کر بارگاہِ اِلٰہی میں توبہ کرنا، یہ وہ مُقَدَّس کیفیات ہیں جو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں عام دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! اس وقت دعوتِ اسلامی شاید اکلوتی دینی تحریک ہے جو دِلوں کو خوفِ خُدا سے تڑپا کر رکھ دیتی ہے۔

اللہ کے ڈر میں، اُلفت میں محمد کی
کرواتی زِیادَت ہے یہ دعوتِ اسلامی

اسلامی معاشرے کی دوسری بنیاد، عشقِ رسول عشقِ رسول کے بغیر مسلمان کا ایمان بھی کامل نہیں ہوتا، تو پُورے معاشرے کی اِصْلاح کیسے ہو سکتی ہے؟ اللہ پاک قراٰنِ کریم میں فرماتا ہے: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ(۲۴)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو (انتظار کرو) یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔[4]

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دُنیا جہان میں کوئی مُعَزَّز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ اِلٰہی سے مردُود ہے، اللہ پاک اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ اِلٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔[5]

ہم مسلمانوں کا مرکز کیا ہے؟ ہمارا مرکز رسولِ خُدا، امامُ الْاَنبیاء، احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، لہٰذا جب تک مسلمان عشقِ مصطفےٰ کے ذریعے اپنے مرکز کے ساتھ مضبوط بندھ نہ جائیں، اُس وقت تک معاشرے کی نہ اِصلاح ہو سکتی ہے اور نہ ہی معاشرہ ترقی کی طرف بڑھ سکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی اور فروغِ عشقِ رسول اَلحمدُ لِلّٰہ! آپ کی دعوتِ اسلامی عشقِ رسول کے چراغ روشن کرتی ہے، شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ خود بھی بہت بڑے عاشقِ رسول ہیں اور آپ نے کروڑوں دِلوں میں عشقِ

رسول کے چراغ روشن کئے ہیں۔ اور اللہ پاک کے فَضْل سے دعوتِ اسلامی صِرْف عشقِ رسول کا نعرہ نہیں لگاتی بلکہ دعوتِ اسلامی باعَمَل عاشِقِ رسول بناتی ہے۔ کتنے ایسے ہیں جو عشقِ رسول کا دَم تو بھرتے ہیں مگر نمازیں بھی پُوری نہیں پڑھتے، دعوتِ اسلامی عاشقانِ رسول کو نمازیں پڑھنے والا عاشقِ رسول بناتی ہے، دعوتِ اسلامی میں اَلحمدُ لِلّٰہ کثیر عاشقانِ رسول نظر آئیں گے جن کے ظاہِری حلیے سے ہی عشقِ رسول جھلکتا ہے، کتنے ایسے نوجوان ہیں، جو کبھی گندے گُناہوں بھرے عشقِ مجازی میں مبتلا تھے، دعوتِ اسلامی کی برکت سے اب یادِ مصطفےٰ میں محو رہتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو فیشن پرستی کی آفت میں مبتلا تھے، اب اُن کے چہرے پر سُنّت کے مطابق داڑھی شریف ہے، سَر پر عمامے کا تاج ہے۔

مثالی معاشرے کی تیسری بنیاد، عِلْمِ دِین ایک مثَالی اسلامی معاشرے کی تیسری اَہَم بنیاد عِلْمِ دِین ہے۔ اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔(6)

ذرا تَصَوُّر کیجئے! کوئی ایسا شہر ہو، جس میں سب لوگ ہی اندھے ہوں، کوئی آنکھوں والا نہ ہو، کیا ایسا شہر ترقی کر سکتا ہے؟ نہیں کر سکتا، ترقی کرنا تو دُور کی بات، زندگی گزارنا ہی دُشوار ہو جائے گا۔ یہی مثال ہے عِلْم اور جہالت کی۔ جب تک معاشرے میں عِلْمِ دِین کو فروغ نہ دیا جائے، اس وقت تک معاشرے کی اِصْلاح ہو پانا، ایک معاشرے کا مثَالی معاشرہ بَن پانا انتہائی دُشوار ہے، آج بھی دُنیا کے نقشے پر ایسے علاقے موجود ہیں جہاں عِلْمِ دین بالکل نہ ہونے کے برابر ہے، یہی وجہ ہے کہ وہاں نہ تہذیب ہے، نہ اَدَب آداب، نہ دوسروں کے حقوق کا پاس وخیال۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اِصْلاحِ معاشرہ کے لئے عِلْمِ دین کتنا ضروری ہے۔

دعوتِ اسلامی اور فروغِ عِلْمِ دین اب ذرا دیکھئے! دعوتِ اسلامی کس کس انداز سے معاشرے میں عِلْمِ دین عام کرنے کے لئے کوشاں ہے: حِفْظ وناظرہ قراٰنِ کریم کی مفت تعلیم کے لئے مدرسۃ المدینہ، بڑی عمر والوں کیلئے مدرسۃ المدینہ بالغان و بالغات، درسِ نظامی (یعنی عالِم وعالِمہ کورس) کے لئے جامعۃ المدینہ اور آن لائن دینی تعلیم کے لئے فیضان آن لائن اکیڈمی جیسے اہم شعبے قائم ہیں۔ جبکہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرہ، مدنی دَرْس، چوک درس، تفسیر سننے سنانے کا حلقہ، مدنی قافلہ، ہفتہ وار رسالہ مطالعہ بھی عِلْمِ دین کے فروغ کے ذرائع ہیں جو دعوتِ اسلامی نے عام کئے ہیں۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی کا خاص علمی و تحقیقی شعبہ ہے المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)۔ اس شعبے میں مدنی علمائے کرام نئے نئے موضوعات پر دِینی کتابیں اور رسائل لکھتے اور مطالعہ کے شوقین حضرات کی علمی پیاس بجھانے کا سبب بنتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! 2 ستمبر کو یومِ دعوتِ اسلامی ہے، 2 ستمبر 1981ء کو دعوتِ اسلامی کا آغاز ہوا تھا، اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی 43 سال کے عرصے میں جتنے عظیم کارنامے سرانجام دے چکی ہے، ان سب کا بیان اس مختصر تحریر میں نہیں ہو سکتا، یومِ دعوتِ اسلامی کے موقع پر مدنی چینل کی خصوصی نشریات (Special Transmission) دیکھئے! آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کی دعوتِ اسلامی کس کس انداز سے دُنیا بھر میں دِین کی خدمت کرنے میں مَصْرُوف ہے۔

اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید عُرُوج عطا فرمائے، دعوتِ اسلامی پر اور دعوتِ اسلامی والوں پر، بالخصوص بانیِ دعوتِ اسلامی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ13، ابراہیم: 1 (2) خازن، 3 / 27، ابراہیم، تحت الآیۃ: 1 ماخوذاً (3) مکاشفۃ القلوب، ص288 ملتقطاً (4) پ10، توبہ: 24 (5) تمہید الایمان، ص55 (6) پ23، زُمَر: 9۔

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 وارنٹی کلیم کرنے کی شرعی حیثیت؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی بھی چیز کی وارنٹی کلیم کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ بطور احسان ایک اختیاری وعدہ ہے کہ چاہے تو پورا کیا جائے چاہے تو نہیں؟ یا پھر اس شرط کی پابندی کرنا دکاندار یا کمپنی پر لازم ہے؟ وارنٹی کلیم کرنے سے انکار کر دیا تو کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: وارنٹی کی شرط کے ساتھ خرید و فروخت کرنا عرف کی وجہ سے جائز ہے، اور جب وارنٹی کی شرط کے ساتھ کسی چیز کی خرید و فروخت کی جائے تو بیچنے والے پر وارنٹی کلیم کرنا شرعاً لازم ہے، اگر وہ وارنٹی کلیم نہیں کرتا تو خریدار جائز طریقے سے اسے وارنٹی کلیم کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

بیع میں وارنٹی کی شرط عرف کی وجہ سے جائز ہے۔ جیسا کہ بہار شریعت میں ہے: ”شرط ایسی ہے جس پر مسلمانوں کا عام طور پر عمل در آمد ہے جیسے آج کل گھڑیوں میں گارنٹی سال دو سال کی ہوا کرتی ہے کہ اس مدت میں خراب ہو گی تو درستی کا ذمہ دار بائع ہے، ایسی شرط بھی جائز ہے۔“ (بہار شریعت، 2/701)

جو شرط تعامل کی وجہ سے جائز ہو اس پر عمل کرنا شرعاً لازم ہے۔ در مختار اور رد المحتار میں ہے: ”یصح البیع بشرط... جری العرف به... استحسانا للتعامل، ای یصح البیع **ویلزم الشرط**“ ترجمہ: ایسی شرط کے ساتھ بیع کرنا جس پر عرف جاری ہو تعامل کی وجہ سے استحساناً جائز ہے، یعنی بیع درست ہو گی، اور شرط لازم ہو گی۔ (ردالمحتار، 7/286)

بیچنے والا وارنٹی کلیم نہ کرے تو اسے اس پر مجبور کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ بائع کے وعدہ لازمہ پورا نہ کرنے کی صورت میں خریدار کے لیے حقِ جبر ثابت ہوتا ہے، تو بیع کی شرط پوری نہ کرنے کی صورت میں خریدار کو بدرجہ اولیٰ حقِ جبر حاصل ہو گا۔

ردالمحتار میں جامع الفصولین کے حوالے سے ہے: ”لو ذکرا البیع بلا شرط ثم ذکرا الشرط علی وجه العدة جاز البیع ولزم الوفاء بالوعد، إذ المواعید قد تكون لازمة فيجعل لازماً

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نورالعرفان، کھارادر کراچی

لحاجة الناس" ترجمہ: اگر بائع اور مشتری نے بغیر شرط کے بیع کا ذکر کیا پھر بطورِ وعدہ شرط کا ذکر کیا تو بیع صحیح ہے اور وعدہ پورا کرنا لازم ہے کیونکہ وعدوں کو پورا کرنا کبھی ضروری ہوتا ہے لہٰذا لوگوں کی حاجت کے لئے اس کا پورا کرنا ضروری قرار دیا جائے گا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، 7/282)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کسی نے مارکیٹ سے چیز منگوائی تو اس پر اپنا کمیشن رکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جب میں اپنے کام سے مارکیٹ جاتا ہوں تو مجھ سے بعض اوقات جاننے والے بھی کچھ چیز منگوالیتے ہیں میں انہیں لاکر دے دیتا ہوں کیا میں اس پر کمیشن رکھ سکتا ہوں؟ یعنی جتنے پیسوں کی چیز آئی ہے اس سے کچھ پیسے زیادہ لے سکتا ہوں؟ جبکہ میں کمیشن پر کام نہیں کرتا اور میرا ان سے پیسے رکھنا طے نہیں ہوتا۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں جب آپ مارکیٹ جاتے ہیں اور آپ سے کوئی جاننے والا مارکیٹ سے چیز لاکر دینے کا کہتا ہے تو اسے چیز لاکر دینے میں آپ کی حیثیت وکیل کی ہے نہ کہ کمیشن ایجنٹ کی اور اس صورت میں چیز لاکر دینے میں کمیشن یعنی چیز کی قیمت سے زیادہ پیسوں کے آپ حقدار نہیں ہیں اور از خود کمیشن کے نام پر پیسے رکھ لینا، ناجائز و گناہ ہے کہ یہ منگوانے والے کے ساتھ دھوکہ دہی ہے جو کہ حرام و گناہ ہے۔ اگر معاوضہ لینا چاہتے ہیں تو صراحت کرنا پڑے گی اور معاوضے کی مقدار طے بھی کرنی ہوگی ورنہ یہ معاملہ دھوکہ ہوگا۔

دھوکہ دینے والے کے متعلق رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: "من غشنا فليس منا" یعنی: جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسلم، 1/70)

درر الاحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: "لو اشتغل شخص لآخر شيئا ولم يتقاولا على الاجرة ينظر للعامل ان كان يشتغل بالاجرة عادة يجبر صاحب العمل على دفع اجرة المثل له عملا بالعرف والعادة، وإلا فلا" یعنی: ایک شخص دوسرے کے لیے کسی چیز میں مشغول ہوا اور ان کے درمیان اجرت سے متعلق کوئی بات نہ ہوئی، تو کام کرنے والے کو دیکھا جائے گا اگر وہ عادۃً اجرت کے ساتھ کام کرتا ہے تو جس کے لیے کام کیا ہے اسے اجرتِ مثل دینے پر مجبور کیا جائے گا عرف و عادت کی وجہ سے، ورنہ نہیں۔

(درر الاحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، 1-3/46)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 بچوں کی لاٹری کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل بچوں کے لئے ایک لاٹری مارکیٹ میں آئی ہوئی ہے کہ پلاسٹک کے انڈے میں کچھ چاکلیٹ، کھلونے وغیرہ ہوتے ہیں، بچہ پیسے دے کر وہ انڈہ خریدتا ہے، اس انڈے میں کیا ہے، یہ معلوم نہیں ہوتا، پھر جب اس انڈے کو کھولا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں فلاں چاکلیٹ ہے یا فلاں کھلونا ہے یا اسی طرح کی اور کوئی چیز ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس طرح کی لاٹری کی خرید و فروخت جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ایسی لاٹری کی خرید و فروخت حرام ہے۔ خرید و فروخت میں شریعت مطہرہ کی طرف سے ایک تقاضا یہ ہے کہ جو چیز خریدی جارہی ہے، وہ معلوم ہو، اس میں جھگڑے کی طرف لے جانے والی جہالت نہ ہو، ایسی جہالت بیع کو فاسد کردیتی ہے۔ سوال میں موجود انڈے والی لاٹری میں جب یہ معلوم ہی نہیں کہ انڈہ کھولنے کے بعد اندر سے کیا چیز نکلے گی، کتنی مالیت کی نکلے گی تو یہاں بھی خریدی گئی چیز میں جہالتِ کثیرہ پائی گئی، لہٰذا مذکورہ انڈے والی لاٹری کی خرید و فروخت ناجائز و گناہ ہے۔ اگر انڈے والی لاٹری کی یہ صورت ہو کہ

بعض خالی نکلیں گے اور پیسے واپس نہیں ملیں گے اور بعض میں کچھ نہ کچھ مالیت کی چیز نکلے گی تو پھر سرے سے یہ خرید و فروخت ہی نہیں بلکہ یہ جوا ہے اور جوا، ناجائز و حرام ہے۔

بچوں کے لئے آئے دن کوئی نہ کوئی اس طرح کی لاٹری مارکیٹ میں آئی ہوتی ہے، جس کو فروخت کرکے دوکاندار خود گناہ کما رہے ہوتے ہیں اور بچوں میں جوا وغیرہ گناہوں کی عادت پڑنے کا سامان کر رہے ہوتے ہیں، مسلمانوں کو چاہئے کہ اس طرح کی تمام غیر شرعی لاٹریاں فروخت کرنے سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی ان کی خریداری سے روکیں اور بچپن ہی سے خرید و فروخت کے جائز طریقوں کی آگاہی فراہم کریں۔

جوئے کی مذمت بیان کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۹۰)﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (پ7، المائدۃ: 90)

مبسوط میں ہے: ”تعلیق استحقاق المال بالخطر قمار، والقمار حرام فی شریعتنا“ یعنی کسی مال کے حصول کے لئے اپنے مال کو خطرے پر پیش کرنا جُوا ہے اور جُوا ہماری شریعت میں حرام ہے۔ (مبسوط سرخسی، 11/20)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 سودی بینک میں اے سی AC ریپئر کرنے کی نوکری کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ سودی بینک میں AC اے سی ریپئر (Repair) کرنے کی جاب کرنا کیسا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جاب چاہے سودی بینک میں ہو یا کسی اور سودی ادارے میں، اس کا اصول یہ ہے کہ جس جاب میں گناہ کے کام کرنے پڑیں یا گناہ کے کاموں میں براہِ راست معاونت کرنی پڑے، ایسی جاب کرنا، جائز نہیں مثلاً کسی شخص کا کام سودی امور کا حساب کتاب رکھنا یا گواہ بننا ہو وغیرہ ذٰلک۔ ان افراد کا یہ کام جائز نہیں ہوگا۔ اس کے برخلاف جس جاب میں گناہ کے کاموں میں براہِ راست معاونت نہ ہو ایسی جاب کرنا، جائز ہے مثلاً سیکیورٹی گارڈ (Security Guard)، الیکٹریشن (Electrician)، ڈرائیور (Driver) وغیرہ۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ کا سودی بینک میں اے سی AC ریپئر (Repair) کرنے کا کام کرنا، جائز ہے کہ اس میں سودی کاموں میں براہِ راست معاونت نہیں پائی جارہی۔

سود کا کام کرنے والے دوکانداروں کے پاس جاب کے جائز و ناجائز ہونے سے متعلق شیخ الاسلام والمسلمین مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: ”ملازمت اگر سود کی تحصیل وصول یا اس کا تقاضا کرنا یا اس کا حساب لکھنا، یا کسی اور فعلِ ناجائز کی ہے تو ناجائز ہے۔۔۔ اور اگر کسی امر جائز کی نوکری ہے تو جائز ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 19/522)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

بے طلب اپنے بھکاری کی بھرے جو جھولی ایسی سرکار بتادے کوئی سرکاروں میں[1]

پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو مختلف لمحات اور جگہوں پر مختلف دعاؤں سے نوازا۔ اس مضمون میں وہ بابرکت دعائیں موجود ہیں جن سے صحابۂ کرام کو مالی فوائد حاصل ہوئے۔

حضرت عروہ نے مال میں وسعت یوں پائی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عُروہ بارِقی رضیَ اللہ عنہ کو ایک دینار دیا تاکہ وہ ایک بکری خرید لائیں، حضرت عروہ نے اس دینار سے دو بکریاں خرید لیں راستے میں ایک خریدار مل گیا آپ نے ایک بکری اس کے ہاتھ ایک دینار میں بیچ دی پھر ایک دینار اور ایک بکری لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے یہ دیکھ کر آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی۔ راوی کہتے ہیں: اگر حضرت عروہ بارقی مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع پالیتے۔[2] ایک روایت کے مطابق کچھ سامانِ تجارت لایا گیا تو حضورِ اکرم نے مجھے ایک دینار دیا اور ارشاد فرمایا: اے عروہ! تم ہمارے لئے ایک بکری خرید لاؤ، حضرت عروہ رضیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سامانِ تجارت کے پاس پہنچا اور ایک ساتھی سے بھاؤ تاؤ کر کے اس دینار کے بدلے دو بکریاں خرید لیں، ابھی واپس آرہا تھا کہ ایک آدمی مل گیا اس نے بکری کے ریٹ پوچھے اور خریدنی چاہی تو میں نے اسے ایک بکری ایک دینار کے بدلے میں بیچ دی پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگیا اور عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا دینار اور یہ آپ کی بکری! پھر پورا واقعہ بیان کر دیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں دعا دی: اللہ! اس کے سودے میں برکت دے، حضرت عروہ رضیَ اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کے بعد کوفہ میں ایک جگہ "کناسہ" کی طرف جاتا تو گھر لوٹنے سے پہلے چالیس ہزار نفع کما لیا کرتا تھا۔[3]

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کے لئے دعائے برکت ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو راہِ خدا میں صدقہ دینے کی ترغیب ارشاد فرمائی تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہُ عنہ اپنے گھر سے چار ہزار درہم لے آئے اور بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے گھر میں آٹھ ہزار درہم تھے چار ہزار راہِ خدا میں دیتا ہوں اور بقیہ چار ہزار گھر والوں کے لئے روک لئے ہیں، یہ سن کر رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک ہونٹوں پر یہ دعا جاری ہوگئی: بَارَكَ اللہُ لَكَ یعنی اللہ تمہیں برکت دے، جو دیا ہے اس میں بھی اور جو گھر والوں کے لئے روکا ہے اس میں بھی۔[4] ایک مرتبہ برکت کی دعا یوں پائی کہ آپ نے ایک عورت سے گٹھلی بھر سونا بطورِ حق مہر نکاح کیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ تمہیں برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری سے ہی ہو۔[5] بارگاہِ رسالت سے برکت کی اتنی دعائیں پالینے پر آپ فرماتے ہیں: میرا اپنے بارے

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

میں یہ خیال ہے کہ اگر پتھر اٹھالوں تو بھی امید ہوگی اس کے نیچے سونا یا چاندی مل جائے گی۔[6]

حضرت انس نے مال میں کثرت یوں پائی اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَاَطِلْ عُمُرَہٗ وَاغْفِرْ ذَنْبَہٗ یعنی اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما، اسے درازیٔ عمر عطا فرما اور اس کی مغفرت فرما۔ تین دعاؤں کی مقبولیت کا جلوہ تو دنیا ہی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس طرح دیکھ لیا کہ ہر شخص کا باغ سال میں ایک مرتبہ پھل دیتا تھا جبکہ آپ کا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا بلکہ برکت کا یہ عالَم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے باغ میں ایک ایسا گلِ ریحان تھا جس سے مشک کی خوشبو آتی۔[7] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! (اس دعا کی برکت سے) میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد سو کے قریب ہے۔[8]

حضرت ابو امامہ نے مالِ غنیمت اور جان کی حفاظت یوں پائی ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو جنگ پر روانہ کیا تو آپ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں دعا کی: اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالِ غنیمت عطا فرما، آپ کہتے ہیں: پھر ہم نے جہاد میں حصہ لیا اور سلامت رہے اور مالِ غنیمت بھی حاصل کیا، پھر دوسری اور تیسری جنگ کے موقع پر بھی میں نے یہی عرض کی تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہی دعا دی، ہم ہر مرتبہ محفوظ و سلامت رہے اور بہت سارا مالِ غنیمت لے کر واپس پلٹے۔[9]

حضرت حکیم نے تجارت میں کشادگی یوں پائی ایک مرتبہ بحرین سے مال آیا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہ مال صحابہ میں تقسیم کرنا شروع کیا، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے بلایا اور مٹھی بھر کر مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ میرے لئے بہتر ہے یا اس میں آزمائش ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرے لئے آزمائش ہے، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے وہ سارا مال واپس لوٹا دیا اور عرض کی: خدا کی قسم! اب میں آپ کے بعد کسی سے بھی تحفہ نہیں لوں گا، پھر عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے برکت کی دعا کر دیجئے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں دعا کی: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت ڈال دے۔ حضرت حکیم تجارت میں بڑے خوش نصیب تھے کہیں بھی کسی سودے میں آپ کو کوئی نقصان اور گھاٹا نہیں ہوا۔[10] ایک مرتبہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک مکان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ایک لاکھ کے بدلے میں بیچا کسی نے کہا: آپ نے یہ مکان ایک لاکھ میں (اتنا سستا) کیوں بیچ دیا؟ فرمایا: اللہ کی قسم! (بڑے فائدے میں بیچا ہے) میں نے اس مکان کو زمانۂ جاہلیت میں ایک مشکیزہ شراب کے بدلے میں خریدا تھا اب تم سب گواہ ہو جاؤ کہ مکان کی ساری رقم راہِ خدا میں دیتا ہوں۔[11]

حضرت عبد اللہ نے سودے میں برکت یوں پائی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک جگہ سے گزر ہوا تو دیکھا کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بچّوں کے کھیلنے کے لئے مٹی سے بنا ہوا کھلونا بیچ رہے تھے، زبان مبارک پر یہ بابرکت دعا جاری ہوگئی: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت رکھ دے۔[12] ایک روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کی بکری کا سودا کر رہا تھا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے آئے اور مجھے دیکھ کر کہا: اے اللہ! اس کے سودے میں برکت دے، آپ فرماتے ہیں: (بس اس دعا کا ملنا تھا کہ) اس کے بعد جو بھی چیز میں نے خریدی یا بیچی ہے اس میں مجھے برکتیں ملی ہیں۔[13]

---

(1) قبالۂ بخشش، ص214 (2) ابنِ ماجہ، 3/139، حدیث:2402 (3) سبل الہدیٰ والرشاد، 9/17 (4) شرح الشفا لعلی القاری، 1/661 (5) بخاری، 3/449، حدیث:5155 (6) سبل الہدیٰ والرشاد، 10/206 (7) طبقاتِ ابنِ سعد، 7/14- ترمذی 5/451، حدیث:3859 ملخصاً (8) مسلم، ص1035، حدیث:6376 (9) مسند احمد، 8/287، حدیث: 22283- معجم کبیر، 8/91 ملخصاً (10) معجم کبیر، 3/205، حدیث: 3136، سبل الہدیٰ والرشاد، 10/209 (11) معجم کبیر، 3/186، حدیث:3072 (12) دلائل النبوہ للبیہقی، 6/220 (13) تاریخ ابن عساکر، 27/257۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مَدَنی*

مزار حضرت خواجہ جلالُ الدّین محمد پانی پتی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
مزار حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
مزار حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مزار شیخ سعد الدّین خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 83 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ربیعُ الاوّل میں شائع ہونے والے سابقہ شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

شہدائے سریہ کعب بن عمیر: ربیعُ الاوّل 8ھ کو حضرت کعب بن عمیر غفاری رضی اللہ عنہ کی کمانڈ میں 15 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل دستہ وادی القُریٰ سے شام کی جانب مقام ذاتِ اطلاح (نزد وادی القُریٰ) میں بنو قضاعہ کی طرف بھیجا گیا، مسلمانوں نے انہیں اسلام کی دعوت دی مگر انہوں نے اسلام لانے کے بجائے ان پر حملہ کر دیا۔ جس میں ایک شخص کے علاوہ حضرت کعب سمیت 14 افراد شہید ہوگئے۔[1]

1 حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ قدیمُ الاسلام صحابی، حضرت ابو حذیفہ مہشم بن عتبہ قرشی کے منہ بولے بیٹے اور بہترین تلاوتِ قراٰن کرنے والے تھے، زیادہ قراٰنِ پاک یاد ہونے کی وجہ سے بعدِ ہجرت مسجدِ قبا میں حضرت ابو بکر و عمر سمیت تمام مہاجرین کے امام مقرر کئے گئے، جنگِ یمامہ (ربیعُ الاوّل 12ھ) میں مہاجرین کے علم بردار تھے اور اسی میں شہید ہوئے۔ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قراٰنِ پاک چار صحابہ سے سیکھو: 1 عبد اللہ بن مسعود 2 سالم مولیٰ ابو حذیفہ 3 اُبی بن کعب 4 معاذ بن جبل۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

2 امامِ برحق حضرت ناصح الدین ابو محمد ابدال حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت چشت میں 10 محرم 331ھ اور وفات بھی یہیں 4 ربیعُ الاوّل 411ھ میں ہوئی، آپ مادر زاد ولی، کثیرُ الفیض اور جہادِ ہند میں عملی طور پر حصہ لینے والوں میں سے تھے، سلطان محمود غزنوی آپ کا معتقد تھا۔[3]

3 حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ 22 شعبان 435ھ کو غجدوان نزد بخارا (ازبکستان) میں پیدا ہوئے اور 12 ربیعُ الاوّل 575ھ کو وفات پائی، مزار شریف غجدوان میں ہے۔ آپ اپنے پیر و مرشد کے علاوہ حضرت خضر علیہ السّلام سے بھی مستفیض ہوئے، آپ جلیلُ القدر شیخِ طریقت، متبعِ سنّت اور صاحبِ کرامات تھے۔[4]

4 کبیرُ الاولیاء حضرت خواجہ جلالُ الدّین محمد پانی پتی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ 23 شوال 557ھ کو پانی پت میں پیدا ہوئے اور یہیں 16 ربیعُ الاوّل 765ھ کو وصال فرمایا، آپ مادر زاد ولی، حضرت بو علی قلندر کے صحبت یافتہ اور شمس الاولیاء کے مرید و خلیفہ تھے، زاد الابرار کتاب آپ کی تصنیف کردہ ہے، آپ سے کئی کرامات کا صدور ہوا۔[5]

5 بانی خانقاہ سعدیہ، بڑے مخدوم صاحب شیخ سعد الدّین خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ قدوائی قبیلے میں پیدا ہوئے اور 882 یا 922ھ کو خیر آباد شریف سیتاپور میں وصال فرمایا۔ ہر سال 16 ربیعُ الاول کو آپ کا عرس ہوتا ہے، آپ عالمِ باعمل، علومِ

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

عقلیہ ونقلیہ کے ماہر، نحوی واصولی، سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخِ طریقت اور کئی کُتب کے مصنف ہیں۔ مجمع السلوک و الفوائد آپ کی علمی جلالت کا پتا دیتی ہے۔[6]

6 جدِ اعلیٰ ساداتِ لونی شریف حضرت پیر سیّد حاجی نعمت اللہ شاہ محمد صالح جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت حجرہ شاہ مقیم (ضلع اوکاڑہ) یا بھک گجراں (پنجاب) میں ہوئی اور 15 ربیع الاول 1286ھ کو وصال فرمایا، مزار (یونین کونسل) پکلاڑاں ضلع رحیم یار خان میں ہے، آپ پیرِ طریقت، عالمِ دین اور محشی خزینۃ الاصفیاء ہیں۔[7]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

7 عالمِ باعمل حضرت مولانا محمد حسن صدیقی کالسی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1273ھ میں خان پور (تحصیل و ضلع چکوال) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال 13 ربیع الاوّل 1345ھ کو ہوا، مزار کالس (تحصیل وضلع چکوال) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، تلمیذ اکابر علمائے ہند، مرید و خلیفہ خواجہ شمسُ العارفین، استاذ درسِ نظامی، بہترین کاتب، ظاہری و باطنی حسن سے مالامال اور عوام وخواص کے مرجع تھے۔[8]

8 جامعِ شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی غلام یحییٰ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بھوئی گارڈ کے ایک علمی وصوفی گھرانے میں ہوئی اور 11 ربیعُ الاوّل 1374ھ کو وصال فرمایا، تدفین قطبال (تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک) میں ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام، مدرس، سلسلہ چشتیہ، نقشبندیہ اور قادریہ کے شیخِ طریقت، بانی مسجد و مدرسہ اقصیٰ قطبال، مہمان نواز اور عاجزی و انکسار کے پیکر تھے۔[9]

9 عمدۃُ المدرسین مولانا ابو البیان احسانُ الحق قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شمس آباد ضلع اٹک کے علمی گھرانے میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضل جامعہ رضویہ مظہرُ الاسلام فیصل آباد، تلمیذ و مرید محدثِ اعظم پاکستان، بانی جامع مسجد ہجویری، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند وقطبِ مدینہ تھے۔12 ربیعُ الاوّل 1410ھ کو وصال فرمایا، مزار جامع مسجد ہجویری، جناح کالونی فیصل آباد میں ہے۔[10]

10 شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر 1334ھ میں بریلی شریف یوپی ہند میں ہوئی۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے مرید، جید عالمِ دین، فاضل جامعۃُ الازہر مصر، استاذُ العلماء، بانیِ جامع مسجد طیبہ سعود آباد ملیر، سابق رکن قومی اسمبلی تھے۔ آپ نے دارُ العلوم منظرِ اسلام بریلی، جامعہ اشرفیہ مبارکپور، جامعہ محمدی جھنگ، جامعہ رضویہ ہارون آباد اور دارُ العلوم امجدیہ کراچی میں تدریس فرمائی۔ تصانیف میں آپ کی تفسیرِ ازہری کے پانچ جز زیورِ طبع سے آراستہ ہوچکے ہیں۔ آپ نے 16 ربیعُ الاوّل 1410ھ کو وصال فرمایا۔ مزار دارُ العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی میں ہے۔[11]

11 محققِ اہلِ سنّت حضرت مولانا حافظ غلام مہر علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ 1342ھ کو موضع محمود پور لالیکا ضلع بہاولنگر کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ فاضل دارُ العلوم حزبُ الاحناف لاہور، تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی شاہ ابو البرکات، بانی دارُ العلوم نورُ المدرس وجامع مسجد نور، صدر عید گاہ چشتیاں، بہترین واعظ و مصنف تھے۔14 ربیع الاوّل 1424ھ کو وصال فرمایا، تدفین نور المدارس کے ایک گوشے میں کی گئی۔[12]

---

(1) الاستیعاب، 3/380-طبقات ابن سعد،2/97(2)بخاری، 2/548، حدیث: 3758-الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، 3/11تا13- سیر اعلام النبلاء، 3/106 تا 108 (3)تحفۃ الابرار، ص54-اقتباس الانوار، ص285 تا290(4)حضرات القدس مترجم، 1/118 تا135-تاریخ مشائخ نقشبند، ص117 تا128 (5)انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/62(6)خزینۃ الاصفیاء، 2/304-کتابی سلسلہ الاحسان، سلطان المشائخ نمبر، ص411(7)تذکرۂ ساداتِ لُونی شریف وسوجا شریف، ص239 تا 241 (8)تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص101 تا103(9)علامہ قاضی عبد الحق ہاشمی اور تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص119 تا128(10)روشن ستارے، ص229 تا 233- عاشقِ مدینہ، ص41(11)انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص1051 تا1054 (12)حالات زندگی علامہ غلام مہر علی چشتی، ص2 تا11۔

مطالعۂ سیرت کے مقاصد

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ بڑی سعادت کی بات ہے، ہمیں سیرتِ رسول کے مطالعہ و فہم کو دوسرے ایسے تاریخی مطالعے جیسا نہیں سمجھنا چاہئے جس کا معاملہ کسی سلطان و بادشاہ کی سوانحِ عمری یا کسی پُرانے تاریخی زمانے سے آگاہی جیسا ہوتا ہے۔ بلکہ سیرتِ رسول کے مطالعہ سے ہمارا اصل مقصود یہ ہونا چاہئے کہ ایک بندۂ مسلم اپنے نبیِ محترم، رسولِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس میں اسلام کی زندہ و جاوید سچائی کو مجسم دیکھے۔ سیرتِ نبوی کے مطالعہ کے اس مقصد کو اگر مزید حصوں میں تقسیم کریں تو ان کا احاطہ درج ذیل مقاصد میں کیا جاسکتا ہے:

مطالعۂ سیرت کا پہلا مقصد

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاکیزہ زندگی اور وہ حالات جن میں آپ نے مبارک زندگی کے شب و روز گزارے ان کے ذریعے آپ کی پیغمبرانہ شخصیت کو سمجھا جائے تاکہ کامل یقین حاصل ہو کہ اللہ پاک کے آخری پیغمبر جنابِ محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم محض ایک عبقری و باکمال شخصیت نہ تھے کہ اپنی باکمالی کے سبب اپنی قوم میں سب سے اونچے مرتبہ پر فائز ہوگئے بلکہ اس سے بھی پہلے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنی وحی سے نوازا اور اپنی عطا کردہ توفیق سے اُن کی مدد و نصرت فرمائی۔

مطالعۂ سیرت کا دوسرا مقصد

سیرتِ نبوی کو پڑھنے کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس انسان کو نیک زندگی گزارنی ہے اُسے زندگی کے ہر پہلو پر اپنے سامنے اعلیٰ ترین مثال نظر آئے تاکہ وہ عمل و اتباع کے لئے اُسے دستورِ زندگی بنا سکے اور ہمیشہ اُس پر کاربند رہے اور یہ بات ہر قسم کے شک و تردد سے پاک ہے کہ انسان زندگی کے جس گوشے میں بھی اعلیٰ ترین مثال ڈھونڈنا چاہے گا اسے وہ مثال نہایت کمال کے ساتھ اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات میں ملے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اقدس کو ساری انسانیت کے لئے نمونۂ عمل قرار دیا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ21، الاحزاب: 21)

مطالعۂ سیرت کا تیسرا مقصد

انسان کو سیرتِ نبوی کے مطالعے سے اللہ پاک کی کتاب

* فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کو سمجھنے اور روحِ قراٰن ومقاصدِ قراٰن کو جاننے اور محسوس کرنے میں مدد ملے گی کیونکہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات سے وابستہ واقعات سے اور ان واقعات میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک طرزِ عمل سے نیز آپ کے کتابِ الٰہی پر کامل عمل سے قراٰنِ کریم کی بہت سی آیتوں کی تفسیر ووضاحت ہوتی ہے جن کے مطالعہ سے فہمِ قراٰن کا معاملہ آسان ہوجاتا ہے۔ حضرت سعد بن ہشّام رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ عنہا کے پاس آیا اور عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین! مجھے رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَخلاق کے بارے میں بتایئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن یعنی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خُلق قراٰن تھا، کیا تُو نے اللہ پاک کا یہ فرمان نہیں پڑھا: ﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ(۴)﴾ (ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو (پ29، القلم: 4))۔

(مسند احمد، 9/380، حدیث: 24655)

مطالعۂ سیرت کا چوتھا مقصد

سیرتِ نبوی کے مطالعے کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ایک مسلمان کے پاس عقائد، شرعی احکام اور اخلاقیات سے متعلق درست اسلامی ثقافت ومعلومات کا ایک عظیم ذخیرہ اکٹھا ہوجائے، اس سے اُسے پتا چلے گا کہ بندۂ مومن کو کس طرح کے عقائد ونظریات کا حامل ہونا چاہئے، اُسے کن احکامات کے تحت زندگی گزارنی ہے اور اُسے کیسے اخلاق سے متصف ہونا ہے کیونکہ بلاشبہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی اسلام کے جملہ اصول واحکام کی ایک جیتی جاگتی روشن تصویر ہے۔

مطالعۂ سیرت کا پانچواں مقصد

سیرتِ رسولِ عربی پڑھنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ اسلامی مبلغ اور استاد کے پاس تعلیم وتربیت کے طریقوں کی ایک زندہ مثال موجود ہو، کیوں کہ حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسلمانوں کا بھلا چاہنے والے معلّم اور فضل فرمانے والے مُرَبّی ہیں، آپ نے دعوتِ دین کے مختلف مراحل میں تعلیم وتربیت کے مفید ترین طریقوں کی جستجو فرمائی اور ہر وہ طریقہ اختیار فرمایا جو سامنے والے کے ذہن ودل پر دعوت کا بھرپور اثر ڈالے۔

آخر وہ کونسی بات ہے جس کی وجہ سے سیرتِ مصطفےٰ اِن تمام مقاصد کو پورا کرتی ہے؟ وہ اہم بات یہ ہے کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حیات انسانیت کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ انسان کے ایک الگ فرد ہونے اور معاشرے کا فعّال رکن ہونے کی حیثیت سے جو معاشرت انسان میں پائی جاتی ہے اس کے تمام پہلوؤں کا بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حیات احاطہ کرتی ہے۔ چنانچہ علّامہ محمد سعید رمضان بوطی لکھتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیات ہمارے سامنے مثالی نمونے پیش کرتی ہے! کس کے مثالی نمونے؟ ایک ایسے نوجوان کے مثالی نمونے اور اعلیٰ طور طریقے جو درست راہ پر چلتا ہے اور لوگوں، دوستوں کے ساتھ امانت دار ہے۔ ایک ایسے انسان کے اعلیٰ نمونے جو حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بارگاہِ الٰہی کی طرف بُلاتا ہے، اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی پوری کوشش لگادیتا ہے۔ ایک ایسے سربراہِ حکومت کے اعلیٰ انداز جو مہارت وبیدار مغزی اور نہایت دور اندیشی کے ساتھ معاملات کی تدبیر وانتظام کرتا ہے۔ خوش معاملگی میں ایک بے مثال شوہر اور شفقت میں ایک باکمال باپ کے اعلیٰ نمونے جو ساتھ ہی ساتھ بیوی بچّوں کے حقوق اور اُن کی ذمہ داریوں میں پوری طرح فرق رکھتا ہے۔ ایک ماہر عسکری سپاہ سالار کے اعلیٰ انداز۔ ایک صاحبِ بصیرت سچے سیاست دان کے مثالی طور طریقے۔ ایک مسلمان کے اعلیٰ انداز جو کمال درستی وانصاف سے بندگیِ الٰہی کے فریضے کو اور گھر والوں دوستوں کے ساتھ خوش مزاجی والی معاشرتی زندگی کو ساتھ ساتھ لئے چلتا ہے۔ چنانچہ سیرتِ نبویہ کا مطالعہ درحقیقت کچھ اور نہیں بلکہ ان ہی سب انسانی پہلوؤں کو اعلیٰ ترین سانچے میں ڈھلے اور کامل ترین صورت کالبادہ اوڑھے سامنے لانا ہے۔ (فقہ السیرۃ، ص23)

گولڈن جوبلی یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کے موقع پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے خصوصی شمارہ کی اشاعت
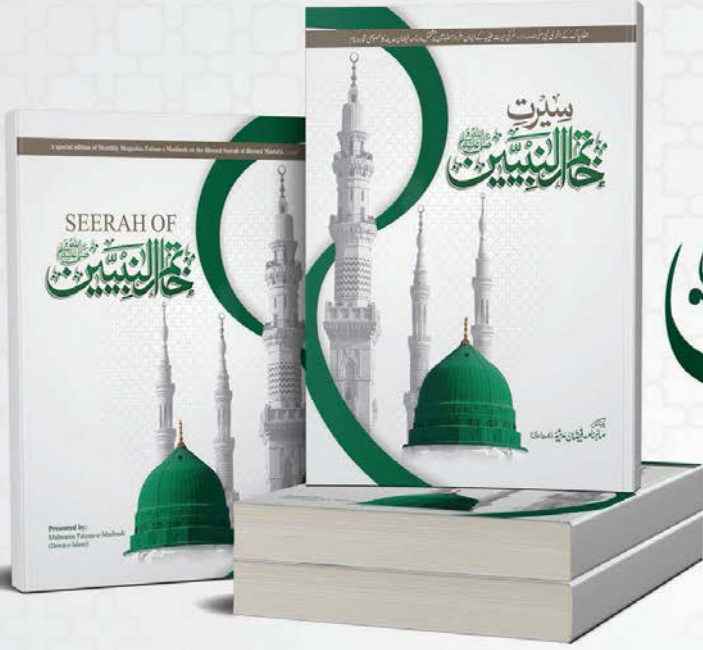
رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت و زندگانی ہمارے لئے کامل نمونہ ہے۔ ویسے تو ہر وہ شخص جو دینِ اسلام کو جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا خواہش مند ہے اُس کے لئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ اَز حد ضروری ہے مگر مسلمانوں کے لئے تو سیرت کا مطالعہ ایک اہم ترین ضرورت ہے۔

سیرتِ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِفادیت و اہمیت اس سے سمجھئے کہ اعلانِ نبوت سے وصالِ ظاہری تک صرف 23 سال کے مختصر عرصہ میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات ان کثیر حالات و کیفیات سے گزر چکی جن سے عمومی طور پر لوگوں کے کے بڑے طبقے کا انفرادی طور پر واسطہ پڑسکتا ہے۔

آج ہماری زندگی اخلاقی زبوں حالی کا شکار ہے، ہمارے معاشرے سے اچھے خصائل ختم ہوتے جارہے ہیں، کون سا ایسا عیب ہے جو ہمارے اندر نہ ہو، کوئی ایسی بُرائی نہیں جس میں معاشرے کا ایک بہت بڑا طبقہ مبتلا نہ ہو۔ غور کیا جائے تو اس گمراہی اور پستی کا شکار ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ ہم مسلمانوں کی اپنے دین اور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت سے لاعلمی اور غیروں کے طریقوں کو اپناتے چلے جانا ہے۔ ہم سولہ سولہ بیس بیس سال تک دنیوی نصابی کتابیں تو پڑھتے رہے، غیر نصابی مطالعہ بھی اتنا کیا کہ سینکڑوں رسالے، ناول چاٹے لیکن کبھی اپنے پیارے و محسن نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کو مکمل نہیں پڑھا۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت سے آگاہ کرنے کے لئے صدیوں سے محدثینِ کرام، فقہائے عظام اور علمائے کرام نے کتبِ حدیث و سیرت مرتب کرنے، ان کتب کی شروحات و تشریحات لکھنے کا اہتمام کیا ہے۔

کسی نے فقہی ابواب کی صورت میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا عملی پہلو بیان کیا ہے تو کسی نے خصائص، شمائل، فضائل کی صورت میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معجزانہ حیاتِ مبارک کو بیان کیا ہے۔

کسی نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ولادت سے وصال تک کے حالات کو ترتیب وار مرتب کیا ہے تو کسی نے اوصاف و کمالات کو الگ الگ ابواب کے تحت ترتیب دیا ہے۔

بعض عاشقوں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگانی، مقاصدِ بعثت، اخلاق و خصائل و فضائل و شمائل اور دیگر کثیر

پہلوؤں کو بہت ہی مفصل طور پر منظم ترین ابواب کے تحت ترتیب دیا ہے تو بعض نے انہی مفصل کتب کے اختصارات تیار کئے ہیں۔

اسی طرح ہزاروں نہیں لاکھوں رسائل، کتابچے، آرٹیکلز اور مضامین رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زندگی کے انفرادی پہلوؤں اور فقہ السیرۃ کے حوالے سے لکھے جاچکے ہیں اور لکھے جارہے ہیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی عظیم دینی تنظیم دعوتِ اسلامی نے بھی سیرتِ مبارکہ کی اشاعت و آگاہی کے حوالے سے مختلف انداز اپنائے ہیں۔ اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ سے سیرت مبارکہ پر کئی رسائل و کتب اور تحریری بیانات جاری ہوچکے ہیں۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بھی الحمدللہ سیرتِ سرورِ کائنات کے مختلف مضامین شامل ہوتے رہتے ہیں۔

عاشقانِ رسول 7 ستمبر کو یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کے طور پر مناتے ہیں، دراصل 7 ستمبر 1974ء کو علمائے حق اہلِ سنت کی کئی سالوں کی مسلسل محنتوں اور عاشقانِ رسول کی ہزاروں قربانیوں کے بعد پاکستان میں آئینی اور قانونی طور پر قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا۔ چنانچہ قادیانی دینِ اسلام اور آئینِ پاکستان دونوں ہی کے مطابق کافر ہیں اور انہیں کسی بھی اسلامی علامت کو بطورِ دین استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

ستمبر 2024ء میں اس عظیم الشان فتح کو 50 سال مکمل ہورہے ہیں، چنانچہ اس گولڈن جوبلی کے موقع پر دعوتِ اسلامی کے شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی طرف سے خصوصی شمارہ بنام "سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" شائع کیا جارہا ہے۔

یہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا پانچواں خصوصی شمارہ ہے۔ اس شمارے کے مضامین کو 18 مرکزی عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے:

1. مطالعہ سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
2. حضور سرورِ عالَم بحیثیتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
3. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد مبارک
4. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آباء و اجداد
5. سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
6. غزواتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
7. سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تعلیمی و تربیتی پہلو
8. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا معاشی پہلو
9. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عملی زندگی کے امتیازات
10. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت کی رفعت
11. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خاص امتیازات
12. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزاتی امتیازات
13. عشقِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
14. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ثناخوانی
15. خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور غذائی نعمتیں
16. متعلقات و اطرافِ سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
17. سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (بچوں کے لئے خصوصی مضامین)
18. سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (خواتین کے لئے خصوصی مضامین)

ان مرکزی عنوانات کے تحت 80 اردو جبکہ 5 انگلش مضامین شامل ہیں۔

اس عظیم علمی خزانہ کی تیاری پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام اراکین اللہ کریم کے شکر گزار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی ذٰلِكَ

اللہ کریم ہمیں اپنے آخری نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ پاک کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
(ناظم و ایڈیٹر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ")

خصوصی شمارہ "سیرتِ خاتمُ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ پر رابطہ کیجئے یا آن لائن آرڈر کیجئے
+92313-1139278

مراکش کے رجالِ سبعہ (چوتھی اور آخری قسط)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

مراکش کے سات اولیائے کرام کے قدموں میں حاضری

مراکش شہر میں بالخصوص سات اولیائے کرام مشہور ہیں: 1 حضرت یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃ اللہ علیہ 2 قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ 3 حضرت سیدنا ابو العباس سَبتی قادری رحمۃ اللہ علیہ 4 حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃ اللہ علیہ 5 حضرت سیدنا عبد العزیز التَّبّاع رحمۃ اللہ علیہ 6 حضرت سیدنا عبد اللہ غزوانی رحمۃ اللہ علیہ 7 حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃ اللہ علیہ۔

علمائے کرام نے ان کی بارگاہ میں حاضری کی ترتیب بھی لکھی ہے، ہم نے نیت کی تھی کہ اسی ترتیب سے اِن اللہ والوں کے پاس حاضری دیں گے۔

1 حضرت یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃ اللہ علیہ

ہم پہلے حضرت سیدنا یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے مگر مزار شریف کے دروازے بند تھے اس لئے باہر سے ہی سلام اور فاتحہ خوانی کا سلسلہ ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ابو یعقوب یوسف بن علی صَنہاجی ہے۔ آپ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے۔

ایک ولیِ کامل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کا شمار مراکش کے رِجالُ السَّبع (مشہور و معروف سات بزرگوں) میں ہوتا ہے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رجال السبع میں پہلے بزرگ ہیں اور آپ ہی کی درگاہ پر حاضری سے مراکش کی زیارات کی ابتدا ہوتی ہے کیونکہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے یہاں کے لوگوں تک اسلام پہنچایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال رجب 593ھ میں ہوا اور آپ کو اسی غار میں دفن کیا گیا جس میں آپ رہائش پذیر تھے، اس وجہ سے آپ کو دَفِینُ الغار بھی کہا جاتا ہے۔[1]

2 قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ

اس کے بعد ہم حضرت سیدنا قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف چل پڑے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف تعمیراتی کاموں کی وجہ سے حاضرین کے لئے بند تھا اس لئے یہاں بھی باہر سے ہی فاتحہ اور دعا کا سلسلہ ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی ہے۔ یوں تو آپ کی کثیر تصانیف ہیں لیکن آپ کی کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" کو عالمگیر شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی، دنیا کی کئی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے، کثیر شروحات اور تلخیصات لکھی گئیں۔ بعض مقامات پر عاشقانِ رسول اس کتاب کا باقاعدہ درس دیتے ہیں۔ مدنی چینل پر بھی "درسِ شفاء شریف" کے نام سے ایک سلسلہ مکمل ہوا جس میں

اس کتاب کا درس دیا گیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ 476ھ میں پیدا ہوئے اور 69 برس کی عمر میں 9 جُمادَی الاُخریٰ 544ھ کو وصال فرمایا۔

شفاء شریف کی برکات حضرت علّامہ احمد شہابُ الدین خفّاجی رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف کی برکات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس کتاب کی یہ برکت دیکھی گئی ہے کہ جس جگہ یہ ہو وہاں کوئی نقصان نہیں ہوتا، جس کشتی میں ہو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہتی ہے۔ تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ کوئی مریض شفاء شریف پڑھے یا اس کے سامنے پڑھی جائے تو اللہ پاک اسے شفا عطا فرماتا ہے۔ میں نے خود بھی شفاء شریف کی برکت کا تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے۔[2]

3 حضرت سیدنا ابو العباس سَبتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

ہم نے قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف سے متصل مسجد میں نمازِ مغرب ادا کی اور پھر تیسرے بزرگ حضرت سیدنا ابو العباس سَبتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ کرامت بزرگوں میں سے ہیں۔ مراکش کے لوگوں سے ہم نے سنا کہ اولاد کے طلبگار ان کے مزار شریف پر حاضری دے کر ان کے وسیلے سے دعا کریں تو اللہ پاک انہیں اولاد کی دولت سے مالامال فرمادیتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام ابو العباس احمد بن جعفر سَبتی ہے۔ آپ کی ولادت 524ھ میں ہوئی جبکہ 3 جُمادَی الاُخریٰ 601ھ میں وصال فرمایا۔[3]

آپ رحمۃ اللہ علیہ حسین و جمیل، خوش لباس، فصیح و بلیغ اور قادرُ الکلام شخصیت کے مالک، بہت حلم اور صبر والے تھے، اگر آپ کو کوئی تکلیف دیتا تو بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی کرتے۔ غربا و مساکین اور بیواؤں کے ساتھ شفقت و بھلائی سے پیش آتے۔[4]

کرامت ایک مرتبہ حضرت ابو الحسن خبّاز نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: حضور! لوگ قحط اور مہنگائی میں مبتلا ہیں؟ آپ نے فرمایا: بارش ان کے بخل کی وجہ سے رکی ہوئی ہے، اگر یہ صدقہ کریں تو بارش ہو جائے گی۔ اپنے زمیندار دوستوں سے کہو صدقہ کریں، جیسے ہی تم صدقہ کروگے بارش ہوگی۔ ابو الحسن خبّاز بولے: میری بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا، آپ مجھے ایسا حکم دیں جس کا تعلق صرف میری ذات سے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ابو الحسن خبّاز کا بیان ہے کہ میں نے حکم کے مطابق صدقہ کیا، پھر اپنی زمینوں کی طرف گیا۔ اس وقت سورج شدید گرمی برسا رہا تھا اور دور دور تک بارش کے آثار نہ تھے، یہ دیکھ کر میں بارش سے مایوس ہو گیا اور مجھے لگا کہ میری تمام فصلیں برباد ہو جائیں گی۔ اتنے میں اچانک ایک بادل آیا اور میری زمینوں کو سیراب کرکے چلا گیا، میرا یہ گمان تھا کہ ہر طرف بارش ہوئی ہے لیکن جب میں اپنی زمینوں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ بارش صرف میری زمینوں پر ہی ہوئی تھی۔[5]

4 حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃ اللہ علیہ

اس کے بعد ہم حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ فائض الانوار پر حاضر ہوئے۔ یہاں ہم نے دلائلُ الخیرات شریف کا ختم کیا اور پھر اجتماعی دعا کا سلسلہ ہوا، اس کے بعد ہم نے مزار شریف سے متصل مسجد میں نمازِ عشا ادا کی۔

ذکرِ خیر شیخُ الاسلام حضرت سیّدنا محمد بن سلیمان جُزولی شَاذِلی مَالِکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 807ھ میں سُوس شہر کی بَربَر قوم کے قبیلے جَزُولی کے شاخ سَمْلالہ کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب 19 پُشتوں کے بعد حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

موت کی یاد ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن میں حاصل کرنے کے بعد آپ نے شہر "فاس" کے "مَدْرَسَۃُ الصَّفّارِین" میں داخلہ لیا اور یہاں ایک حجرے میں رہائش اختیار فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی کو اپنے حجرے میں داخل نہ ہونے دیتے تھے، اس پر کچھ لوگوں نے آپ کے والد محترم سے شکایت کی کہ آپ کے بیٹے

نے اپنے حجرے میں مال و دولت جمع کر رکھا ہے۔ آپ کے والد صاحب تشریف لائے اور حجرے میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حجرے کی دیواروں پر جگہ جگہ لکھا تھا "الموت الموت"۔ اس پر آپ کے والد صاحب نے فرمایا: دیکھو! یہ کس مرتبہ پر ہیں اور ہمارا کیا حال ہے! آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حجرہ آج بھی موجود ہے اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ (6)

اللہ پاک کے نیک بندے موت کو یاد رکھنے کے لئے ایسے انداز اختیار کرتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کئی تحریروں کے اوپر اور دیگر کئی مقامات پر "الموت" لکھتے ہیں۔

امام جُزولی رحمۃ اللہ علیہ نے راہِ سلوک کی منزلیں طے کرنے کے لئے 14 سال خلوت نشینی (تنہائی) اختیار کی اور پھر خلقِ خدا کی راہنمائی اور مریدوں کی تربیت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آپ کے مریدین کی تعداد 12 ہزار سے زیادہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کئی حیرت انگیز واقعات اور کرامات ظاہر ہوئیں۔ (7)

وصال شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت اور عوامُ الناس میں بے پناہ مقبولیت سے گھبرا کر آپ کے ایک حاسد نے آپ کو زہر دے دیا۔ 16 ربیعُ الاوّل 870ھ کو نمازِ فجر کے سجدے میں آپ کا وصال ہوا اور اسی دن نمازِ ظہر کے وقت آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ (8)

77 سال بعد بھی جسم سلامت انتقال کے ستتر (77) سال کے بعد کسی وجہ سے "سوس" سے "مراکش" منتقل کرنے کے لئے جب قبر کُشائی کی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح و سالِم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا، وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے آپ کے مبارک رخسار پر انگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہو گئی، یعنی زندہ انسانوں کی طرح جسم میں خون رواں دواں تھا۔ (9)

تدفین کے بعد ایک عرصے تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک قبر سے مُشک کی خوشبو آتی رہی۔ (10)

دلائلُ الخیرات شریف اس کتاب کا پورا نام "دَلَائِلُ الْخَیْرَات وَ شَوَارِقُ الْاَنْوَارِ فِی ذِکْرِ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار" ہے۔ کتاب لکھنے کا سبب یہ بنا کہ ایک مرتبہ شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ وضو کے لئے ایک کنویں پر تشریف لے گئے مگر یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ وہاں نہ ڈول ہے، نہ رسی۔ قریب کے بلند مکان سے ایک بچی نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جب آپ نے اپنے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگی: آپ کی بزرگی کے تو ہر طرف چرچے ہیں اور آپ پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں! پھر اس بچی نے کنویں میں اپنا لُعابِ دَہن (یعنی تھوک) ڈال دیا، پانی جوش مارتا ہوا باہر ابل پڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کرنے کے بعد اس بچی سے فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا؟ اس بچی نے جواب دیا: اس ذاتِ اقدس پر کثرت سے دُرود بھیجنے کی بدولت جو جنگل میں چلتے تو وحشی جانور ان کے دامن سے لپٹ جاتے تھے۔ یہ سُن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھائی کہ میں دُرود شریف کے بارے میں کتاب ضرور لکھوں گا۔ (11)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی عاشقانِ رسول پابندی سے دلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مریدین وطالبین کو جو شجرہ عطا فرمایا ہے اس کے صفحہ 23 پر روزانہ دلائلُ الخیرات کا ایک حزب پڑھنے کی ترغیب بھی شامل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ نے مکتبۃُ المدینہ کے تعاون سے اس کی دو بہترین اشاعتیں کی ہیں۔ پہلی اشاعت عربی میں جبکہ دوسری اشاعت میں اُردو ترجمہ بھی شامل ہے۔

5 حضرت سیدنا عبد العزیز التَّبَّاع رحمۃ اللہ علیہ

مراکش شہر کے سات مشہور اولیائے کرام (سبعۃ الرجال) میں پانچواں نام حضرت سیدنا عبد العزیز التباع رحمۃ اللہ علیہ کا

ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم ان کے مزار شریف پر بھی حاضر ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بڑے مشائخ، اجل عارفین اور علمائے کاملین میں ہوتا ہے۔ آپ سلسلۂ شاذلیہ کے اکابرین میں سے ہیں اور صاحبِ کرامت بزرگ ہیں۔ آپ کا وصال 6 ربیعُ الآخر 914ھ میں ہوا، مزار مبارک پر ایک گنبد بنا ہوا ہے جسے سلطان محمد بن عبد اللہ نے بنوایا تھا۔[12]

6 حضرت سیدنا عبد اللہ غزوانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا عبد اللہ غزوانی رحمۃ اللہ علیہ سَبْعَۃُ الرِّجال میں سے چھٹے بزرگ ہیں۔ آپ کا پورا نام ابو محمد عبد اللہ بن احمد عُجّال غزوانی ہے۔ فاس میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے۔ آپ حضرت سیدنا عبد العزیز التباع رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ شاذلیہ کے جلیلُ القدر بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ نے معروف و مشہور کتاب "كِتَابُ النُّقْطَةِ الْأَزَلِيَّةِ فِي سِرِّ الذَّاتِ الْمُحَمَّدِيَّه" تصنیف فرمائی۔ آپ کے ملفوظات نظم و نثر کی صورت میں معروف ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ کرامت بزرگ اور معروف صوفیا اور عارفین میں سے تھے۔ اولیائے کرام کی ایک بڑی جماعت نے آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک 935ھ بمطابق 1528ء میں ہوا، مزارِ پرانوار مراکش میں معروف و مشہور ہے۔[13]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمیں ان کے مزارِ پرانوار پر بھی حاضری نصیب ہوئی۔

7 حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃ اللہ علیہ

اس کے بعد ہم سَبْعَۃُ الرِّجال میں سے ساتویں بزرگ حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو القاسم جبکہ نام عبد الرحمٰن بن عبد اللہ سُہیلی اُندلسی مالکی ہے۔ اندلس کے شہر مالَقَہ کے قریب سُہیل نامی ایک بستی کی نسبت سے آپ کو سُہَیلی کہا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت 508ھ میں مالَقَہ شہر میں ہوئی۔[14]

امام سُہیلی مالکی رحمۃ اللہ علیہ علمِ حدیث، فقہ، سیرت، قراءت و تجوید، تراجم و اَنساب، رِجال، لُغت، شاعری اور تاریخ وغیرہ مختلف علوم و فُنون میں مہارت رکھتے تھے۔[15] آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تدریس (دینی علوم کی ٹیچنگ) میں حد درجہ مشغول ہونے کے باوجود تصنیف و تالیف (دینی کتابیں لکھنے) کے میدان کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "اَلرَّوْضُ الْاُنُف" کے نام سے امام ابنِ ہشام رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "السیرۃ النبویۃ" کی شرح لکھی جو سیرت کی کتابوں میں ایک نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 26 شعبان شریف 581ھ بروز جمعرات ہوا۔[16]

زیارات کے بعد ہم نے رات کا کھانا کھا کر آرام کیا۔

اگلے دن یعنی 18 دسمبر 2022ء بروز اتوار نمازِ فجر کے بعد ہم مراکش شہر سے کاسابلانکا (Casablanca) ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے، یہ سفر دو گھنٹے سے زیادہ کا تھا۔ ہماری فلائٹ کا وقت دوپہر 3 بج کر 5 منٹ تھا۔ ایئرپورٹ پر امیگریشن وغیرہ کے معاملات سے فارغ ہو کر ہم نے نمازِ ظہر ادا کی، پہلے ہم تقریباً ساڑھے سات گھنٹے کا ہوائی سفر کر کے دبئی پہنچے، پھر وہاں سے تقریباً پونے دو گھنٹے کی فلائٹ کے ذریعے کراچی واپسی ہوئی۔

اللہ پاک ہمارا یہ سفر اور زیارات قبول فرمائے، مرتے دَم تک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک رہتے ہوئے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) السعادۃ الابدیہ، ص27 تا 28 ملخصاً (2) نسیم الریاض، 1/14 ملتقطاً (3) اعلام للزرکلی، 1/107 - سبعۃ الرجال مراکش، ص96 (4) التشوف الی رجال التصوف، ص452 (5) جامع کرامات الاولیاء، 1/504 (6) زیارات مراکش، ص19 (7) جامع کرامات الاولیاء، 1/276 ملخصاً (8) نور نور چہرے، ص321 (9) مطالع المسرات، ص4 (10) مراٰۃ المناجیح، 8/274 مفہوماً (11) جامع کرامات اولیاء، 1/276 (12) السعادۃ الابدیہ، ص161 تا 163 ملخصاً - سبعۃ الرجال مراکش، ص116 (13) السعادۃ الابدیہ فی التعریف بمشاہیر الحضرۃ المراکشیہ، ص169، 170 ملخصاً (14) وفیات الاعیان، 3/144 (15) السعادۃ الابدیہ، ص181 (16) السعادۃ الابدیہ، ص182۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک خواب

مولانا فرمان علی عطّاری مَدَنی*

اچھے خواب اللہ پاک کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، حدیثِ پاک میں اس سے متعلق رہنمائی کرتے ہوئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اچھا خواب اللہ پاک کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس پر اللہ پاک کی حمد کرے اور اس خواب کو کسی کے سامنے بیان بھی کردے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے جب کوئی ایسا خواب دیکھے تو اس کے شر سے اللہ پاک کی پناہ مانگے اور اسے کسی کے سامنے ذکر نہ کرے۔ بے شک یہ خواب اس کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔“[1]

ہم جو بھی خواب دیکھتے ہیں اس کی تعبیر یقینی طور پر پوری ہو یہ ضروری نہیں مگر انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو خواب میں جس کام کا حکم دیا جاتا ہے اس پر عمل کرنا ہوتا ہے نیز یہ حضرات جو کچھ دیکھتے ہیں وہ ہمیشہ سچ اور حقیقت میں ظہور پذیر بھی ہوتے ہیں کیونکہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے، قراٰنِ کریم میں حضرت یوسف علیہ السّلام اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خوابوں کی مثالیں موجود ہیں۔ نبیِّ کریم علیہ السّلام نے جو خواب دیکھے وہ سب کے سب یقیناً سچے اور حقیقت پر مبنی تھے اور ان سب میں اُمّت کے لئے وعظ و نصیحت اور کثیر مسائلِ شریعت موجود ہیں، جس طرح آپ کے اقوال و فرامین کا ایک ایک حرف حجت اور دلیل ہے اسی طرح آپ کے خواب بھی عینِ شریعت اور امت کے لئے قابلِ عمل ہیں۔

(1) پارہ 10 سورۃ الانفال کی آیت نمبر 43 میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک مبارک خواب کا ذکر کچھ یوں ہوتا ہے: ﴿اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: (اے حبیب! یاد کرو) جب اللہ نے یہ کافر تمہاری خواب میں تمہیں تھوڑے کرکے دکھائے۔

(جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں پر) یہ اللہ پاک کی نعمت تھی کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کفار کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی اور آپ نے اپنا یہ خواب صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم سے بیان کیا تو اس سے ان کی ہمتیں بڑھیں اور اپنے ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ رہا اور انہیں دشمن پر جرأت پیدا ہوئی اور دل مضبوط ہوئے۔ خواب میں قِلَّت کی تعبیر ضُعف سے ہے، چنانچہ اللہ پاک نے مسلمانوں کو غالب فرما کر کفار کا ضعف ظاہر کردیا۔[2]

(2) پارہ 26 سورۃ الفتح کی آیت نمبر 27 میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک دوسرے خواب کا ذکر یوں ہے: ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ نے سچ کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

اس خواب کی تفصیل یہ ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حُدَیْبِیَہ کا قصد فرمانے سے پہلے مدینۂ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مکۂ مُعَظَّمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور صحابہ میں سے بعض نے سر کے بال منڈائے اور بعض نے ترشوائے۔ یہ خواب آپ نے اپنے صحابہ سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکۂ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ جب مسلمان حدیبیہ سے صلح کے بعد واپس ہوئے اور اس سال مکۂ مکرمہ میں ان کا داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے مذاق اڑایا، طعنے دیئے اور کہا: اس خواب کا کیا ہوا؟ اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہو گا، چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑی شان و شوکت کے ساتھ مکۂ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ (3)

3 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دو سونے کے کنگن اپنے ہاتھ میں دیکھے، مجھے ان کے معاملے نے تشویش میں مبتلا کر دیا، تو مجھے حکم دیا گیا کہ انہیں پھونک مارو، میں نے پھونکا تو وہ اڑ گئے، میں نے انہیں دو کذابوں سے تعبیر کیا جو میرے بعد ظاہر ہوں گے ان میں سے ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ (4)

4 نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے جوامع الکلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے ایک دن میں سویا ہوا تھا تو (خواب میں) میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: رسول اللہ (اس دنیا سے) چلے گئے مگر تم وہ خزانے نکال رہے ہو۔ (5)

5 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ "میں جنت میں ہوں پھر میں نے جنت کی اعلیٰ منزلوں میں فُقَرا مہاجرین کو پایا اور اس میں عورتیں اور اغنیا (مال دار لوگ) کم تعداد میں بھی نہیں تھے۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ اغنیا تو دروازے پر ہیں اور ان سے حساب لیا جارہا ہے اور ان کے گناہ معاف کئے جارہے ہیں جبکہ عورتوں کو دو سرخ چیزوں یعنی ریشم اور سونے نے غافل کر دیا ہے۔ (6)

6 نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں سَویا ہوا تھا کہ خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ایک دُشوار گُزار پہاڑ پر لے گئے۔ جب میں پہاڑ کے درمِیانی حصّے پر پہنچا تو وہاں بڑی سَخت آوازیں آرہی تھیں، میں نے کہا، یہ کیسی آوازیں ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے اور آگے لے جایا گیا تو میں کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرا کہ اُن کو اُن کے ٹخنوں کی رَگوں میں باندھ کر (اُلٹا) لٹکایا گیا تھا اور اُن لوگوں کے جبڑے توڑ دیئے گئے تھے جن سے خون بہہ رہا تھا۔ تو میں نے پوچھا، یہ کون لوگ ہیں؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ اِفطار کرتے تھے قَبل اِس کے کہ روزہ اِفطار کرنا حَلال ہو۔ (7)

7 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: چلئے! میں اُس کے ساتھ چل دیا، میں نے دو آدمیوں کو دیکھا، ان میں سے ایک کھڑا تھا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں لوہے کا زَنبور تھا جسے وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اُسے اتنا کھینچتا کہ گُدی تک پہنچا دیتا پھر اُسے نکالتا اور دوسرے جَبڑے میں ڈال کر کھینچتا، اتنے میں پہلے والا (جبڑا) اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے اسے قیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (8)

---

(1) بخاری، 4/423، حدیث: 7045 (2) صاوی، ص768، الانفال، تحت الآیۃ: 43 (3) خازن، الفتح، تحت الآیۃ: 27، 4/161 (4) بخاری، 2/507، حدیث: 3621 (5) بخاری، 2/303، حدیث: 2977 (6) الترغیب والترہیب، 3/74، حدیث: 25 (7) صحیح ابن حبان، 9/286، حدیث: 7448 (8) مساوئ الاخلاق للخرائطی، ص76، حدیث: 131۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی قرآنی نصیحتیں

مدثر علی عطّاری
(درجۂ رابعہ جامعۃ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

انبیائے کرام علیہم السلام کائنات کی عظیم ترین ہستیاں اور انسانوں میں ہیروں موتیوں کی طرح جگمگاتی شخصیات ہیں جنہیں خدا نے وحی کے نور سے روشنی بخشی، حکمتوں کے سرچشمے ان کے دلوں میں جاری فرمائے اور سیرت و کردار کی وہ بلندیاں عطا فرمائیں جن کی تابانی سے مخلوق کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ ان میں سے خطیبُ الانبیاء حضرت شعیب علیہ السلام بھی ہیں، اللہ پاک نے آپ کو دو قوموں کی طرف مبعوث فرمایا: 1 اہلِ مدین 2 اَصحابُ الاَیکہ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت شعیب علیہ السلام کے علاوہ کسی نبی کو دوبار مبعوث نہیں فرمایا۔ آپ علیہ السلام کو ایک بار اہلِ مدین کی طرف بھیجا جن کی اللہ پاک نے ہولناک چیخ اور زلزلے کے عذاب کے ذریعے گرفت فرمائی۔ دوسری بار اَصحابُ الاَیکہ کی طرف بھیجا جن کی اللہ پاک نے شامیانے والے دن کے عذاب سے گرفت فرمائی۔

(سیرت الانبیاء، ص505)

جس طرح اللہ تعالیٰ نے جابجا انبیائے کرام علیہم السلام کی نصیحتیں قراٰنِ پاک میں بیان فرمائی اسی طرح اپنے پیارے نبی حضرت شعیب علیہ السلام کی بھی نصیحتیں قراٰنِ پاک میں بیان فرمائی ہیں۔ آیئے چند نصیحتیں ملاحظہ فرماتے ہیں:

1 اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت فرمائی

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ(۱۷۹)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔ (پ19، الشعرآء:179)

2 ناپ تول پورا کرنے کے بارے میں نصیحت

﴿اَوْفُوا الْكَیْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ(۱۸۱) وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ(۱۸۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: ناپ پورا کرو اور گھٹانے والوں میں نہ ہو اور سیدھی ترازو سے تولو۔

(پ19، الشعرآء:181، 182)

3 زمین میں فساد نہ پھیلانے کی نصیحت

﴿وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ(۱۸۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور لوگوں کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

(پ19، الشعرآء:183)

4 اللہ پاک کے خوب جاننے کے بارے میں نصیحت

﴿قَالَ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(۱۸۸)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: فرمایا میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کوتک (کرتوت) ہیں۔ (پ19، الشعرآء:188)

5 اللہ پاک کی بندگی کے بارے میں نصیحت

﴿وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًاۙ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ(۳۶)﴾

ترجمۂ کنزالایمان: مدین کی طرف اُن کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اور پچھلے دن کی اُمید رکھو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

(پ20، العنکبوت:36)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں حضرت شعیب علیہ السّلام کی نصیحتوں پر عمل کرکے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا 3 چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

سیّد حدیر الحسن

(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ شاہ ابوالبرکات مغلپورہ لاہور)

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ذات جَوامعُ الْکَلِم (یعنی مختصر گفتگو اور مفصل معانی) کے وصفِ کمال سے متصف ہے، آپ علیہ السّلام کی متعدد احادیثِ طیبات میں تین چیزوں کے بیان سے تربیت کرنا ملتا ہے۔ اگرچہ تین کا عدد ہے تو مختصر لیکن حضور جانِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ان تین چیزوں کی تربیت میں ہزارہا چیزوں کی تربیت اور سینکڑوں مسائل کا حل موجود ہے، ان احادیثِ طیبات میں سے چند درج ذیل ہیں:

1 تین خصلتوں میں ایمان کی چاشنی

حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جس شخص میں تین خصلتیں ہوں وہ ایمان کی حلاوت (مٹھاس) پالے گا۔ (۱) اللہ و رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں (۲) اس کی محبت کسی بھی بندے سے فقط اللہ ہی کے لئے ہو (۳) وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا بُرا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے۔ (بخاری، 1/17، حدیث:16)

2 تین لوگوں سے اللہ کلام نہیں فرمائے گا

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ہیں کہ جن سے اللہ پاک گفتگو نہیں کرے گا، نہ قیامت کے روز ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ناکام ہوگئے اور نقصان سے دوچار ہوئے، اے اللہ کے رسول! یہ کون ہیں؟ فرمایا: اپنا کپڑا (ٹخنوں سے) نیچے لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے اپنے سامان کی مانگ بڑھانے والا۔ (مسلم، ص65، حدیث:293)

3 تین ممنوعہ چیزوں کی اباحت کا حکم

فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: میں نے تمہیں تین باتوں سے روکا تھا، اب میں تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہوں۔ 1 میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا، اب ان کی زیارت کو جایا کرو۔ بے شک ان کی زیارت میں عبرت اور نصیحت ہے۔ 2 میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں کے علاوہ میں پینے سے منع کیا تھا، تو سب قسم کے برتنوں میں پی سکتے ہو لیکن کوئی نشہ آور چیز مت پیو۔ 3 میں نے تمہیں کہا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد استعمال کرنا منع ہے تو اب اسے کھا سکتے ہو اور اپنے سفروں میں اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

(ابوداؤد، 3/465، حدیث:3698)

4 مسلمان کا دل تین چیزوں میں خائن نہیں

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: مسلمان کا دل تین چیزوں میں خیانت نہیں کرتا، عمل کو خالصتاً اللہ کے لئے انجام دینا، مسلمانوں کے ائمہ کی خیرخواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہنا۔ (ابن ماجہ، 1/151، حدیث:230)

5 تین چیزوں کا ثواب قبر میں بھی

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے: (۱) صدقۂ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور (۳) نیک و صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

(ترمذی، 3/88، حدیث:1381)

اللہ پاک ہمیں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور دوسرے مسلمانوں تک پہنچانے کی توفیق عطا

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میزبان کے حقوق

احمد افتخار عطّاری

(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح مہمان کی عزت و توقیر اور اپنی حیثیت کے مطابق مہمان نوازی کرنا میزبان کی ذمہ داری ہے اسی طرح ہمارا دینِ اسلام ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ ایک مہمان کو میزبان کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہئے۔ آیئے! میزبان کے 5 حقوق پڑھ کر اپنے علم و عمل میں اضافہ کرتے ہیں:

(1) زیادہ دیر نہ ٹھہرنا فرمانِ آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مہمان کیلئے یہ حلال نہیں کہ میزبان کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔ (بخاری، 4/136، حدیث:6135)

(2) میزبان کو گناہ میں مبتلا نہ کرنا حدیثِ مبارک میں مہمان کو حکم دیا گیا ہے کہ کسی مسلمان شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے پاس اتنا عرصہ ٹھہرے کہ اسے گناہ میں مبتلا کر دے، صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ اسے گناہ میں کیسے مبتلا کرے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ اپنے بھائی کے پاس ٹھہرا ہو گا اور حال یہ ہو گا کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو گی جس سے وہ اس کی مہمان نوازی کر سکے۔ (مسلم، ص736، حدیث:5414)

(3) مہمان نوازی سے خوش ہونا ﴿لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا(۱۴۸)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔ (پ6، النسآء:148)

اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک شخص ایک قوم کا مہمان ہوا تھا اور انہوں نے اچھی طرح اس کی میزبانی نہ کی، جب وہ وہاں سے نکلا تو اُن کی شکایت کرتا ہوا نکلا۔

(بیضاوی، النسآء، تحت الآیۃ:148، 2/272)

اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو میزبان کی مہمان نوازی سے خوش نہیں ہوتے اگرچہ میزبان نے کتنی ہی تنگی ہونے کے باوجود کھانے کا اہتمام کیا ہو۔ خصوصاً رشتے داروں میں اور بِالخُصوص سسرالی رشتے داروں میں مہمان نوازی پر شکوہ شکایت عام ہے۔

(4) دعوت کے بغیر کھانا نہ کھانا ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُۙ-وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔ (پ22، الاحزاب:53)

مفتی قاسم صاحب دامت برکاتہمُ العالیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: کوئی شخص دعوت کے بغیر کسی کے یہاں کھانا کھانے نہ جائے۔ اور مہمان کو چاہئے کہ وہ میزبان کے ہاں زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے تاکہ اس کے لئے حَرَج اور تکلیف کا سبب نہ ہو۔ (صراط الجنان، 8/73)

(5) مہمان کو چار باتیں ضروری ہیں حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ بہار شریعت میں تحریر فرماتے ہیں کہ مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو، یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ (3) بغیر اجازتِ صاحبِ خانہ (یعنی میزبان سے اجازت لئے بغیر) وہاں سے نہ اُٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔

(بہار شریعت، 3/394)

اللہ پاک ہمیں دیگر حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ میزبان کے حقوق بھی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ میں موصول 258 مضامین کے مؤلفین

لاہور: محمد قمر شہزاد عطاری، حافظ محمد اسامہ عطّاری، محمد مدثر مدنی، محمد ندیم عطاری، ابوبرہان عبد الرحمٰن عطاری، ابو ثوبان عبد الرحمٰن عطّاری، ابو شہیر تنویر احمد عطاری، محمد کاشف عطاری، ابو عروہ محمد عبد اللہ چشتی، محمد جمیل عطاری، عبد الرحیم عطاری، محمد جنید عطاری، محمد تیمور عطاری، صفی الرحمٰن عطاری، حافظ مبین ضمیر رضوی عطاری، ابو الغوث محسن رضا، سید محمد مبین رضا عطاری، احسان محی الدین، احمد افتخار عطاری، احمد رضا عرف عبید رضا، احمد رضا عطاری، احمد فیصل، احمد حسن، ارسلان حسن عطاری، اشتیاق احمد عطاری، آصف علی، اظہر فرید، اللہ دتہ عطاری، امتیاز احمد، تجمل حسین، جنید جاوید، جنید یونس، حاجی محمد فیضان، حافظ اویس علی، حافظ طاہر، حافظ علی شان عطاری، حافظ عون عطاری، حافظ محمد احمد عطاری، حافظ محمد حماس، حافظ محمد خضر عطاری، حافظ محمد مزمل، حافظ منیب احمد، حسنین علی عطاری، حسین صادق، حماد علی اکبر، حیدر علی عطاری، خرم شہزاد، خیال محمد، دانش علی، ذوالفقار یوسف، ذیشان علی عطاری، راشد علی عطاری، رضائے مصطفٰی، زین العابدین، سانول عطاری، سلمان علی، سید حدیر الحسن شاہ، سید علی شاہ، سید نگاہ علی، شجاعت حسین عطاری، شہاب الدین عطاری قادری رضوی، شہزاد احمد، صبیح اسد جوہری، ضمیر احمد رضا عطاری، ضیاء المصطفٰی، ظہور احمد عُمرانی، ظہیر احمد، عادل رضا عطاری، عاطف علی، عامر فرید، عباس رضوی، عبد الرحمٰن امجد عطاری، عبد الصبور عطاری، عبد المتین، عبد الہادی، عبد الحنان، عبد الرافع عطاری، عبد الرحمٰن بن لیاقت علی،، عبد العظیم، عبد اللطیف، عبد المنان عطاری، عبید الرحمٰن عطاری، عدیل عاشق، عدیل رمضان، عرفان ساجد، علی احمد، علی اسحاق، علی اکبر مہروی، علی حسنین ارشد، علی رضا، علی رضا بن محمد حنیف، علی طحہ، عمر رضا، غلام مرسلین، فاحد علی عطاری، فیضان حیدر، فیضان علی، قاری احمد رضا عطاری، کلیم اللہ چشتی عطاری، گل محمد عطّاری، مبارک احمد، مبین علی، محمد ابو بکر عطاری، محمد ابو بکر صدیق بن سلیم عطاری، احد بن محمد اسامہ عطاری، احسان فریاد، احسان رمضان عطاری، محمد احسن عباس عطاری، محمد احسن رضا نقشبندی، محمد احمد رضا بن فرمان احمد، محمد احمد رضا عطاری، محمد احمد صدیقی، محمد ارمان عارف، محمد اسامہ بن جاوید اختر، محمد اسامہ عطاری بن آصف حسین، محمد اسجد نوید، محمد اسد، محمد اسلم بن محمد شریف، محمد اظہر زوار، محمد اعجاز عطاری، محمد آفتاب اعجاز، محمد افضل غفور، محمد اکرام، محمد امجد عطاری، محمد انس اعظم، محمد اورنگزیب عطّاری، محمد بلال، محمد بلال منظور، محمد تنویر عطاری، محمد جاوید اسلم، محمد جمشید عطاری، جنید بن امانت علی، حنیف علوی، محمد خضر حیات، محمد رضا عطاری، محمد رضائے مصطفٰے امین، محمد روحان طاہر، محمد زاہد ملتانی، محمد زین بن ذوالفقار علی، محمد زین عطاری، محمد سرفراز علی عطاری، محمد سرور خان قادری، محمد سفیان عطاری بن محمد شفیق، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد عارش رضا قادری، محمد عارف علی عطاری، محمد عاصم اقبال عطاری، محمد عبد اللہ امین، محمد عبد اللہ عارف، محمد عثمان سعید، محمد عثمان عطاری، محمد عدیل عطاری، محمد عطائے مصطفٰے عطاری، محمد علی حیدر، محمد عمران زمان، محمد عمران رمضان عطاری، محمد عیسٰی، محمد غلام عباس عطاری، محمد فخر الحبیب نظامی، محمد فہیم ندیم، محمد فیصل رضوی، محمد فیصل فانی بدایونی، محمد فیضان، محمد قاسم علی، محمد کاشف عطاری، محمد مبشر رضا قادری، محمد مبشر عبد الرزاق عطاری، محمد مبشر عطاری، محمد مبین رمضان، محمد مبین عطاری، محمد متین، محمد محسن رضا عطاری، محمد محسن علی، محمد محسن محسنی، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد مدنی، محمد مسلم عطاری، محمد معین آدم، معین رمضان عطاری، محمد منیب احمد، محمد نجف عطاری، محمد نعمان، محمد نعمان یونس عطاری، محمد نور مصطفٰے بن محمد امین، محمد وسیم عطاری، وقاص سمی محمد، وقاص عبد الغفور، وقاص جمیل عطّاری، محمد ثقلین امین حیدر، احمد یعقوب، محمد یاسر علی، مدثر علی، مدثر عباس عطّاری، مدثر منیر عطاری، مزمل حسن خان، مزمل عطاری، مسعود احمد عطاری، مسعود مقبول، سید احمد رضا، عبد اللہ، محمد ہارون عطاری، مبشر حسین عطاری، محمد عدنان، وارث علی عطاری، یاسر عباس عطاری۔ **سیالکوٹ:** امیر حمزہ بن محمد انور، عبد اللہ افضل۔ **قصور:** حافظ محمد عمران عطاری، محمد ابو بکر۔ **کراچی:** محمد صائم، محمد اسامہ عطاری، محمد ایوب عطاری، محمد یوسف میاں برکاتی۔ **اٹک:** احمد مرتضٰی عطّاری، عادل خان، محمد اشفاق عطاری، محمد انیس۔ **راولپنڈی:** امجد عالم، محمد عمر عظیم قادری۔ **رائیونڈ:** سکندر علی عطّاری، عبد العلی مدنی، محمد سراج الدین عطاری، سفیان فیاض، محمد عبد اللہ حسین، محمد یاسر، شعیب عطاری۔ **متفرق شہر:** عبید رضا عطّاری (سرائے عالمگیر)، احمد رضا (سمندری) غلام الیاس عطاری (عارف والا)، محمد عبد المبین عطاری (فیصل آباد)، محمد لیاقت علی قادری رضوی (گجرات)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے دسمبر 2024ء

مقابلہ نمبر: 58

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے

01 حضرت ھود علیہ السّلام کی قرآنی نصیحتیں

02 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا 6 چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

03 ذورحم رشتے داروں کے حقوق

+923012619734

مقابلہ نمبر: 30

صرف اسلامی بہنوں کے لئے

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روزوں سے محبت

02 حرمین طیبین کے حقوق

03 غلطی پر اَڑ جانا

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 ستمبر 2024ء

آپ کے تاثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تاثرات

1 بنتِ جاوید (ڈاکٹر آئرلینڈ، یوکے): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں ہر شخص کے لئے بہت کچھ سیکھنے کو ہے، اس کا پڑھنا بھی آسان ہے، اس میں موجود اسلامی بہنوں کا ماہنامہ بھی بہت اچھا ہے، دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے سوال جواب بھی بہت معلوماتی ہوتے ہیں، ان سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔

متفرق تاثرات وتجاویز

2 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت ہی عمدہ اور دلچسپ میگزین ہے، اس سے ہمیں قراٰن وحدیث، عقائد ومسائل، رسولِ کریم، انبیائے کرام اور بزرگانِ دین کی سیرت کے بارے میں معلومات کے ساتھ ساتھ اخلاقیات بھی سیکھنے کو مل رہے ہیں۔ (عارف علی، کامونکی، پنجاب) 3 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین سے بھرپور ایک میگزین ہے، اس میگزین سے کافی کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، ایک میگزین میں اتنا کچھ واقعی قابلِ تعریف ہے۔ (عبدالرحمٰن، گجرات، پنجاب) 4 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھ کر بہت خوشی ہوئی، دل کو سکون ملا، علم میں اضافہ ہوا، جب تک زندگی رہے گی ہمارے گھر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" آتا رہے گا، اِن شآءَ اللہ۔ (عبدالفتاح، سکھر، سندھ) 5 اَلحمدُ لِلّٰہ میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا، بہت اچھا لگا، بالخصوص اس میں موجود سلسلہ "دارُ الافتاء اہلِ سنّت" بہت فائدہ مند ہے۔ (فاروق احمد، ضلع بھکر، پنجاب) 6 میری تجویز یہ ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بچوں کے حوالے سے زیادہ مواد شامل کیا جائے اور سوال جواب کے سلسلے بھی زیادہ ہوں۔ (بنتِ شہزاد، ٹیکسلا، راولپنڈی، پنجاب) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے ہمیں بہت سا علم حاصل ہوتا ہے جو شاید 40 کتابیں پڑھنے سے بھی حاصل نہ ہو، اس میں بچوں کے لئے دلچسپ اور نہایت مفید مضامین ہوتے ہیں جو بچوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ (بنتِ محمد حسین، لاہور) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے ہمیں نیکی کرنے کی سوچ اور عمل کرنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ (بنتِ محمد اکرم، کراچی) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہت اچھا میگزین ہے، اس سے ہمیں کافی علمِ دین سیکھنے کو ملا، اس میں دینی معلومات کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی کے حوالے سے بھی راہنمائی کی جاتی ہے، یہ ایک ایسا میگزین ہے جس میں سب کیلئے کچھ نہ کچھ موجود ہے۔ (اُمِّ اعظم، شکاگو، امریکہ) 10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ایک بہت ہی اچھا میگزین ہے جس سے ہمیں دینی، دنیاوی، روحانی اور طبعی معلومات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ موجودہ اسلامی مہینے کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (اُمِّ ابوبکر، ڈیلاس، امریکہ) 11 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین کے ڈھیروں خزانے لُٹا رہا ہے، مجھے ماہنامہ بہت پسند ہے، میں سالانہ بکنگ کے ذریعے ہر ماہ کا ماہنامہ حاصل کر کے پڑھ رہی ہوں۔ (بنتِ فخر الدین، رحیم یار خان، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تقاضے

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّنِی كَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ یعنی جو مجھ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، 4/309، حدیث:2678)

پیارے بچو! ہمارا ایمان رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ صحابۂ کرام بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت محبت کیا کرتے تھے بعض کی محبت کی کیفیت یہ تھی کہ ان کے لئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جدائی کا صدمہ ناقابلِ برداشت ہوتا تھا۔

تفسیرِ خزائن العرفان صفحہ 160 پر ہے: صحابیِ رسول حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے ایک دن حضور علیہ السّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، بہت غمگین حالت تھی چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا تو حضور علیہ السّلام نے پوچھا: آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بس یہی وجہ ہے کہ جب آپ سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار کر سکوں گا، آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں ہو گی اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ-وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ(۶۹)﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پ5، النسآء:69)

یوں حضرت ثوبان رضی اللہُ عنہ کو تسلی دی گئی کہ جو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا وہ جنت میں حضور علیہ السّلام کے ساتھ ہو گا۔

پیارے بچو! ہمیں حضور علیہ السّلام سے محبت کا اجر بھی ملے گا، بروزِ قیامت حضور کی شفاعت بھی ملی گی اور اللہ کی رحمت سے رسولُ اللہ کا ساتھ بھی ملے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اس کے لئے ہمیں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا محبتِ رسول کا یہی تقاضا ہے۔ چنانچہ:

* نمازوں کی پابندی کرنا * والدین کی خدمت کرنا * بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنا * قراٰنِ پاک پڑھنا * احادیثِ مبارکہ پڑھنا * دینی معلومات حاصل کرتے رہنا * ہمیشہ سچ بولنا * نیکیاں کرتے رہنا اور محبتِ رسول میں اپنی زبان کو ذکر و درود سے تَر رکھنا یہ سب رسول سے محبت کے تقاضوں میں شامل ہے۔

شروع میں لکھی ہوئی حدیثِ مبارک پر عمل کی نیت سے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں ان نیک اعمال پر عمل کیجئے اور جنت میں رسولُ اللہ کے پڑوسی بن جایئے۔

اللہ پاک ہمیں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بچے الگ الگ اور ٹولی (Group) کی شکل میں کلاس کی طرف آرہے تھے اور سبھی اس بات پر حیران ہو رہے تھے کہ آج سر بلال ان سبھی سے پہلے کلاس میں اپنی کرسی پر موجود تھے، نہ صرف پہلے سے موجود تھے بلکہ انہوں نے بچّوں کے آنے سے پہلے وائٹ بورڈ پر شاید آج کا سبق بھی لکھ دیا تھا لیکن اندر آکر دیکھنے سے پتا چلتا تھا کہ سبق نہیں بلکہ شاید آج کے سبق کی ہیڈنگ سر بلال نے بڑے اور خوش خط انداز میں لکھی ہوئی تھی۔ بچے آتے اور سلام کر کے اپنی اپنی جگہ بیٹھتے جاتے، جب سبھی بچے آچکے تو سر بلال کے ساتھ مل کر سبھی بچوں نے کھڑے ہو کر ادب کے ساتھ حضور جانِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں درود شریف کا تحفہ پیش کیا۔ درود شریف کے بعد جب سبھی بچے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو کلاس مانیٹر محمد معاویہ کہنے لگے: سر یہ وائٹ بورڈ پر کیا لکھا ہوا ہے؟

سر بلال: ارے بچو، اردو میں لکھا ہوا ہے آپ پڑھ کر بتائیں کیا لکھا ہوا ہے؟

محمد معاویہ: یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت۔ لیکن سر اس کا مطلب کیا ہے؟

سر بلال: جی بیٹا اب آپ نے صحیح سوال کیا ہے، لیکن پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آپ میں سے کس کس کو ختمِ نبوت کا پتا ہے؟ کافی سارے بچوں کے ہاتھ کھڑے ہو گئے تھے تو سر سے اجازت ملنے پر اسید رضا بولے: سر ختمِ نبوت کا مطلب ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اتنا کہہ کر اسید رکے اور اپنے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا، پھر بولنا شروع کیا: اللہ پاک کے آخری نبی ہیں، اب قیامت تک آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی اور دوسرا نبی نہیں آسکتا یہی ہر مسلمان کا ایمان ہے۔

شاباش اسید بیٹا، آپ نے پچھلی کلاس کا سبق یاد رکھا ہوا ہے بھولے نہیں ہیں، سر بلال نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بچو! آج سے چودہ سو سال پہلے قراٰنِ مجید میں اللہ پاک نے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آخری نبی ہونے کی خوشخبری سنا دی تھی اور ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی بہت سی احادیثِ مبارکہ میں اپنے آخری نبی ہونے کا بتایا تھا اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو خبردار کرنے کے لئے یہ بھی بتادیا تھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کچھ فسادی لوگ آئیں گے اور نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ (False claim) کریں گے، لہٰذا ہوشیار رہنا اور ایسے کسی بھی شخص کی بات کا یقین مت کرنا۔

لیکن سر یہ یومِ تحفظ کیا ہے؟ کامران نے پوچھا۔

سر بلال: جی جی بیٹا اسی طرف آرہا ہوں، جیسا کہ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سچی خبر دی تھی کہ کچھ لوگ نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے لہٰذا اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں وقفے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

وقفے سے کچھ لوگ یہ جھوٹا دعویٰ کرتے رہے لیکن امتِ مسلمہ نے کبھی انہیں قبول نہ کیا۔ پاکستان بننے سے پہلے کی بات ہے کہ اسلام کے دشمنوں نے ہمارے برصغیر (Sub continent) میں بھی ایک ایسا شخص مشہور کروایا جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اسلام کے سچے علمانے اسی وقت لوگوں کو خبر دار کرتے ہوئے اس سے دور رہنے کی نصیحت کی، دن مہینے سال گزرتے گئے آخر کار پاکستان بن گیا لیکن ساتھ ہی ساتھ اسلام دشمنوں کی مدد سے اس جھوٹے نبی کے ماننے والے بھی مضبوط ہوگئے۔ یہاں تک کہ اللہ و رسول کے نام پر بننے والے ملک میں بھی انہوں نے اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ شروع کر دی بلکہ خود کو مسلمان کہلوانا شروع کر دیا۔

لیکن سر ہمارا تو اسلامی ملک ہے تو کسی نے انہیں روکا نہیں؟ معاویہ نے پوچھا۔

سر بلال: جی بیٹا ہمارے مسلمان بھائیوں نے پہلے انہیں سمجھا کر روکنا چاہا لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے الٹا ایک بار تو انہوں نے مسلمانوں کی ٹرین پر حملہ کرتے ہوئے کئی سچے مسلمان طلبہ کو شہید کر دیا تھا۔ یہ دیکھ کر سارے ملک میں بے چینی پھیل گئی اور پھر جیسے علمائے کرام نے پاکستان بنانے کے لیے امت کی راہنمائی کی تھی تو اب پاکستان کو اسلام دشمنوں سے بچانے کے لیے دوبارہ امت کی راہنمائی کی اور ہمارے علما نے قومی اسمبلی (Natinol assembly) میں یہ قرار داد پیش کی، جس کے نتیجے میں ایسے لوگوں پر اپنے باطل نظریات کے لئے اسلام کا نام استعمال کرنے پر پابندی لگا دی گئی اور آپ کو پتا ہے جس دن یہ قانون پاس ہوا تھا وہ 7 ستمبر 1974ء تھا بس اسی کی یاد میں ہم ہر سال یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت مناتے ہیں تاکہ ہمیں اس کی تاریخ بھی پتا ہو اور اس دن ہم پھر سے ساری دنیا کو بتا دیں کہ

محمدِ مصطفےٰ سب سے آخری نبی
احمدِ مجتبیٰ سب سے آخری نبی

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عبد الحق	لائق ہستی (یعنی اللہ) کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظ "عبد" کی اضافت کے ساتھ
محمد	امین	امانت دار	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	شُعیب	چھوٹی جماعت	اللہ کے نبی علیہ السلام کا بابرکت نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنیٰ	نسبت
اُثَیلہ	شرف اور بزرگی والی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
رمیصاء	ایک ستارے کا نام	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
اَنیقہ	خوش آیند، خوب	حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

حروف ملائیے!

اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بیشمار کمالات و اوصاف بیان فرمائے ہیں۔ قراٰنِ مجید کے لفظ لفظ سے رفعتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشبو آتی ہے۔ قراٰنِ کریم میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت سارے نام بیان ہوئے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”زیادہ ناموں والا ہونا آپ کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔“ (الریاض الانیقہ، ص14ماخوذاً) قراٰنِ کریم میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو ذاتی نام ”محمد، احمد“ اور بہت سارے صفاتی نام بیان ہوئے ہیں۔

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پانچ صفاتی نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظِ ”کریم“ تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 بشیر 2 نذیر 3 مزمل 4 مشہود 5 سراج منیر۔

ا	ز	ہ	ا	د	خ	ہ	ا	ر
ع	ف	ہ	ی	ل	م	ز	م	ل
ل	ن	د	ی	ا	ا	ق	ب	ع
م	ذ	ی	ر	ی	ش	ب	ر	ب
ر	ی	ش	ج	و	ی	ا	ا	م
ر	ر	س	ت	غ	ف	ن	م	ش
ر	ی	ن	م	ج	ا	ر	س	ہ
ی	م	ا	ل	م	ی	ر	ک	و
ر	ک	ذ	س	ر	م	ی	ع	د

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 ہمیں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ 2 ہم ہر سال یومِ تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت مناتے ہیں۔ 3 آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی اور دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ 4 بہت سارے صفاتی نام بیان ہوئے ہیں۔ 5 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہایت شرم و حیا والے تھے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں)

سوال نمبر:01 بروزِ قیامت کونسا بادشاہ عرش کے سائے میں ہوں گا؟

سوال نمبر:02 سیدُ المؤذنین کس ہستی کا لقب ہے؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی2024ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 حسن رضا (کشمیر) 2 محمد اعظم (اوتھل) 3 محمد بشیر عطّاری (پاکپتن)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 چغلی کھانے والوں کو کتے کی شکل میں اٹھایا جائے گا 2 61 ہجری۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** محمد جواد (میرپور خاص) بنتِ حفیظ عطّاری (فیصل آباد) بنتِ محمد آصف (جہلم) بنتِ علی محمد عطّاری (کہروڑپکا) بنتِ محمد اشرف عطّاریہ (گجرات) بنتِ اکبر (واربرٹن) علی گل (اسلام آباد) عبید رضا عطّاری (سرائے عالمگیر) بنتِ محمد شاہد (کراچی) بنتِ محمد اعجاز (سیالکوٹ) سمیع اللہ (کراچی) احمد رضا (صادق آباد)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جولائی 2024ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 حسنین علی شوکت (گوجرانوالہ) 2 بنتِ خضر حیات (بھکر) 3 احمد رضا (لاہور)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 مصافحہ کی سنت، ص56 2 حروف ملایئے، ص56 3 دوستی کا دن، ص59 4 کھجور کے درخت، ص57 5 والدین کے کام، ص58۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** بنتِ محمد سلیم (لاہور) ضیاء الحسن (ملتان) محمد شاہ زیب عطّاری (واہ کینٹ) بنتِ محمد اشرف (خوشاب) بنتِ عقیل عطّاری (لاہور) عبد الوہاب (سیالکوٹ) محمد اویس (فیصل آباد) محمد لقمان (کراچی) بنتِ محمد عرفان (کراچی) محمد ابو بکر (کراچی) بنتِ انور (حاصل پور) محمد اویس (ڈی آئی، خان)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2024ء)

نام مع ولدیت:------------------ عمر:---- مکمل پتا:--

موبائل/واٹس ایپ نمبر:-------------------------------- (1) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:------------------ صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:---------------------- صفحہ نمبر:------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 ستمبر 2024ء)

جواب1:.. جواب2:..

نام:.................. ولدیت:.................. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..................................

مکمل پتا:____

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان نومبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

شجر و حجر دیوار و در میں بدل گئے

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

آخری نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ذات گویا معجزات کی کان تھی، آپ کے معجزات سننے پڑھنے والوں کو نہ صرف حیرت زدہ کرتے ہیں بلکہ محبتِ مصطفےٰ میں اضافے کا بھی ذریعہ ہیں۔ یہاں ایسا ہی ایک حیرت انگیز معجزہ ملاحظہ کیجئے جو خاص طور پر تو رسولِ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی حیا و شرم کے بارے میں ہے مگر ساتھ ہی ساتھ یہ واقعہ اعلیٰ حضرت علیہ الرَّحمہ کے مشہورِ زمانہ سلام کے اس شعر کا بھی مصداق ہے

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے ایک سفرِ جہاد میں فرمایا: ”کہیں قضائے حاجت کے لئے جگہ ہے؟“ میں نے عرض کیا کہ اس میدان میں آدمیوں کی کثرت کے سبب کہیں ٹھکانہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: جاکر دیکھو کہیں درخت یا پتھر ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ کچھ درخت قریب قریب نظر آرہے ہیں، فرمایا: ان درختوں سے جاکر کہو کہ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم تم کو حکم دیتے ہیں کہ ان کی قضائے حاجت کے لئے اکٹھے ہو جاؤ اور پتھروں سے بھی یہی کہنا۔ میں نے حکم کی تعمیل میں ان سے جاکر کہا تو اللہ کی قسم! درخت قریب قریب ہو کر ایک ساتھ جمع ہو گئے اور پتھر بھی آپس میں جڑ کر دیوار بن گئے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد مجھ سے فرمایا: ان سے کہہ دو کہ علیحدہ ہو جائیں، میں نے کہا تو اللہ کی قسم وہ درخت اور پتھر ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ (الشفاء، 1/300)

اس عظیم معجزہ کی روشنی میں چند باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

❁ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نہایت شرم و حیا والے تھے ❁ ہمیں بھی شرم و حیا کو اپنی طبیعت کا حصہ بنالینا چاہئے ❁ سفر یا کسی مجبوری میں بھی دینی تقاضوں کو مدّ نظر رکھنا چاہئے ❁ غیر معمولی حالات میں بھی جس حد تک ممکن ہو اس حد تک پردہ داری اور دیگر احکامِ شرع کی پابندی کرنی چاہئے ❁ ضرورت پڑنے پر کسی چیز کا خصوصی انتظام و اہتمام کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ❁ اللہ پاک نے اپنے حبیب کو بے انتہا اختیارات عطا فرمائے تھے ❁ شجر و حجر جیسی بے جان چیزیں بھی حکمِ مصطفےٰ کا احترام اور تعمیل کیا کرتی تھیں ❁ اگر کبھی ارد گرد کے ماحول میں عارضی طور پر کوئی تبدیلی کرنے کی ضرورت پیش آئے تو ضرورت ختم ہونے کے بعد فوری طور پر ماحول کو سابقہ حالت میں معمول پر لے آنا چاہئے تاکہ دوسروں کو آزمائش و پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بیٹیوں کی تربیت

بیٹیوں کو محبت واطاعتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیت دیں

اُمِّ میلاد عطاریہ*

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

اسلام سے قبل اگر دنیا کے مختلف مُعاشَروں میں عورت کی حیثیت دیکھی جائے تو معلوم ہو گا کہ عورتوں کی حیثیت بس ایک خدمت گار کی سی تھی، ان کے ساتھ جانوروں سے بدتر سُلوک ہوتا، وراثت میں دیگر مال و اسباب کی طرح ان کا بھی بٹوارہ ہوتا، بیٹی کی پیدائش کو باعثِ عار (شرمندگی) سمجھا جاتا، عار سے بچنے کے لئے اپنی بیٹی کو زِنْدہ زمین میں دفن کر دیا جاتا۔ انسانیت رنج و غم سے بے چین اور بے قرار تھی، پھر ایک دن ایسا آیا کہ انسانیت کو اس کا حقیقی محافظ مل گیا۔ اسلام کی صُبحِ نُور کیا طُلوع ہوئی ہر طرف کفر اور ظُلم و سِتَم کا اندھیرا بھی ختم ہو گیا اور یوں بیٹیوں کو اِسلام کی بَرَکت سے ایک نئی زِنْدَگی ملی۔ جو لوگ پہلے بیٹیوں کو زندہ در گور کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے، اب بیٹیوں کو اپنی آنکھوں کا تارا سمجھنے لگے۔

اللہ کے مَحبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اولاد بالخصوص بیٹیوں کی پرورش کے متعلق فضائل بیان فرما کر ان کی اہمیت کو بھی خُوب اُجاگر فرمایا۔ یہ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وہ احسانِ عظیم ہے کہ دنیا کی تمام عورتیں اگر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکریہ ادا کرتی رہیں پھر بھی وہ اس عظیم الشان احسان کی شکر گزاری کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتیں۔

عورتوں کے لئے مقامِ شکر ہے کہ ایک وقت وہ تھا جب دنیا میں ان کا پیدا ہونا شرمندگی اور ذلت و رسوائی سمجھا جاتا تھا مگر اسلامی تعلیمات، قراٰنی آیات اور احادیثِ مبارکہ نے ان کی اہمیت اجاگر کر کے اس بات کا شعور دلایا کہ بیٹیاں رحمتِ خداوندی کے نُزول کا باعث ہیں، لہٰذا ان کی قدر کرنی چاہئے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج کے اس پُر آشوب دور میں اسلامی تعلیمات سے آراستہ ماں باپ کی تربیت و توجّہ جہاں بیٹوں کو مُعاشرے کا ایک باعزّت فرد بنانے پر مرکوز ہے وہیں وہ بیٹی کی بہترین پرورش سے بھی غافل نہیں۔

یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں بالخصوص بیٹیوں کو پاکیزگی و پاکدامنی کا پیکر بنانے اور توحید و رسالت کی پہچان کروانے کی بھرپور کوشش کریں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بچپن سے جو عادت پڑتی ہے کم چھوٹتی ہے۔ لہٰذا جو لوگ بیٹی کی تربیت میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں درحقیقت وہ آنے والی نسل کی تربیت میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اپنی بیٹی کو ابتدائی عمر سے ہی توحید و رسالت کے جام پینے کا ایسا عادی بنا دے کہ جس کی لذت میں گم ہو کر اسے زِنْدَگی بھر کسی دوسری طرف دیکھنے کا ہوش ہی نہ

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

رہے۔ اس لئے چاہئے کہ ایسے اسباب پیدا کئے جائیں کہ آپ کی بیٹی کے دل میں درودِ پاک اور نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق و شوق پیدا ہو جائے، اس کے سامنے اللہ اللہ کرتے رہیئے۔ بیٹیوں کو یہ بھی بتایا جائے کہ آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بیٹیوں پر کس قدر احسان ہے، بیٹی کی ایک ایک سانس نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم کا نتیجہ ہے۔ آج یہ جو عزت ہے، احترام ہے، آزادی ہے، یہ محبت ہے یہ سب کچھ پیارے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات کا صدقہ ہے، جب ہم پر دنیا میں کوئی احسان کرتا ہے تو ہم ان کا شکریہ ادا کرتے نہیں تھکتے تو ہماری زندگی جن کے صدقے ملی ہے اس کا حق تو یہی ہوا کہ ایک ایک سانس نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے محبت کرکے، ان کی دی گئی تعلیم پر عمل کرکے، ان کی سنتوں سے محبت کر کے ان پر ہر ہر لمحہ عمل کر کے گزارنی چاہئے۔ اس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے اور پاکیزہ و خوشبودار دینی ماحول سے بہتر کوئی ماحول نہیں۔ آپ کا تعلق زندگی کے جس بھی شعبے سے ہو، فکر نہ کیجیے! دعوتِ اسلامی آپ کو ہر جگہ اور زندگی کے ہر موڑ پر راہنمائی فراہم کرتی نظر آئے گی، مثلاً ڈھائی سال کی عمر میں اپنی بیٹی کو جدید دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ فرض علمِ دین سکھانے کے لئے دارُ المدینہ (اسکولنگ سسٹم) میں داخل کروائیے یا پھر تھوڑی بڑی عمر کی ہو تو اسے قراٰنِ کریم ناظرہ و حفظ کروانے کے لئے مدرسۃ المدینہ گرلز اور علمِ دین سیکھنے سکھانے کے لئے جامعاتُ المدینہ گرلز میں داخل کروا دیجئے۔ پس بیٹی کے دل میں قراٰن و سنت کی مَحبَّت پیدا کرنا ضَروری ہے تاکہ قراٰن و سنت کے مطابق وہ اپنی ساری زِنْدگی گزار دے کیونکہ قراٰن و سنت پر عمل ہی دونوں جہاں میں کامیابی کا سبب ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی اولاد کی شرعی تقاضوں کے مطابق بہترین تربیت کرنے اور ان کے دلوں میں عشقِ مصطفےٰ و اطاعتِ مصطفےٰ کے جذبے کو پیدا کرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 عورت نامحرم سے کان چھدوا سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بالغہ عورت اپنے کان کسی غیر محرم سے چھدوا سکتی ہے؟ جبکہ وہ غیر محرم زیادہ عمر کا ہو۔ شریعت اس بارے میں ہماری کیا رہنمائی کرتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے کان بھی اعضائے ستر میں داخل ہیں، اور اجنبی مرد کا بلا ضرورتِ شرعیہ کسی بالغہ عورت یا مشتہاۃ (قابلِ شہوت) لڑکی کے اعضائے ستر کو دیکھنا یا اُن اعضاء کو چھونا سخت ناجائز و حرام ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کی شدید مذمت بیان ہوئی ہے۔ واضح ہوا کہ عورت کا بڑی عمر کے اجنبی مرد سے بھی کان چھدوانا بلاشبہ ناجائز و حرام ہے، اس صورت میں مرد و عورت دونوں ہی گنہگار ہوں گے اور اُن پر توبہ کرنا لازم ہو گا۔

نامحرمہ کو چھونے سے متعلق نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان المعجم الکبیر میں کچھ یوں مذکور ہے: ”لان یطعن فی رأس أحدکم بمخیط من حدید خیرله من أن یمس امراۃ لا تحل له“ یعنی تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کا سُوا (بڑی سوئی) چبھو دیا جائے، یہ اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اُس کے لئے حلال نہ ہو۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، 20/211، حدیث:486- فتح القدیر علی الهدایة، 1/262- فتاوی رضویہ، 22/239، 240- بہارِ شریعت، 3/446 ملتقطاً)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 انسانی دودھ سے متعلق مسائلِ شرعیہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے بچے نے حال ہی میں دودھ پینا چھوڑا ہے۔ کبھی کبھار ایسا ہوتا ہے کہ خود بخود بریسٹ سے دودھ آنے لگ جاتا ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا اور کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ ہی کپڑے ناپاک ہوں گے۔ کیونکہ قوانینِ شرعیہ کی روشنی میں وضو یا غسل واجب کرنے والی اور کپڑوں کو ناپاک کرنے والی چیز کا حدث و نجس ہونا ضروری ہے جب کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق انسانی دودھ پاک ہے، نجس نہیں۔

(خزانۃ المفتین، 1/4 مخطوطہ- فتاوی رضویہ، 1/364)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں
Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

فریضۂ حج ادا کرکے آنے والے حاجیوں کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں استقبالیہ اجتماع

حج کی سعادت پانے والے حجاجِ کرام پاکیزہ زندگی کے ساتھ واپس اپنے وطن لوٹتے ہیں۔ نئے اعمال، نئے کردار اور دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ لئے حجاج کا استقبال کرکے ان سے دعا کروانا، حج کی مبارک باد دینا اسلامی روایت کا خوبصورت عمل ہے۔ دورِ اَسلاف کی یاد تازہ کرتے ہوئے حاجیوں سے ملاقات اور شوقِ حج کا جذبہ دوسروں میں بیدار کرنے کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ایک پُروقار استقبالیہ اجتماع بسلسلہ آمدِ حجاج 5 جولائی 2024 کو رکھا گیا۔ اجتماع میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اور دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حاجی عمران عطّاری نے بیانات کئے اور حجاجِ کرام کو مبارک سفر کی مبارک باد دی۔ امیرِ اہلِ سنّت نے حجاجِ کرام کو آئندہ زندگی نیکیوں میں گزارنے اور دینی کام کرنے کی ترغیب دلائی۔

فیضانِ مدینہ کراچی میں سندھ بھر کے وُکلا کا اجتماع

دعوتِ اسلامی کے شعبہ رابطہ برائے وُکلا کے زیرِ اہتمام 21 تا 23 جون 2024ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں سندھ بھر کے وُکلا کے لئے سنتوں بھرے اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ اجتماع میں ایڈوکیٹ سپریم کورٹ منیر ملک (ممبر سندھ بار کونسل)، اختیار چنہ (جنرل سیکرٹری کراچی بار)، عزیز اللہ کنبھر (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ)، حسیب جمالی (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ)، عبد الرشید ابرو (ایڈوکیٹ سپریم کورٹ) اور عامر نواز وڑائچ (پریزیڈنٹ کراچی بار ایسوسی ایشن) سمیت دیگر وکلا نے شرکت کی۔ اجتماع میں آنے والے وُکلا حضرات نے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے میں شرکت کی جبکہ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری اور اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری، حاجی فضیل عطاری، حاجی محمد امین عطاری، حاجی یعفور رضا عطاری نے سنّتوں بھرے بیانات فرمائے۔

ملک بھر میں 30 جامعاتُ المدینہ کا افتتاح

دعوتِ اسلامی کے تعلیمی شعبے جامعۃُ المدینہ کے تحت پاکستان بھر میں 30 جامعاتُ المدینہ کا افتتاح ہوا۔ تفصیلات کے مطابق کراچی میں ڈرگ روڈ کینٹ بازار، ناصر کالونی ابراہیم مسجد کورنگی، شاہ فیصل کالونی نزد پاور ہاؤس A12، کورنگی کچھی کالونی نزد محمدی مسجد۔ **فیصل آباد** میں جامعۃُ المدینہ فیضانِ زم زم، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مکہ مدینہ، جامعۃُ المدینہ فیضان باہو گوجرہ موڑ۔ **سرگودھا** میں جامعۃُ المدینہ شاہ پور سٹی۔ **ملتان** میں جامعۃُ المدینہ گڑ منڈی، جامعۃُ المدینہ ٹبہ سلطان پور۔ **ڈی جی خان** میں جامعۃُ المدینہ مکھن بیلہ روہیلانوالی۔ **بہاولپور** میں جامعۃُ المدینہ منچن آباد۔ **گوجرانوالہ** میں جامعۃُ المدینہ راہ والی کینٹ، جامعۃُ المدینہ سیٹلائٹ ٹاؤن۔ **سیالکوٹ** میں جامعۃُ المدینہ نائٹ۔ **گجرات** میں جامعۃُ المدینہ جسوکی، جامعۃُ المدینہ جلال پور جٹاں۔ **منڈی بہاء الدین** میں جامعۃُ المدینہ قادر آباد، جامعۃُ المدینہ میانہ گوندل۔ **راولپنڈی** میں جامعۃُ المدینہ جھنڈا

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

چیچی، جامعۃُ المدینہ مانکیالہ مسلم۔ لاہور میں جامعۃُ المدینہ فیضانِ نوری رضوی El جوہر ٹاؤن۔ قصور میں جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ نزد سبزی منڈی کوٹ رادھا کشن، جامعۃ المدینہ کچہری روڈ نزد جنازہ گاہ ریت جھلہ قصور (گلاب شاہ)۔ بھنبھور سندھ میں نزد فیضانِ حرم مسجد ریحان آباد ٹاؤن کمیٹی میر پور ساکرو۔ حیدر آباد میں ٹنڈو جام نزد ریلوے پھاٹک، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ چمبڑ۔ قلات بلوچستان میں جامعۃُ المدینہ مین آر سٹیر ورڈ قلات۔ بار کھان بلوچستان میں راڑ اشم رکنی بار کھان۔ ناڑی کچھی بلوچستان میں جرمن دفتر بھاگ ناڑی کچھی کے مقام پر جامعۃُ المدینہ کی نیو برانچ کا افتتاح ہوا۔ ان مواقع پر افتتاحی تقاریب منعقد ہوئیں جن میں اراکینِ شوریٰ اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بیانات فرمائے اور شُرَکا کو علمِ دین حاصل کرنے کے فضائل بیان کئے۔

حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃُ اللہِ علیہ کا 1294 واں سالانہ عرس بڑی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا

شہنشاہِ کراچی حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃُ اللہِ علیہ کا سالانہ عرس 27 تا 29 جون 2024ء کو بڑی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر شعبہ مزاراتِ اولیا دعوتِ اسلامی کے تحت عرس کے تینوں دن مزار شریف پر مختلف دینی کاموں کا سلسلہ رہا۔ عرس کے تیسرے دن 29 جون 2024ء کو دعوتِ اسلامی کے تحت محفلِ نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں محکمۂ اوقاف کے عہدیداران اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سمیت زائرین شریک ہوئے۔ محفل میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا جس میں انہوں نے حاضرین کو حضرت عبد اللہ شاہ غازی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سیرت سے متعلق آگاہ کیا۔

آفندی ٹاؤن حیدر آباد میں ایف جی آر ایف کے تحت اسکلز انہانسمنٹ پروگرام (SEP) کی افتتاحی تقریب

اچھی تعلیم و تربیت اچھا انسان بناتی ہے اور کسی بھی شعبے میں پروفیشنلزم یعنی پیشہ وارانہ مہارت انسان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔ فیضان گلوبل ریلیف فاؤنڈیشن (FGRF) کا بھی بنیادی مقصد افرادِ معاشرہ کو ایسی تعلیمی و تربیتی درسگاہیں، انسٹیٹیوٹ، اسکلز انہانسمنٹ پروگرامز مہیا کرنا ہے جہاں نوجوان بآسانی تعلیم و تربیت کے ساتھ موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق علم و ہنر سیکھ سکیں۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں ایف جی آر ایف نے ایس ای پی (SEP) ڈپارٹمنٹ کے تحت نوجوان نسل کو تعلیم کے ساتھ انٹر نیشنل لینگو یجز، آئی ٹی سافٹ ویئر، ہارڈ ویئر، موبائل ایپلی کیشن ڈیولپمنٹ اور کئی فنی تعلیم کے پروگرامز متعارف کروائے۔ اس تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے 8 جولائی 2024ء کو آفندی ٹاؤن حیدر آباد سندھ میں اسکلز انہانسمنٹ پروگرامز کے نئے سینٹر کا افتتاح کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں نوجوان، پروفیشنلز، ٹیچرز، سیاسی اور سماجی شخصیات نے شرکت کی اور ایف جی آر ایف کی سماجی، فلاحی اور تعلیمی کوششوں کو سراہا۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (جون 2024ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، جون 2024ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان رسائل کو پڑھنے والوں کی تعداد درج ذیل ہے: (1) مساجدِ مدینہ: 27 لاکھ، 39 ہزار 522 (2) دنیا کی محبت: 22 لاکھ، 42 ہزار 803 (3) سنی عالموں کے مکے مدینے کے 17 واقعات: 22 لاکھ، 89 ہزار 454 (4) فیضانِ ابو عطّار: 20 لاکھ، 7 ہزار 752۔

جون 2024ء میں امیر اہل سنت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے جون 2024ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّاؔر“ کے ذریعے تقریباً 3102 پیغامات جاری فرمائے جن میں 565 تعزیت کے، 2405 عیادت کے جبکہ 132 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں سے عیادت کی، انہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندیِ درجات کی دعا کی۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے

news.dawateislami.net

ربیعُ الاوّل کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سِن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
5ربیعُ الاوّل 50ھ	یومِ شہادت نواسۂ رسول، حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439، اور "امام حسن کی 30 حکایات"
10ربیعُ الاوّل 10ھ	یومِ وِصال حضرت ابراہیم ابنِ رسول اللہ رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1440ھ، اور "سیرتِ مصطفےٰ، صفحہ 688"
12ربیعُ الاوّل 241ھ	یومِ وِصال حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "فیضانِ امام احمد بن حنبل"
13ربیعُ الاوّل 227ھ	یومِ عرس مشہور ولیُّ اللہ حضرت بِشر حافی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1440ھ
14ربیعُ الاوّل 94ھ	یومِ وِصال اسیرِ کربلا حضرت امام زینُ العابدین رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "ارشاداتِ امام زینُ العابدین"
14ربیعُ الاوّل 179ھ	یومِ وِصال مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "امام مالک کا عشقِ رسول"
21ربیعُ الاوّل 1052ھ	یومِ وِصال حضرت علّامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور 1440ھ
ربیعُ الاوّل 12ھ	جنگِ یمامہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں نبوت کے جھوٹے دعویدار مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ ہوئی جس میں 1200 مسلمان شہید ہوئے اور اللہ پاک نے مسلمانوں کو عظیم فتح عطا فرمائی۔	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439ھ اور "فیضانِ صدیق اکبر، صفحہ 381 تا 390"
ربیعُ الاوّل 50ھ	وِصالِ مبارکہ اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی جُوَیریہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الاوّل 1439، 1441ھ اور "فیضانِ امہاتُ المؤمنین"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔
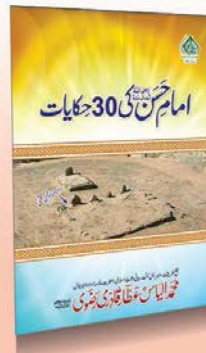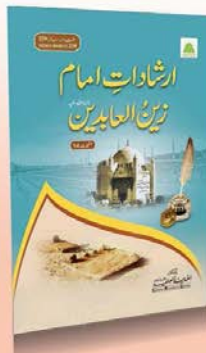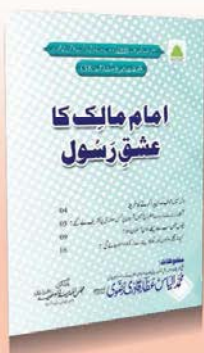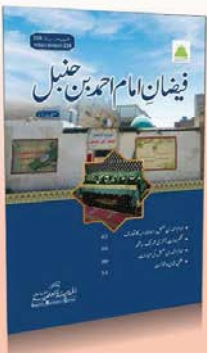
اس مہینے کی مناسبت سے ان رسائل کا مطالعہ کیجئے:

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
September 2024

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ستمبر 2024ء

جشنِ ولادت پر کیک کاٹنا

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں میں سے سب سے عظیم نعمت حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت، احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔ قراٰنِ کریم نے ہمیں نعمت ملنے پر اللہ ربُّ العزت کا شکر ادا کرنے اور اس نعمت پر خوشی منانے کی رغبت دلائی ہے مگر یاد رہے خوشی کے اس موقع پر وہی طریقہ اختیار کرنا ہو گا جس میں گناہ نہ ہو، یعنی ناچ گانا، ڈھول بجانا، نامحرم مرد اور عورتوں کا بے پردہ جمع ہونا وغیرہ نہ پایا جائے۔ اگر ایسا ہو تو یہ ہر گز شکرانِ نعمت نہیں۔ حضرت زِیاد بن عُبید رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: ”نعمت پانے والے پر اللہ پاک کا ایک حق یہ ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔“ (تاریخ مدینہ دمشق، 19/191) لہٰذا جشنِ ولادت منانے کا کوئی بھی ایسا طریقہ جو شریعت کے خلاف ہو، اُس سے بچنا ضروری ہے۔

پچھلے کچھ سالوں سے بعض جگہوں پر جشنِ ولادت کے موقع پر کیک کاٹنے کا رواج چل رہا ہے۔ کیک کاٹنا اگرچہ جائز ہے، مگر جشنِ وِلادت کے اس کیک پر کوئی ”نقشِ نعلِ پاک“ بناتا ہے، کوئی عید میلادُ النبی لکھتا ہے، تو کوئی گنبدِ خضریٰ بناتا ہے اور کوئی رسولِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام مبارک ”محمد“ لکھواتا ہے۔ اس طرح کرنے والوں کو خود غور کرنا چاہئے کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اسمِ مبارک، نقشِ نعلِ پاک اور گنبدِ خضریٰ ہمیں دل و جان سے زیادہ عزیز ہیں اور کوئی بھی ذی شعور شخص نہیں چاہتا کہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے دل پر چھری پھیرے تو پھر ان مبارک ناموں اور مقدس چیزوں پر چھری چلانے کو کس طرح دل چاہتا ہے؟ لہٰذا عشقِ رسول کا تقاضا یہی ہے کہ نہ ایسا کیا جائے نہ ایسی جگہ جایا جائے جہاں ایسا کیا جاتا ہو۔ اسی طرح بعض جگہوں پر بہت بڑے بڑے سائز کے کیک بنائے جاتے ہیں اور پھر کاٹ کر عوام میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور اس موقع پر معاذَ اللہ میوزک اور تالیاں بھی بجتی ہیں جو کہ گناہ کے کام ہیں اور شمع بھی بجھائی جاتی ہیں، معاذَ اللہ جشنِ ولادت کے نام پر ہونے والے یہ طریقے انتہائی غَلَط ہیں۔ ہاں جشنِ ولادت کی خوشی میں بریانی، پلاؤ یا مٹھائی وغیرہ لوگوں کو کھلانا یا مزید ار شربت یا دودھ پلانا جائز بلکہ اللہ کی رضا کے لئے ہو تو باعثِ ثواب ہے۔

حضرت امام قسطلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیدائش کے مہینے میں اَہلِ اِسلام ہمیشہ سے محفلیں مُنعقِد کرتے، دَعْوتوں کا اہتمام کرتے، ربیع الاول کی راتوں میں مختلف صدقات کرتے اور خوشی کا اظہار کرتے چلے آرہے ہیں۔ (مواہب لدنیہ، 1/78) اللہ رَبُّ العزت کے سب سے آخری نبی کی ولادت کی خوشی کے موقع پر الحمدُ للہِ الکریم دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول ان کاموں کے ساتھ ساتھ مدنی قافلوں میں بھی سفر کرتے ہیں اور ماہِ ولادت ربیعُ الاول میں چاند رات سے بارھویں رات تک ہونے والے مدنی مذاکروں میں شریک ہوتے اور بارہ ربیعُ الاوّل کو صبحِ بہاراں کے وقت خوب سوز و رقّت کے ساتھ دُرودوں اور نعتوں کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ اے عاشقانِ رسول! آپ بھی عید میلادُ النبی ایسے انداز سے منائیے جو اللہ پاک کی خوشنودی کا سبب اور باعثِ اجر و ثواب ہو۔

(نوٹ: یہ مضمون 27 رمضان المبارک 1441ھ بمطابق 20 مئی 2020ء کو بعد نمازِ تراویح ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے نوک پلک درست کرواکے پیش کیا گیا ہے۔)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

978-969-722-705-1
01130274